صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 26 جون 2013ء بمطابق 16 شعبان 1434 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓأَیُّہَا الَّذِینَ ءَامَنُوا لَا تَکُونُوا کَالَّذِینَ ءَاذَوۡا مُوسَىٰ فَبَرَّأَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَکَانَ عِندَ اللّٰہِ وَجِیہًا O یٰٓأَیُّہَا الَّذِینَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُولُوا قَوۡلًا سَدِیدًا O یُصۡلِحۡ لَکُمۡ أَعۡمٰلَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوبَکُمۡ ۗ وَمَن یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہُ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیمًا۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنھوں نے (کچھ تہمت تراش کر) موسیٰؑ کو ایذا دی تھی سو ان کو خدا تعالیٰ نے بری ثابت کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔ اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو۔ اللہ تعالیٰ (اس کے صلہ میں) تمہارے اعمال قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔

آخِرُ الدَّعۡوَانَا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔ سب سے پہلے میں چھٹی کی وہ پیش کرتا ہوں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب گوہر علی شاہ صاحب نے چھٹی کیلئے درخواست دی ہے 2013-06-26 تا 02-7-2013 جو میں ایوان میں منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ نگہت اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر!

محترمہ ثوبیہ شاہد: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، میرے خیال میں ٹائم ویسے بھی بہت لیٹ، بس میں تھوڑا ایجنڈا شروع کرتا ہوں، آپ کو موقع دیتا ہوں، آپ کو موقع دیتا ہوں، آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

رسمی کارروائی

(تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام کیلئے فنڈ کے اجراء پر پابندی)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! تحریک انصاف کے قائد عمران نے گزشتہ روز ترقیاتی فنڈ کے حوالے سے بات کی ہے جو ہم ایم پی ایز کو ملتا ہے اور ہم نے اپنے اپنے حلقوں میں اس فنڈ سے ترقیاتی کام کرانے ہوتے ہیں، انہوں اس فنڈ کے بارے میں جو کہا ہے جناب سپیکر، یہ زیادتی کی بات ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں میڈم، آپ تھوڑا۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میڈم! میں ایک-----

(شور)

جناب سپیکر: دیکھو، دیکھو-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! یہ طریقہ کار مناسب نہیں ہے، ٹھیک ہے آپ ہمارے فنڈز منجمد کر دیں لیکن ابھی آپ کے پی ٹی آئی کے لیڈر صاحب نے یہ جو بات کی ہے کہ وہ نہیں دینا چاہتے ہیں تو وہ ان کو نہ دیں لیکن اپوزیشن کو فنڈز چاہئیں اور ہمیں پانچ کروڑ روپے کے فنڈز چاہئیں۔ (تالیاں) کیونکہ جناب سپیکر، ہم لوگ-----

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شوکت-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ ایک منٹ، ایک منٹ، دیکھیں، ایک منٹ-----

(شور)

جناب سپیکر: میری بات سنیں، میری بات سنیں-----

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، میری بات سنیں آپ، میں آپ کو موقع دیتا ہوں-----

(شور)

جناب سپیکر: دیکھو جی، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، آپ صرف اتنا کریں آپ موقع دیدیں-----

(شور)

جناب سپیکر: میں موقع دیتا ہوں آپ کو، میں موقع دیتا ہوں، میں موقع دیتا ہوں آپ کو، میں موقع دیتا ہوں آپ کو، میں موقع دیتا ہوں، میں موقع دیتا ہوں، میں موقع دیتا ہوں۔ دیکھیں، ایک منٹ میں تھوڑا آپ، تھوڑا، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، یہ جواب دیتا ہے شوکت یوسفزئی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، تھوڑا، جو آپ نے پوائنٹ اٹھایا ہے، شوکت صاحب اس کا جواب دیں گے باقی ہم اپنی بزنس کی طرف جائیں گے۔ جی شوکت صاحب۔

وزیر صحت: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر!

وزیر صحت: یو منٹ کښېنه، اکبر حیات! یو منټ کښېنه۔

جناب سپیکر: اکبر حیات! تا سو۔۔۔۔۔

وزیر صحت: اکبر حیات صاحب! یو منټ خبره واوره۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، جو پوائنٹ اپوزیشن کی طرف سے اٹھایا گیا ہے، دیکھیں ماضی میں جو فنڈز اپوزیشن کو دیئے جاتے تھے، ہم یہ نہیں کہ اس کے خلاف ہیں یا جو منتخب ممبران ہیں، ان پہ کوئی عدم اعتماد ہے لیکن یہ کہ ہم Transparency لانا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ جو فنڈ جس حلقے کیلئے ہو، وہاں پہ خرچ ہو تو اس کیلئے ہم ایک طریقہ کار بنا رہے ہیں۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: تو کونسا طریقہ ہے کہ ہمارے فنڈز زرو کے جا رہے ہیں؟

وزیر صحت: آپ بات تو سنیں پہلے۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ جواب تو سنیں نا۔

وزیر صحت: بات سنیں پہلے۔ بات سنو پہلے، بیٹھو۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔

ارباب اکبر حیات: پہلے آپ ہمیں سنیں۔

وزیر صحت: چیخنے سے کچھ نہیں ہوگا، بات سنیں پہلے۔ اگر آپ چیختے رہیں تو آپ چیختے رہیں، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا، ہم بھی بیٹھ جائیں گے لیکن یہ ہے کہ آپ سنیں بات۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ منتخب ارکان اسمبلی ہیں، اپنے اپنے حلقوں سے آئے ہیں، ہم آپ کے حلقوں کا پورا خیال رکھیں گے اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہم چاہتے ہیں کہ پہلے ماضی کی طرح ایک دو ضلعوں پہ Focus نہ ہو، ہم چاہتے ہیں کہ جو پیسہ اس صوبے کا ہے، وہ تمام اضلاع میں لگے اور ان شاءاللہ یہ لگے گا، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور یہ وزیر اعلیٰ نے بھی یقین دلایا ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ، اگر آپ چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک وضاحت کیلئے سکندر خان کو، میں سکندر خان کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ وضاحت کریں اس کی۔ جناب سکندر۔۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر صحت: یہ جناب سپیکر! جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے باقاعدہ اس ایوان کو یقین دلایا ہے کہ وہ ارکان اسمبلی کا خیال رکھیں گے۔ اس میں اپوزیشن۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سکندر حیات خان {سینئیر وزیر (آبپاشی وتوانائی)}: جناب سپیکر!

(شور)

جناب سپیکر: سکندر خان! سکندر شیر پاؤ جواب دیں گے۔

سینئیر وزیر (آبپاشی وتوانائی): جناب سپیکر! اگر مجھے ایک منٹ کیلئے وضاحت کا موقع دیا جائے جی۔ اپوزیشن کی جو بات ہے، اس کا ہمیں احساس ہے۔ جناب سپیکر، ہم نے بھی 10 سال اپوزیشن کی کرسیوں پہ گزارے ہیں، ہمیں احساس ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہاؤس ہم سب کا ہاؤس ہے، یہ ہم سب کا جرگہ ہے اور یہ اس سارے صوبے کا سب سے بڑا فورم ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر ترقی ہو، اس میں ہم سب اکٹھے ملکر وہ ترقی کریں۔ اگر یہاں پہ Transparency کی بات ہے، اس پہ بھی ہم سب ایک رائے شامل کریں گے اور اس سے Transparency لائیں گے۔ ہم بہتری چاہتے ہیں اور اس پہ ہم اپوزیشن کو ساتھ لیکر چلنا چاہتے ہیں۔ چیف منسٹر صاحب نے بھی اس دن جو یقین دہانی کرائی، وہ یہی کرائی تھی کہ جی اس سائڈ کے اور اس

سائڈ کے ایم پی ایز برابر ہونگے اور یہ ہم آپ کو تسلی کراتے ہیں کہ صوبے کی ترقی میں آپ کا Say ہوگا، سب کا Say ہوگا اور اکٹھے اس صوبے کو ترقی کے راستے پہ گامزن کریں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! اس میں ہمارے فنڈز کے حوالے سے عرض یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! میں تھوڑا، انہوں نے جو وضاحت کی ہے، اس نے میرے خیال میں بالکل بات Explain کی ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ میں آپ کو یہ گارنٹی دیتاہوں، میں آپ کو یہ گارنٹی دیتاہوں کہ آپ کیساتھ بے انصافی نہیں ہوگی ان شاءاللہ تعالیٰ، آپ کیساتھ بے انصافی نہیں ہوگی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یہ جو آپ کہہ رہے ہیں اور جو عمران صاحب کہتے ہیں، اس کی بالکل آپ کو اجازت ہے، آپ جو بھی Transparency لانا چاہتے ہیں، اس میں ہم آپ کیساتھ ہیں، ہم کوئی انکار نہیں کر رہے اس سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور صاحب! ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: توکم ازکم اس کی ہمیں گارنٹی دیں کہ یہاں یہ گزشتہ فنڈ کی طرح ملے گا۔

وزیر صحت: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ وزیر صاحب! میں تھوڑی سی وضاحت کرتاہوں، آگے جاناہے، دیکھئے میں آپ سب کا نمائندہ ادھر بیٹھاہوں، میرے لئے سارے برابر ہیں، میں آپ کو یہ Commit کرتاہوں اور میں آپ کو Ensure کراتاہوں کہ آپ لوگوں کیساتھ زیادتی نہیں ہوگی، جو بھی وہ ہوگا، ان شاءاللہ تعالیٰ برابری کی بنیاد پہ ہوگا سب کیساتھ، سب کو Equal opportunity کے مواقع ملیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! آپ کی طرف سے ایشورنس آگئی ہے اور ان شاءاللہ ہم اپوزیشن والے اس Commitment پر آپ سے وہ کرلیتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ Basically۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وجیہہ صاحب، وجیہہ صاحب بات کرتے ہیں، اس کے بعد آپ بات کریں۔ وجیہہ صاحب بات کرلیں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ معاملہ کافی گھمبیر ہے اور آپ ایک نئی Change کے حوالے سے ایک نئے پروگرام پہ آرہے ہیں۔ میں Suggestion دینا چاہتا ہوں کہ جب آپ متبادل سسٹم نہیں وجود میں لے آتے تب تک آپ ان ہی فنڈز کو چلائیں کیونکہ ایک دم Abruptly اس کو روک دینا، آپ بھی حلقے سے آئے ہیں، ہم بھی حلقوں سے آئے ہیں اور لوگوں کیلئے پریشانی بنتی ہے، ہم بھی حلقے میں نہیں جاسکتے لیکن ہم یہ بات سمجھتے ہیں کہ آپ جو کچھ کرنا چاہ رہے ہیں، اس میں ہم آپ کو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں آپ ایک تو اس طرح کریں کہ Abruptly بند نہ کریں جب تک Substitute آپ کوئی System provide نہیں کردیتے۔ Secondly یہ ہے کہ اگر آپ کرنا بھی چاہتے ہیں، ہم آپ کو سپورٹ کریں گے، چھوٹی موٹی سکیمز جتنی بھی ہیں، وہ آپ لوکل گورنمنٹ سسٹم کو دیدیں لیکن جو بڑے میگا پراجیکٹس ہیں، جس میں روڈز ہیں، بجلی کی مد میں کوئی پیکجز ہوں تو اس قسم کی چیزیں ہوں تو وہ، کیونکہ وہ یونین کونسل لیول پہ آتی نہیں ہیں تو ہمیں اعتماد میں لیا جائے تاکہ مل جل کر سسٹم کو آگے بڑھایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! اس کی وضاحت کرلیں گے، یہ Basically جو نقطہ نظر ہے۔۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): جناب سپیکر! یو منٹ۔ جناب سپیکر، یہ میرے خیال سے ہم بار بار کہہ چکے ہیں اور جو ان کے پارلیمانی لیڈرز ہیں، ہم ان کیساتھ دوبارہ بیٹھنے کیلئے تیار ہیں اور یہ ہم Explain کرچکے ہیں کہ جو بھی ہوگا، وہ یہ نہیں ہوگا کہ یہاں پہ جو بیٹھے ہیں، ان کیساتھ کوئی زیادہ Favour ہوگا اور وہاں کیساتھ نہیں ہوگا۔ یہ پہلی حکومت ہے جو اپوزیشن کو اعتماد میں لے کے چلنا چاہتی ہے۔ اس سے پہلے آپ مجھے بتائیں، بہت سارے لوگ ہیں جو اپوزیشن ممبران کو یکساں طریقے سے نہیں۔۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب!

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب، مفتی جانان صاحب۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب!

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! اس کے بعد۔

(شور)

جناب سپیکر: سردار حسین بابک! دیکھیں اس طرح کریں۔ میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، ایک منٹ جی۔۔ اس طرح ہے، میں موقع دونگا سردار بابک صاحب کو، اورنگزیب نلوٹھا صاحب کو اور مفتی جانان صاحب کو۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو شکریه چې تاسو ټول هاؤس ته دا ایشورنس ورکړوچې په دې هاؤس کښې به د اپوزیشن سره هم زیاتے نه کیږی او د ترقئ په عمل کښې چې کومه حصه حکومت ته ملاویږی، هغه به اپوزیشن ته هم ملاویږی، دا ډیره زیاته د خوشحالئ خبره ده۔ سپیکر صاحب! کنفیوژن په دې ځائے کښې پیدا شو چې که مونږه ټول وګورو، دا ټول هاؤس چې دلته ناست دے، دا د زرګونو عوامو نمائندګان خلق دی او دا که مونږ راجمع کړو، دا د کروړونو نمائندګان خلق دی، سپیکر صاحب! دا وطن داسې دے چې په تصور کښې او په عمل کښې ډیر زیات فرق دے، دا ډیره زیاته خوش آئند خبره ده، که فنډ نه ملاویږی هیچا ته نه ملاویږی، دا خبره به ډیره زیاته د خوشحالئ وی خو سپیکر صاحب! دا خبره په نظر کښې ساتل پکار دی چې د کومو خلقو مونږ نمائندګان یو، آیا په شعوری طور باندې یا په ذهنی طور باندې دا خلق دې خبرو ته تیار دے؟ آیا زمونږ په شا چې کوم خلق ولاړ دی، هغه دې خبرې ته تیار دی چې مونږ دې هاؤس کښې خومره خلق ناست یو، مونږ دلته لیجسلیشن له راغلی یو؟ سپیکر صاحب، تاسو ته معلومه ده چې تاسو او مونږ د یو حلقې نه راغلی یو، ستاسو په محله کښې او ستاسو په Constituency کښې

چې ټرانسفارمر وسوزي، ټول خلق به ستاسو خلاف جلوس اوباسی او داسې په دې هاؤس کښې چې څومره خلق ناست دی، د هغوی خلاف به خلق جلوس اوباسی۔ مونږ چې نن دلته راغلی یو، دا ډیره لویه بدقسمتی ده، دا سوچ چې دے، دا ډیر ښکلے سوچ دے، دا تصور چې دے، دا ډیر ښکلے تصور دے خو په ګراؤنډ باندې Reality چې ده، دا ډیره زیاته مختلفه ده۔ سپیکر صاحب، مونږ چې ټول دلته ناست یو، زمونږ په حلقو کښې خلق په دې انتظار دے چې ما له به سکول جوړوی، ما له به ټیوب ویل لګوی، ما له به کهمبه راوړی، ما له به هینډ پمپ لګوی، ما ته به ټرانسفارمر لګوی، ما له به نوکری راکوی نو سوچ ښه سوچ دے، خدائے د وکړی چې زمونږ دا ټول وطن هغه ځائے ته ورسی چې زمونږ په عوامو کښې هغه شعور راشی چې زمونږ نه څه مطالبه نه کوی۔ سپیکر صاحب، که چرې دا کار کول غواړئ، حکومت ئے کول غواړی، مونږ ئے مرسته کوؤ خو د هغې سره تړلې د دې ټول قوم ته دا خبره وکړی چې د دې ممبرانو سره د یوې آنې اختیار نشته، لهذا د دوئ نه به ټرانسفارمر نه غواړئ، د دوئ نه به کوڅه نه غواړئ، د دوئ نه به ټیوب ویل نه غواړئ، د دوئ نه به سکول نه غواړئ، بیا به ډیره زیاته اسانه شی (تالیاں) او سپیکر صاحب، (تالیاں) سپیکر صاحب، دا خبره ده، مونږ ته په دې خبره باندې په دې شکل باندې اعتراض نشته خو زما رائے عامه هغه حد ته رسیدلې نه ده، هغه شکل ته رسیدلې نه ده او مونږ داسې آسمانی فیصلې کوؤ، په هغوی باندې د ورتپلو کوشش کوؤ نو زما سوچ دا دے، زما فکر دا دے چې د عمل په ځائے باندې به د دې ډیر لوئے رد عمل کیږی۔ سپیکر صاحب، نن که مونږ دا خبره پورته کړې ده، دا خبره که مونږ راپورته کړې ده، زما پوره پوره تسلی ده چې ما ته مخامخ څومره ورونړه او خویندې ناستې دی، دا که هغوی په خله نشی وئیلې، دا د هغوی د زړهٔ آواز هم دے، زما یقین دے۔ زه سپیکر صاحب، دا هم تاسو ته وایم، عمران خان صاحب دلته راغے، قامی لیډر دے، قامی مشر دے، ستاسو د پارټئ نن یو مخلوط حکومت دے، ستاسو به ترجیحات وی، ستاسو به Priorities وی، تاسو به Strategy جوړه کړې وی، مونږه به ټول د هغې احترام کوؤ خو غوره خبره به دا وی چې دلته د زمینی حقائق مدنظر وساتلی شی او ټول خلق په هغې باندې کښینی او یو داسې ممکن

حل طرف ته راشي چې تاسو ته هم مسئله نه وي او مونږ ته هم مسئله نه وي او عوام هم په هغې باندې خوشحاله وي، صوبه هم ترقي وکړي، ملک هم ترقي وکړي او بدلون هم راشي۔ زما به سپيکر صاحب، تجويز دا وي چې هغه خبره چې ده، هغه به ډيره زياته قابل قبول وي نو دغه تقاضا او دغه اميد ستاسو نه لرو۔ زه يو بله خبره پکښې کوم چې په بجټ کښې بلاک ايلوکيشن دے، مونږ شک نه کوؤ په وزير اعلیٰ صاحب باندې، مونږ په وزيرانو باندې هم دا شک نه کوؤ خو سوال دا دے چې زمونږه انفارميشن منسټر صاحب چې کله هم پاڅي، زه نه پوهيږم، زه د اپوزيشن ملگرو ته هم دا خواست کوم چې هغه ډير په ښه انداز کښې خبره کوي خو زه نه پوهيږم چې دا انفارميشن منسټر صاحب پاڅي نو ټول اپوزيشن ورپسې راپاڅي، په دې خبره ما ته پته نشته، دا به انفارميشن منسټر ته پته وي (قہقہہ) او دې اپوزيشن ته به پته وي۔ (تالياں) سپيکر صاحب، بلاک ايلوکيشن چې څومره دے، چې څومره بلاک ايلوکيشن دے، تاسو اووئيل چې ډي ډي اے به وي، ډسټرکټ ډيويلپمنټ اتهارټي به وي، دا خبره هم کيږي چې تير حکومتونو به خرد برد، دا خبره نه ده پکار۔ زه په دې فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کوم چې تير حکومت خو يو ممبر له هم دوه کروړ روپئ نه دي ورکړي چې هغه ته جيب کښې واچوه، د هغې په متبادل کښې سيکمونه DDAC ته راغلي دي، په هغه سکيمونو باندې DDAC تلې ده، دلته ئے Approval شوے دے، هغه سکيمونو ته فنډ تلے دے، دا د چا جيب ته نه دی تلي۔ زه نن فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کوم چې دوئ وائي چې مونږ به احتساب کوؤ، چې د پينځو کالو نه چې د هر څو احتساب کوي او د تيرو پينځو کالو خو د خامخا وکړي او چې کوم خلق ذمه وار وي، پکار دا ده چې پهانسی ئے کړئ پهانسی۔ (تالياں) سپيکر صاحب، زمونږ به دا خواست وي، برداشت به ځان کښې پيدا کوؤ، زما يقين دا دے چې د ټولو مسئلو که حل 100% برداشت نه وي، د 50% مسئلو حل چې دے هغه په برداشت کښې دے، برداشت به ځان کښې پيدا کوؤ۔ سپيکر صاحب، بلاک ايلوکيشن چې دے چې دا يقيني شي، مونږه اؤرو دا، بجټ اجلاس هم شروع دے، بحث هم پرې اوشو کټ موشنز باندې هم، مونږ د فنانس منسټر نه دا اؤرو چې ښه تجويزونه به مونږ په بجټ کښې شاملوؤ، زما دا طمع ده

چې څومره تجویزونه مونږ په دې دومره ورځو کښې وړکړی دی، مونږ به ګورو چې نن زمونږ مخې ته Proposed budget پروت دے خو چې کوم بجټ راځی او پاس کیږی نو پکار دا ده چې په هغې کښې دغه تجاویز چې دی، هغه چې کوم قابل عمل دی، کوم قابل قبول دی، پکار دا ده چې هغې ته پکښې هم ځائے ملاؤ شی۔ بیا زما یقین دا دے چې د اپوزیشن خلقو ته به په هغې باندې تسلی کیږی۔ ډیره زیاته مهربانی۔

جناب سپیکر: زما په خیال باندې، یو منټ، زما په خیال باندې سردار صاحب د اپوزیشن پوره نمائندګی وکړه۔ زه به د حکومتی سائډ نه چونکه د دې د فنانس سره تعلق دے نو زه سراج صاحب ته خواست کوم چې د دې جواب ورکړی۔

جناب سراج الحق {سینئر وزیر (خزانہ)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب، ما خو د سردار بابک صاحب د سپیچ اخرنئ حصه واؤریدله او دا تجویز ورپسې راغے چې د اپوزیشن سره ناسته، نو دا زه Agree کوم که سبا کیدې شی او که بل سبا کیدې شی، د وزیر اعلیٰ او اپوزیشن لیډرانو یو میټنګ به ان شاء اللہ تعالیٰ مونږ Arrange کړو۔

جناب سپیکر: د دوئ بنیادی طور باندې مطالبه دا ده۔۔۔۔

سینئر وزیر (خزانہ): جی؟

جناب سپیکر: د دوئ مطالبه دا ده، ستاسو نه مخکښې دوئ دا دغه وکړو چې دا کوم تعمیر سرحد پروګرام چې وو، هغه د بحال کړے شی۔

(تالیاں/شور)

سینئر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! سپیکر صاحب، پہلے بھی۔۔۔۔

سینئر وزیر (خزانہ): سردار صاحب! مجھے فلور دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دوسری بات یہ ہے امبریلا سکیمز، یہ تو پہلے بھی یہی ہم نے وضاحت کی تھی کہ وقت کی کمی کی وجہ سے تمام اضلاع کو، تمام علاقوں کو

Address کرنا، تمام ایم پی ایز کیساتھ بات چیت کرنا، یہ ممکن نہیں تھا لیکن بہر حال بجٹ کے بعد یہ جو امبریلا سکیمز ہیں، یہ پورے صوبے کیلئے ہیں، یہ چند مخصوص علاقوں کیلئے، مخصوص حلقوں کیلئے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میں اس پہ ایک تجویز دیتا ہوں، پھر آگے جاتے ہیں۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سلیم خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ، اس پہ ایک تجویز دیتے ہیں کہ پارلیمانی لیڈرز۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں۔۔۔۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مولانا صاحب! مفتی صاحب، ایک منٹ۔ میں بہت ادب کیساتھ آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سلیم خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سلیم صاحب! آپ کو موقع دیتے ہیں۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ آپ کے پارلیمانی لیڈرز، جو جو پارٹی کے پارلیمانی لیڈرز ہیں اور حکومتی پارٹی وزیر اعلیٰ ایک میٹنگ کرلیں، مجھے یقین ہے کہ آپ کی تسلی ہو جائے گی اور آپ کے جو ایشوز ہیں، وہ Settled ہو جائیں گے تو یہ آپ ان کو یقین دہانی کرائیں، ان کیساتھ میٹنگ کریں اور آپ انہیں مطمئن کرائیں تو ہم ایجنڈے کی طرف آگے جاتے ہیں۔ (مداخلت) مولانا صاحب! ابھی ایجنڈے کی طرف آگے جاتے ہیں کیونکہ بہت سارا ایجنڈا باقی ہے، میں ڈیمانڈ نمبر 6۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ کے پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز بیٹھ جائیں گے، اگر آپ کو اطمینان نہ ہوا تو آپ پھر بھی بات کر سکتے ہیں ناجی، آپ پھر بھی بات کر سکتے ہیں۔

(شور)

سالانہ مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Demand No. 9. Malik Qasim Khan Khattak, Advisor for Prison, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 9.

ملک قاسم خان خٹک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ On behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 7 کروڑ 22 لاکھ 23 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. one billion, 7 crore, 22 lac, 23 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Prisons.

'Cut motions on Demand No. 9': Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 9.

(Pandemonium)

Arbab Akbar Hayat: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب!

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ابھی اپوزیشن لیڈر سے ہم نے بات کی ہے اور ہم سر، اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ان کے 10 سے 15 کے قریب جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان پہ کٹ موشنز لیں گے اور ان کے علاوہ باقی جو ہیں، وہ آپ ووٹ کیلئے Put کریں اور یہاں سے 'Yes' اور 'No' ہوگا تو اس میں سر، یہ جو Jail and Convicts والا نمبر 9 ہے، اس کو آپ ڈیمانڈ کیلئے Put کریں، اس پہ بولنا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں سمجھا نہیں ہوں۔

وزیر قانون: سر! اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر ایک، آپ مہربانی کرکے سیٹوں پر چلے جائیں، اپوزیشن سے کہہ دیں۔

(شور)

وزیر قانون: سر، میری گزارش یہ ہے، دیکھیں سر، ایک منٹ، ایک منٹ۔ سر، گزارش یہ ہے کہ رولز بڑے واضح ہیں اور رولز کے تحت اگر آپ جائیں گے سر تو اس ایوان کا جو ماحول ہے، وہ کشیدہ ہو جائے گا۔ میری سر، گزارش اپنے اپوزیشن کے ممبران صاحبان سے یہ ہے کہ چونکہ ہم اپوزیشن لیڈر کے پاس گئے ہیں اور انہوں نے 10 سے 15 ایسے Demands for grant جو ہیں، اس کی نشاندہی کی ہے جس پہ اپوزیشن بولنا چاہتی ہے، اس کے علاوہ باقی جو ہیں، اس پہ آپ، یہاں سے جو بھی ہمارا منسٹر/ایڈوائزر آپ کو استدعا کریگا، آپ اس پہ بولنے کی اجازت نہیں دینگے بلکہ ووٹ کیلئے Put کرینگے تو سر، میری گزارش یہ ہو گی کہ یہ ڈیمانڈ نمبر 9 جو ہے، اس پہ کٹ موشنز نہیں ہیں، ان کی وہ Withdrawn تصور کی جائیں اور آپ ڈیمانڈ کیلئے Put کر لیں، تو ٹھیک ہے میں بتاتا جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: ارباب اکبر حیات صاحب۔

وزیر قانون: سر! ارباب اکبر حیات خان ہمارے ساتھ Agree کر گئے ہیں کہ ڈیمانڈ نمبر 9 جو ہے، ان کی جتنی بھی کٹ موشنز ہیں، انہوں نے Withdrawn تصور کی ہیں، نمبر 10 پہ یہ بات کرینگے جو پولیس کے حوالے سے ہے۔

Mr. Speaker: No. 10. Okay okay. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 9, therefore, the question before the House is that Demand No. 9 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میرے خیال میں سردار صاحب! یہ ایجنڈا بھی بہت لمبا ہے، اس کو آگے بڑھانا ہے تو میں۔۔۔۔

جناب سردار حسین: بس ایک منٹ۔

جناب سپیکر: اچھا بس ایک منٹ کیلئے آپ بات کر لیں، پھر آگے۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ آپ کا پارلیمانی لیڈر بات کر رہا ہے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! تاسو هم ایشورنس ورکړو، د فنانس منسټر هم ایشورنس ورکړو او سکندر خان هم ایشورنس ورکړو، مونږ شکریه هم ادا کوؤ خو دلته بیا هم د اپوزیشن دا خومره ملګری چې دی، د هغوی په مینځ کښې لږ کنفیوژن دے، غواړو دا سپیکر صاحب! چې دا هاؤس چې دے، دا ډیر Smoothly functioning کوی او د دې ایشورنس نه پس هم مطلب دا دے چې دلته کنفیوژن دے چې دا خلق مطمئن نه دے۔ زما خو تاسو ته ریکویسټ هم دا دے چې د ګورنمنټ د طرف نه یو د ړې وزیران وی او یو د ړې کسان مونږه کښینو او د دې اجلاس نه پس او یا چې کله تاسو مناسب ګنړئ چې په دې Specific مسئله باندې چې دا کوم ایشورنس تاسو ورکړو چې په هغې باندې کښینو او په هغې باندې خبره وکړو د اجلاس نه پس، خیر دے اجلاس د روان وی، په بریک کښې به کښینو۔ زما یقین دا دے چې دا کنفیوژن چې دے د دې ټولو ملګرو او د دوئ دا کوم تحفظات چې دی، دا به ختم شی نو که تاسو مناسب ګنړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے بالکل بریک، بریک کښې ټھیک ده، کښینئ تاسو، که مطمئن شوئ نو ټھیک ده Onward څه ستاسو حق دے، هغه به کیږی۔ بریک کښې جی۔ جی سراج صاحب۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: ہم نے ایک دو قدم آگے ان کو Offer کی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اور یہ ہونگے، بے شک ہم بھی ان کیساتھ ہونگے تو زیادہ Reasonable، زیادہ باوقار اور زیادہ پر اعتماد مجلس ہوگی تو میں اسلئے کہنا چاہتا ہوں کہ کل کسی بھی وقت ہمارے اور اپوزیشن لیڈر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میرے خیال میں دیکھیں، میرے خیال میں سراج صاحب نے جو وضاحت کی، کیونکہ چیف منسٹر ہونگے تو وہ زیادہ آپ کیلئے بھی باعث اطمینان ہوگا۔ کل کا اس نے کہہ دیا ہے تو کل تک آپ Wait کر لیں، آگے اب اپنا ایجنڈا چلاتے ہیں جی۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 10.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 ارب 78 کروڑ 13 لاکھ 98 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 23 billion, 78 crore, 13 lac, 98 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Police.۔ارباب اکبر حیات! ابھی اس کے اوپر، اکبر حیات۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! زه جی په ډیمانډ نمبر 10 باندې د نو سو روپو د کټ موشن تحریک پیش کوم خو زمونږه وزیر اعلیٰ صاحب هم راغلو، که هغوی مونږ ته یقین دهانی راکړی، دا لولی پاپ رانه واخلی نو مونږه چې یو، په ایمان زمونږ ګورے ډیر بد حال دے۔

Mr. Speaker: The motion is moved that the total grant may be reduced by rupees nine hundred only. Madam Amna Sardar.

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مائیک آن کریں اس کی آواز نہیں آرہی ہے۔ آمنہ سردار، آمنہ سردار کا مائیک آن کریں۔

محترمہ آمنہ سردار: میں پندرہ سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion is moved that the total grant may be reduced by rupees fifteen hundred only. Madam Ruqia Hina. Madam Romana Jalil.

(اس مرحلہ پر مائیک خراب ہونے کی وجہ سے خواتین اراکین اسمبلی کھڑی رہیں)

جناب سپیکر: یہ 'سپیکرز' کیوں کام نہیں کر رہے ہیں؟ Check the speakers۔ یہ چیک کر رہے ہیں، یہ چیک کریں کہ 'سپیکرز' کیوں کام نہیں کر رہے ہیں، چیک کریں، ٹیکنکل، چیک کریں۔ چیک کریں کہ اب ٹھیک ہوگئے ہیں کہ نہیں؟ کون ہے بھئی کس کی، چیک کر لیں بھئی، چیک کر لیں۔ کوئی کر رہا ہے اس کو؟ چیک کر لیں جی۔ نو بریک به وکړو دا چې داسې حال وی، امان الله صاحب!

بریک بہ وکړو۔ میرے خیال میں اگر یہ ساؤنڈ سسٹم کام نہیں کرتا تو پھر بریک کرتے ہیں نماز کیلئے، چیک کریں ٹھیک ہے کہ نہیں؟ اچھا اس طرح ہے کہ تقریباً 35 منٹ بریک کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، چائے ہو جائیگی اور اس کے بعد۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Deputy Speaker: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيم Ruqia Hina, to please move her cut motion on Demand No. 10. Ruqia Hina, not present, it lapses. Mr. Zareen Gul, to please move his cut motion on Demand No. 10. Mr Zreen Gul, not present, it lapses. Mr. Muhammad Reshad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 10. Mr Reshad Khan.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Sardar Mehtab Ahmad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 10. Not present, it lapses. Syed Jafar Shah, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب جعفر شاہ: دس ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Mr. Sardar Aurangzeb, to please move his cut motion on Demand No. 10.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں دو کروڑ روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees two crore only. Mr. Shah Hussain, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب شاہ حسین خان: میں آٹھ سو اٹھاسی روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees eight hundred & eighty eight only. Miss Sobia Shahid, to please move her cut motion on Demand No. 10. Not present, it lapses. Mr. Saleh Muhammad, to please move his cut motion on Demand No. 10. Not present, it lapses. Madam Uzma

Khan, to please move her cut motion on Demand No. 10. Not present, it lapses. Mr. Askar Parvez, to please move his cut motion on Demand No. 10. Askar Parvez.

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Abdul Munim, to please move his cut motion on Demand No. 10. Not present, it lapses. Mufti Said Janan, to please move his cut motion on Demand No. 10.

مفتی سید جانان: زہ جی د پچاس لاکھ د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees fifty lac only. Mr Munawar Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Muhammd Asmatullah, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب محمد عصمت اللہ: میں مطالبہ زر نمبر 10 پر آٹھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees eight only. Maulana Mufti Fazal e Ghafoor, to please move his cut motion on Demand No. 10.

مولانا مفتی فضل غفور: میں ڈیمانڈ نمبر 10 پر دو سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Mian Zia-ur-Rehman, to please move his cut motion on Demand No. 10. Not present, it lapses. Mr. Muhammad Sheraz Khan, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! میں پچاس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees fifty thousand only. Mr. Nawabzada Wali Muhammad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 10.

نوابزادہ ولی محمد خان: میں آٹھ ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees eight thousand only. Madam Nighat Yasmin Orakzai, to please move her cut motion on Demand No. 10.

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں بیس کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کر رہی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees twenty crore only. Mr. Wajeeh-uz-Zaman, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! مجھے Set نہیں ملا، میں پانچ سو روپے جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mr. Muhammad Reshad Khan, please.

جناب محمد رشاد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پولیس ڈیپارٹمنٹ کی اہمیت اور ان کی خدمات کو سامنے رکھ کر جب بھی کبھی اس ایوان میں پولیس کیلئے کوئی پیکج آیا ہے یا ان کی قربانیوں کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو ہم نے ہمیشہ اس کو Appreciate کیا ہے اور اس کی حمایت کی ہے لیکن جناب سپیکر، آجکل مطلب موجودہ بجٹ کے حوالے سے دیکھا جائے، میں مختصراً بات کرنا چاہوں گا ٹائم کی کمی کی وجہ سے، صرف میں سامنے لانا چاہتا ہوں دو تین مسئلے۔ ایک تو ابھی تک جو لوگ پانچ پانچ، چھ سال سے، Tenure جن کا پورا ہو چکا ہے، وہ پوسٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، تبدیلی کے نام پر آنے والی حکومت سے یہ Expect کیا جا رہا تھا کہ سب سے پہلے، کیونکہ پولیس کا تعلق ہر شعبے سے ہے، اگر کہیں کرپشن ہو رہی ہے تو پولیس اس کو روکنے کی ذمہ دار ہے، امن وامان خراب ہے تو یہ محکمہ اس کو ٹھیک کرنے کا ذمہ دار ہے مگر ان چیزوں کو چھوڑ کر پولیس کی بے جا مداخلت ہر جگہ عام ہوتی جا رہی ہے۔ میں اپنے علاقے کی بات کروں گا، وہاں پہ ایک ایس ایچ او آ جاتا ہے، وہ چار سال، تین سال گزار کر ایک مہینے کیلئے کہیں چلا جاتا ہے اپنا Tenure، واپس ادھر آ جاتا ہے تو اس چیز کو دیکھنا چاہیئے کہ یہ کیا وجہ ہے؟ پولیس ایس ایچ او اپنی مرضی سے، اپنی خواہش کے مطابق جہاں چاہے، وہاں تعینات ہونا چاہتا ہے اور ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو آن لائن پر شکایت سنی جائے گی اور ٹوکن دیا جائے گا، ادھر اس ایوان میں ان چیزوں کے دعوے کئے جا رہے ہیں کہ فون پہ شکایات درج کی جائیں گی اور وہاں پر ہمارے جو غریب علاقے ہیں، وہاں پر پولیس تھانے چندوں پر تعمیر کئے جاتے ہیں اور جو معزز لوگ ہوتے ہیں، ان کے پاس پولیس والے جاتے ہیں کہ ہمیں پیسے دیں، ہمیں چندہ دیں، ہم

آپ کیلئے پولیس سٹیشن بنا رہے ہیں، ہم آپ کیلئے چیک پوسٹ بنا رہے ہیں تو میرے خیال سے پہلے پولیس والوں کیلئے میں چاہوں گا کہ سی ایم صاحب، ذرا وزیر اعلیٰ صاحب سے چاہوں گا کہ وہ تھوڑی سی توجہ دیں کیونکہ میں ایک مطالبہ کرنا چاہتا ہوں، اس ایوان میں پرسوں آپ نے جس طرح کہا کہ تین پولیس والے بے ہوش ہوگئے ہیں گرمی کی شدت کی وجہ سے، میرے خیال سے اس بجٹ میں ان کی ٹریننگ کیلئے کوئی مناسب توجہ نہیں کی گئی۔ آجکل دہشت گردوں کے پاس جو اسلحہ ہے، ان کا مقابلہ کرنے کیلئے پولیس کو جس طرح مضبوط کرنا چاہیئے، اس کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں دی گئی اور آخر میں جو ملاکنڈ ڈویژن میں جو سپیشل فورس ہے، سپیشل کمیونٹی فورس ہے، یہ وہ لوگ ہیں، جب حالات خراب ہوئے اور لوگوں نے سوات سے ہجرت کی، لوگوں نے ملاکنڈ ڈویژن سے ہجرت کی، پولیس والے نہیں تھے کہ وہ ڈیوٹی کرتے اور یہ سپیشل کمیونٹی فورس کو ایمر جنسی بنیاد پر تعینات کیا گیا، ان کو بھرتی کیا گیا اور ان کو ہر سال Extension دی جاتی ہے۔ یہاں پر مزدور کی تنخواہ دس ہزار کی جارہی ہے اور ایک پولیس والا جس کی اتنی قربانیاں ہیں، سپیشل فورس کی کہ ان سخت حالات میں اس نے دہشت گردی کا مقابلہ کیا، خراب حالات کا مقابلہ کیا، اپنا سینہ آگے کیا اور ابھی تک وہ دس ہزار روپے ماہانہ پر کام کر رہے ہیں۔ تو میری جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ پرزور اپیل ہے کہ جو سپیشل کمیونٹی فورس ملاکنڈ ڈویژن میں کام کر رہی ہے، ان کو فی الفور ریگولر کیا جائے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر زرین گل پلیز، موجود نہیں۔ سید جعفر شاہ پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، د پولیس یقیناً چې په دې صوبه کښې د امن و امان په قائم کولو کښې د هغې ډیر لوئے کردار دے او زما په خیال باندې تر نن ورځې پورې هغه لګیا دی قربانیانې ورکوی۔ نن هم زمونږه یو ایس ایچ او صاحب په حیات آباد کښې په ټارګټ کلنګ کښې شهید شوے دے، الله د ورته جنتونه ورکړی۔ جناب والا، د دې باوجود داسې Gaps شته چې هغې ته به توجه ورکول غواړی۔ زما ورور خبره وکړه Specially ګزشته تیر حکومت د پولیس د دې قربانو په نتیجه کښې هغوی ته ډیر مراعات ورکړی وو، تنخواګانې ئے هم سیوا کړې وې او د دې مقصد د پاره چې د امن و امان په قیام کښې هغوی ښه کردار اولوبوی۔ جناب والا، په هغې کښې ځنې خبرې دا

وې چې د کمیونټي پولیس په ملاکنډ ډویژن کښې اووه نیم زره کسان بهرتي شوي وو د لاء اینډ آرډر د Maintain ساتلو د پاره او زما خیال دے په پشاور ډسټرکټ کښې هم وو۔ د هغوی د مستقبل د پاره په دې بجټ کښې څه نشته چې د هغوی به مستقبل څه وی؟ او هغه اووه نیم زره خاندانونه، که هغوی مستقل نه کړے شی، څوک چې په معیار پوره دی نو هغوی ته به ډیر تکلیف رسی۔ یو خو د په خصوصي توګه باندې په هغې باندې غور وشی۔ بل جی دا چې په پولیس کښې دوه درې برانچز دی، ایلیټ فورس دے، ایف آر پی دے، کمیونټي پولیس دی، د هغوی په آپس کښې کوآرډینیشن پکار دے چې دا د یو آمبریله لاندې وی او د هغوی په آپس کښې یو ښه کوآرډینیشن میکینزم وی نو هله به مونږه د امن و امان په صورتحال باندې قابو موندے شو۔ دویمه خبره جی زه دا اهمه خبره کومه چې په ملاکنډ ډویژن کښې د اللّٰه په رحم د امن و امان صورتحال کافی بهتر دے، اوس پکار ده چې Slowly slowly مونږه پولیس فورس هغې ته فرنټ لائن ته راوړو۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! صوبے کے اندر امن وامان کی بحالی کی خاطر یوں تو پولیس کانسٹیبل سے لیکر افسران کی بے تحاشہ قربانیاں ہیں اوران کیلئے جتنا بھی فنڈر کھا جائے، میرے خیال کے مطابق کم ہے۔ میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ پولیس آرڈر 2002 میں جو صوبے کے اندر نافذ کیا گیا تھا، اگر آپ صحیح معنوں میں عوام کو کوئی ریلیف دینا چاہتے ہیں، کوئی تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو اس میں یہ ذکر تھا کہ اب یہ جو سائل ہے، وہ تھانے میں جاتا ہے، ایف آئی آر کٹواتا ہے سائل کی حیثیت سے، اس کو ایف آئی آر کٹوانے کے بعد انوسٹی گیشن کے حوالے کیا جاتا ہے تو میری یہ گزارش ہے حکومت سے کہ اگر آپ تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو یہ دو دکانوں کو بند کیا جائے اور لوگوں کو اس پریشانی سے نجات دلائی جائے۔ اسی کیساتھ میں اپنی کٹ موشن کی تحریک بھی واپس لیتا ہوں۔ کل لودھی صاحب اور مشتاق غنی صاحب خفا ہو رہے تھے، جو میں نے داخلہ کے اوپر کٹ موشن واپس لی تھی، ان کی ریکویسٹ پر واپس لی تھی اور آج یہ کٹ موشن میں ان کی وجہ سے واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn. Mr. Askar Parvez, please.

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب عسکر پرویز: خبره کوئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ حسین، جی۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب، زه د دوئ نه مخکښې ووم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Lapse شو، زما خيال وو ستا سو۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! د خیبر پختونخوا د پولیس د عظیمې قربانئ په احترام کښې زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn. Ji Askar Parvez Sahib.

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر! ایک تو صرف ایک بات میں کرنا چاہوں گا کہ یہ جو آن لائن ایف آئی آر کا سسٹم ہے، Kindly اس پہ یہ کر دیں کہ یہ جو پڑھے لکھے لوگ ہیں، وہ تو اس پہ کر سکیں گے لیکن جو Rural areas کے لوگ ہیں، جو پڑھے لکھے نہیں ہیں، اس بارے میں ان کو اس سے تو کوئی فائدہ نہیں ہونے والا تو بجائے اس کے آپ اس سے ذرا جو تھانوں کا نظام ہے، اسی کو بہتر کریں اور دوسرا ہمارا آج ہی ایس ایچ او صاحب جو ہیں، وہ شہید کر دیئے گئے ہیں تو اس وجہ سے میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

ارباب اکبر حیات: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب، ما چونکه خبره به کوله په پوائنټ آف آرډر باندې خو د پولیس دغه وو نو ما وئیل چې زما نمبر راشی، په هغې کښې به په تفصیل باندې خبرې وکړم۔ جناب سپیکر صاحب، د پولیس د سټیټ په باره کښې دا وایم چې زمونږه په حلقه کښې د آپریشن په نوم باندې دومره زیاتیات شوی دی چونکه زمونږه د PK-01 به دلته Candidate هم ناست وی، زمونږه د فقیر آباد تهانې حوالات هم ډک دے جی، تهانه هم ډکه ده جی او چې کله مونږه هلته لاړو نو نه په موقع باندې ایس ایچ او وو، وزیر اعلیٰ صاحب! دا زمونږه خبره

ډیره اهم خبره ده ځکه چې تاسو وایئ مونږ اصلاحات راولو او مونږه په پولیس کلچر کښې Change راوستل غواړو، نو زه چې لاړمه تهانې ته وزیر اعلیٰ صاحب! نو نه یو ایس ایچ او وو او نه ډی ایس پی وو او نه محرر وو او هغه هلکان کوم چې د پرچې د پاره او چا به چې پریکټیکل ورکولو، د هغې نه هغه پریکټیکل ضائع شو، زما د وزیر اعلیٰ صاحب نه دا مطالبه ده چې دا ایس ایچ او، دا ډی ایس پی چا چې بغیر د څه ثبوت نه څنګه چې دوئ وائی چې 101% ثبوت ورسره وی نو د هغه خلاف به کارروائی کیږی، هغه طالب علمان، هغه سټوډنټان کوم چې د خپل تعلیم، سبق د پاره تلل او هغوی ئے په ناکه باندې رااونیول او د سوؤنو په تعداد کښې اوس هم جی هغه تاسو وګورئ نو په لاک اپ کښې بند دی، نو زما وزیر اعلیٰ صاحب ته دا دغه دے چې فی الفور د د دې ډی ایس پی او د دې ایس ایچ او خلاف کارروائی وکړې شی او د انصاف هغه تقاضې د د کومو چې دوئ وعدې کړې وې چې مونږ به انصاف راولو او مونږ به په پولیس کلچر کښې ښه ښه خلق رادغه کوؤ نو زما دا مطالبه ده چې د دې دوه خلاف د کارروائی وشی ګنی زه به، که اونه شوه نو د دوئ خلاف به زه واک آؤټ کوم۔ جناب سپیکر صاحب، یو وړه شان خبره درته کوم۔ دلته په واړئ کښې زما د مسلم لیګ هغه کارکنان چا چې دا ګناه کړې وه چې هغوی مسلم لیګ له ووټ ورکړے وو، هغه ټول سپاهیان کوم چې د لیوی سره تعلق ساتی، د واړئ نه ئے دیر ته بدل کړی دی او هغه تنان کوم چې د جماعت اسلامی سره تعلق ساتی هغه ئے د شنګل نه واپس واړئ ته راوستی دی، دا د انصاف تقاضا ده؟ دوئ خو د حضرت عمر فاروقؓ نظام راوستل غواړی، په هغې کښې خو صبر او برداشت وی خو دوئ خو خپله یو میاشت هم اونه کتل او دوئ هغه انتقامی کارروائیانې شروع کړې خو زه خپل کارکنانو ته دا وایم چې تاسو حوصلې مه بیلئ، مونږ به ان شاء اللّٰه د دې مقابله کوؤ او هغه اے ایس آئی کوم چې دوئ چترال ته بدل کړے دے، چترال ته ئے بدل کړے دے د دیر نه، وزیر اعلیٰ صاحب ته دا وایم چې د هغه د فی الفور دا ټرانسفر واپسی وکړی او هغه د خپل ځائے ته راولی او دې شعر سره چې:

ے وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے

جس حال میں جینا مشکل ہو اس حال میں جینا لازم ہے

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، دا موضوع ډیره اهمه موضوع ده او دا محکمه هغه محکمه ده چې که د دې احسانات زه او دې ایوان کښې څومره خلق ناست دی او یا مخکښې تیر شوی دی، که مونږ د دغو خلقو مهربانئ هیرې کړو، مونږ د دغې شهیدانو هغه حوصلې هیرې کړو، زه وایم چې دا به امانت داری نه وی، دا به خیانت وی او هغه ځکه چې کله هم په سیاسی خلقو باندې حمله شوې ده، دغو خلقو د ډهال په شان ځانونه پیش کړی دی، خپل ځانونه ئے قربان کړی دی خو د دغه ملک منتخب نمائنده او د دغه ملک خلق محکمه پولیس بچ کړی دی او جناب سپیکر صاحب، زه که د دې د هغه سپاهیانو، د کنسټیبلانو ذکر اونکړم چې څوک سبائی نه په دغه روډونو باندې زمونږ او ستاسو د حفاظت د پاره په سره غرمه کښې ولاړ وی او د اسمبلئ د پاسه بغیر د پنکهې ولاړ دی، زه وایم چې دا به خیانت وی، دا به احسان فراموشئ وی خو جناب سپیکر صاحب، زه چې دلته کومه خبره کول غواړم، هغه خبره دا ده چې کله هم دغې خاورې کښې سپاهی شهید شوے دے، کله هم دغې خاورې کښې ایس ایچ او، ډی ایس پی صاحب شهید شوے دے او چې د هغه جسد خاکی ئے کور ته وړې ده، د ماتم او د ژړا په ځائے باندې د هغه ځائے نه دنیا ته هغوی دا پیغام ورکړے دے چې دا ما دغې خاورې په سر باندې بهرتی کړے وو او دغې خاورې د پاره قربان شوے دے۔ نو زه په دوئ باندې فخر کوم او په دوئ باندې زه خفګان نه کوم خو جناب سپیکر صاحب، زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې پولیس ته په تیر وخت کښې کوم څیزونه، 'بلټ پروف' جیکټې، پولیس ته بکتر بند ګاډی، پولیس ته ټوپک او پولیس ته موټر سائیکلې او پولیس ته چې کوم څیزونه اغستلی شوی دی جناب سپیکر صاحب، هغه بیا د تاریخ بد ترینه ورځ ده۔ زه دا ستا په مخکښې جناب سپیکر صاحب، دا یو اخبار روزنامه 'آج' ما سره دے د 3 جون 2013، زه جناب سپیکر صاحب، که دا خبره ما کولې د

ځانه، کیدې شوه چې دلته ډیرو خلقو ما سره په دې باندی اتفاق نه وے کړے خو زه جناب سپیکر صاحب، د اخبار یوه حواله تاسو ته د رکوم:"اسلحہ سکینڈل غزن ہوتی، نیاز علی شاہ، ملک نوید، جاوید خان ملوث ہیں"، جناب سپیکر صاحب، لاندې لیکی "پولیس کو وردیاں اور روزمرہ اشیاء فراہم کرتا تھا، بجٹ آفسر جاوید خان اور ملک نوید نے اسلحہ، بلٹ پروف جیکٹس فراہم کرنے پر راضی کیا۔ کوئٹہ کی ایک کمپنی سے منافع میں حصہ دینے کی شرط پر لیٹر پیڈ حاصل کیا، ملک نوید نے 700 ملین روپے ایڈوانس بھی دلوائے۔ جعلی کال ڈیپازٹ بھی جمع کرائے، ایس ایم جی رائفل کیساتھ چار میگزین بھی ملے، بعد میں میگزین سپلائی کا بھی ٹھیکہ لے لیا۔ ملک نوید کو 360 ملین روپے ادا کئے، چمکنی رہائش گاہ کیلئے"، جناب سپیکر صاحب، که زه د محکمې مشر ووم، زه جی دا وایم چې که چرې زه د محکمې سربراه ووم، زما لاندې کوم خلق کار کوی، که زه د هغوی سره خیانت کوم، زه به د دغې صوبې وفادار نه ووم، زه به غدار ووم۔ زما ماتحت کوم خلق کار کوی، که د هغې خلقو په نوم باندې زه پیسې ګټم، زه به وفادار نه ووم، تاریخ به ما په بدو الفاظو باندې یادوی۔ وزیر اعلیٰ صاحب! که دا څومره محکمې دی، دا ستا لاندې دی او دا ستا مونږ ته نیت کښې شک و شبه وی نو وزیر اعلیٰ صاحب! مونږ خو به څه نه وایو خو تاریخ به دا خبره بیا نه معاف کوی۔ دویمه حواله جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Fifty demands ابھی باقی ہیں، Respectful submission ہے مفتی صاحب۔

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ سر، اگر اس طریقے سے سپیچز کرنی ہیں تو اپنی ڈیمانڈز ختم نہیں ہیں ہونے والی، جو ہمارے ساتھ Agreed formula تھا جناب سپیکر، یہ بات نہیں ہے، انہوں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ پہ باتیں کیں۔ ابھی سر، میری گزارش ہے کہ یہ وائنڈ اپ کریں اور میں آپ سے سر، یہ گزارش کروں گا کہ (4) 148 کے تحت آپ مہربانی کرکے اس کے بعد جتنی بھی ڈیمانڈز ہیں، وہ ووٹ کیلئے Put کریں، اس پہ ووٹنگ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ریکویسٹ کرتا ہوں، اس کے بعد میں دو منٹ سے زیادہ نہیں دوں گا۔ بہت مہربانی ہوگی، آپ کو آپریشن کریں، دو منٹ سے زیادہ وقت۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سرا داسې به وکړو، سر، زه يو منټ هم نه اخلم، سر، داسې به وکړو، زه يو منټ هم نه اخلم، زه لاړلم درنه، زما دا فریضه ده جناب سپیکر صاحب، زه دلته خبرې نه کوم، چرته لاړ شم، جمات کښې ئے وکړم، کوم ځائے کښې ئے وکړم؟ (تالیاں) تا ته نه کوم، چا ته وکړم چې تا ته زه د غلې خبرې کوم په هغې خفه کیږې، تا ته زه د کټ موشن خبرې کوم په هغې خفه کیږې، زه څه ته دلته عوامو راستولې یم، نه کوم، بالکل خبره نه کوم جی۔ ٹھیک شوله جی، مهربانی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن اور حزب اختلاف کے متعدد اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! مفتی صاحب! تقریباً پچاس کټ موشنې دی۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آنریبل منسٹر، عنایت اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آنریبل سپیکر صاحب، زمونږه د دې ایوان یو معزز رکن یو مسئله اوچته کړې وه ارباب اکبر حیات او زه د هغې لږ وضاحت کول غواړم۔ هغه ته زما خیال دے چې غلط انفارمیشن رسیدلی دی او دغه متعلقه اے ایس آئی چې دوئ ئے سفارش کوی چې د هغه ټرانسفر د کینسل شی نو زمونږه دې ممبرانو ملک محمد علی صاحب هم ډی آئی جی انوسټی ګیشن ته فون کړے دے په هغې کښې او ما او ملک بهرام صاحب هم ورته فون کړے دے او ما د تیر شوی دوه ورځو نه، ډی آئی جی انویسټی ګیشن ملاکنډ ته تلے دے، چې د دغې اے ایس آئی ټرانسفر کینسل شی نو د دې وجې نه د ریکارډ د درستګئ د پاره دا خبره زه په ایوان کښې راوړم چې دا هیڅ په سیاسی، انتقامی کارروایئ باندې نه دے بدل شوے او Departmentaly بدل شوے دے، ډیپارټمنټ بدل کړے دے او زه دا یقین دهانی ورکوم چې پی ټی آئی او جماعت اسلامی او قومی وطن پارټی او د صوابی قومی محاذ چې کوم کولیشن ګورنمنټ دے، هغه په انتقام باندې یقین نه لری، (تالیاں) هغه په میریټ باندې، په ټرانسپیرنسی او د انسټی ټیوشنز په Strengthen کولو باندې

ساتی۔ د دې وجې نه ان شاء اللہ اوس دوئ ټولو واک آؤټ وکړو، Believe زمونږه د اپوزیشن ممبرانو پسې به مونږ ورځو او د هغوی د واک آؤټ حوالې سره به خبره کوؤ خو هغه ممبر ته هم زه ان شاء اللہ دا ریکویسټ کوم چې دا ستا خبره چې کوم ده، دا تا ته غلط انفارمیشن رارسیدلی دی۔ Thank you Mr. Speaker۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! میری گزارش ہو گی کہ چونکہ یہ Already آپ نے Put کر دی اور جن کی موشنز رہتی ہیں، وہ واک آؤٹ کر گئے ہیں تو مہربانی کرکے اس پر ووٹنگ کرائیں۔ اگر اپوزیشن آجاتی ہے تو باقی Proceedings میں حصہ لے سکتی ہے۔

<u>جناب بہرام خان</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی بہرام خان۔

<u>جناب بہرام خان</u>: محترم سپیکر صاحب، زما دې ورور ایم پی اے صاحب چې کوم نوم واغستو، دغه حلقه زما حلقه ده حلقه 93، واړئی چې ده، دا زما خاص کلے دے۔ سپیکر صاحب، که زما گناه دا وی چې زمونږ په مردان کښې د دغې ځائے خلق اوسیږی، په شیر گړه، په چارسده کښې اوسیږی او په پیښور کښې اوسیږی، هغه د سی ټی په شکل کښې، د ایس ای ټی په شکل کښې، د پی ای ټی په شکل کښې او د ایس ایچ او وغیره په شکل کښې اوسیږی او دلته کښې د هغوی پوسټنگ دے، هغوی مونږ له راشی چې ستاسو په دې سکولونو کښې زمونږه پوسټنگ شوے دے، مونږ ته دلته تکلیف دے، زمونږ بچی هلته کښې یواځې دی، کور مو یواځې دے، والد صاحب مو بیمار دے، مور مو بیماره ده، مونږ ته دلته تکلیف دے او مونږ ته این او سی راکړئ چې مونږ د دې سکول نه، د دې هسپتال نه خپل نزدې سټیشن ته لاړ شو۔ سپیکر صاحب، مونږ هغوی ته این او سی ورکړو ځکه چې زمونږ هغه ورونړه عزیزان دی، هغه نیم خلق دلته اوسیږی او نیم خلق بره اوسیږی، هغوی ته مونږه این او سی ورکړو او هغه خپل نزدې سټیشن ته راشی۔ که چرته دا زمونږ گناه وی چې مونږ هغوی ته سهولت ورکوؤ، هغوی مونږ مجبوره کوی۔ هم دغه باندې چې کوم دغه شوے دے نو هغه به د هغه مرضئ سره به شوی وی جی۔ جناب سپیکر صاحب، تر اوسه پورې چې مونږه کله دې اسمبلئ

ته راغلی یو، مونږ دا ایوان په ځان ګواه کوؤ، مونږه الله په ځان ګواه کوؤ چې تر اوسه پورې مونږه یو Over transfer نه دے کړے، یو ایم پی اے Over transfer نه دے کړے۔ (تالیاں) که ټرانسفر شوے وی نو دا به محکمې یو غل له سزا ورکړې وی، هغه غل له به ئے سزا ورکړې وی چې کوم په سکول کښې ډیوټی نه کوی، هغه غل له به ئے سزا ورکړې وی محکمانه طور چې کوم په هسپتال کښې ډیوټی نه کوی، هغه غل له به ئے سزا، هغه ایس ایچ او تهانیدار له ورکړې وی چې هغه په نورو خبرو کښې بوخت وی۔ سپیکر صاحب، که دغه د دې حکومت ګناه وی او مونږ وایو چې مونږ په دې صوبه کښې Change راولو، مونږ په دې صوبه کښې دغه خلق، هغه خلق بوځو چې هغه د کرپشن نه پاک وی، هغه خلق بوځو چې کوم دې خلقو زمونږ په اوږو کښینولی وو۔ دې خلقو هغې خلقو ته دومره حوصله افزائی ورکړې ده چې هغوی ئے په کرپشن باندې اخته کړی دی۔ دې خلقو چې نن ئے د دې ځائے نه واک آؤټ وکړو، زه ډیر په افسوس سره وایم چې ما دا کومې خبرې کولې نو چې تاسو زمونږ د اپوزیشن ورونه دلته مونږ ته حاضر ناست وے۔ ورونړو! دا زمونږه هغه خلقو ته مونږ بالکل په این او سی کښې زه آزاد یو چې هغه ته تکلیف وی، زه به ورله این او سی هم ورکوم، زه به د هغوی قدر هم کوم او مونږ بلا پارټئ نه، مونږ بغیر د جماعت اسلامی نه، بغیر د مسلم لیګ نه، بغیر د پیپلز پارټی او بغیر د اے این پی نه د هغوی خدمت کوؤ۔ مونږ د خدمت د پاره راغلی یو او ان شاء الله خدمت به د هغوی تر مرګه پورې کوؤ۔ زه تاسو له تسلی درکوم۔

جناب محمد علی: جناب سپیکر صاحب! په دې مسئله کښې یو وضاحت کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی: سپیکر صاحب، دا کوم سړے چې ټرانسفر شوے دے او زما دې خوږ ورور، معزز رکن د دې اسمبلئ، ده دا خبره وکړه۔ دا ولی محمد اے ایس آئی دے، د ایس پی انوسټی ګیشن سره د دې سړی تعلق دے د واړئ سره، د بهرام خان حاجی صاحب د حلقې دے، ډیوټی کوی د عنایت الله صاحب په حلقه کښې او زه د 92 حلقې سره زما تعلق دے۔ زما د حلقې سړے هم نه دے خو په دې باره

کښېږي ما ته دوه درې ځله ټیلی فون شوے دے چې ډی آئی جی انوسټی ګیشن د دې سړی ټرانسفر کړے دے، دا ټرانسفر رکاؤ کړه۔ زه د بلې حلقې نه راپاڅېدلے یم او ما ډی آئی جی انوسټی ګیشن ته درې ټیلی فونونه کړی دی چې که د دې سړی داسې جرم وی چې هغه قابل معافی وی نو زه تا نه معافی غواړم، دا سړے په دې ځائے پاتې کړه، په مونږ باندې پریشر دے۔ هغه ډی آئی جی انوسټی ګیشن ما ته دا اووئیل چې زمونږ ډیپارټمنټل معاملات دی او دے د دې ځائے نه زه چترال ته لیږم۔ زه ډیر په افسوس سره دا وایم چې مونږ له خلقو ووټ راکړے دے د قانون سازئ د پاره، مونږ له ئے ووټ راکړے دے د حلقې د ترقئ د پاره، مونږ دومره وزګار نه یو چې د خلقو ټرانسفرې کوؤ۔ دوئ د اول خپله تسلی وکړی، دوئ د اول ځان پوهه کړی، ما وختی اوکتل د ده سره د مسلم لیګ (ن) یو Delegation ناست وو، زه د دې ایوان یو ایم پی اے یم، عنایت الله صاحب ئے هم ایم پی اے دے او بهرام خان صاحب دے، دوئ زما نه دا تپوس ولې نه کوی چې تاسو دا سړے چهیړلے دے که بغیر (تالیاں) د تحقیق نه ته دا خبره کوې، لهذا زه دې خپل وررور ته دا وایم چې دا خپله خبره د واپس واخله او که دا مونږه کړی وی نو مونږ د هغې جوابده یو او که د انکوائرئ نه بغیر دا خبره کوې نو دا ګورے په دې اسمبلئ کښې غلط بیانی نه شی چلیدې۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آگئے)

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میں ویلکم کہتا ہوں حزب اختلاف کو، میں کہتا ہوں کہ ان کا تعاون جو ہے، وہ Appreciable ہے۔Thank you very much۔جی منور خان ایڈوکیٹ، پلیز۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو سر۔ سر، ہم نے ویسے یہ Decide کیا تھا اپوزیشن والوں نے کہ ہم فلاں فلاں ڈیپارٹمنٹ پہ اپنی اپنی کٹ موشنز موؤ کریں گے لیکن میری جی لاء منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ بار بار گرین کتاب ہمیں نہ دکھائیں۔ایک دفعہ جب Decide ہو گیا کہ اب، ہماری طرف سے، جمعیت کی طرف سے مفتی جانان ہی بات کرے گا، پھر وہ بعد میں اٹھ کر آپ کو گرین بک دکھاتا ہے کہ یار، ایسا کرو اور ایسا کرو۔Kindly اس طرح کی ہمیں وہ نہ کریں اور ہم نے Decide کیا ہوا ہے کہ فلاں فلاں

ڈیپارٹمنٹ، ابھی آپ دیکھیں، ابھی 20 منٹ سے Interference کر رہے ہیں۔ ہمیں بعد میں فلور ملا ہے اور اس کے باوجود یہ کر رہا ہے، پھر تو ہمیں دوبارہ جانا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا لیڈر آف دی ہاؤس یہاں پہ جناب پرویز خان خٹک صاحب ہیں اور ان کے جو احکامات ہیں یا جو ان کے Decisions ہیں، بطور کولیشن پارٹنر اور پارٹی کے سب پر بائنڈنگ ہیں۔ اس سائڈ سے سر، مسئلہ یہ ہے کہ ہم Negotiate کرتے ہیں کہ صرف چار ممبرز ہونگے اور پندرہ جو آپ کی کٹ موشنز، آپ کی ڈیمانڈز ہیں، وہ Identify ہو چکی ہیں، لسٹ ہم نے آپ کو دیدی ہے کہ اس پر چار بندے بولیں گے۔ سر، ایک ایک پارٹی سے جو لسٹ اس موشنز پہ ہے، وہ بارہ بندوں کی ہے، اس پر سر، لاء منسٹر کی حیثیت سے جو ٹائمنگ ہے، اس کا لحاظ رکھنا یا ہاؤس میں اس پہ بات کرنا میرے فرائض میں شامل ہے، ابھی اگر ہم نے ایک فارمولہ طے کیا ہے اور اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا تو سر، یہ ہمیں حق حاصل ہے اور ہم اس پر احتجاج بھی کریں گے اور اگر ٹائم کے اندر یہ چیز فائنل نہیں ہوتی تو ہمیں وہ Rules apply کرنا پڑیں گے جن کے متعلق میں نے حوالہ دیا ہے۔ یہی میری گزارش ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منور خان ایڈوکیٹ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس قسم کے Threats دے رہے ہیں پھر تو ٹھیک ہے، پھر آپ بلڈوز کریں جس طرح آپ کی مرضی ہے، پھر ہمیں یہاں پہ بیٹھنے کی، اسلئے تو ہم یہاں ہال سے نکل گئے۔ اسی پر اپوزیشن نے Decide کیا ہے ان کیساتھ کہ ایک ہی بندہ بولے گا، تو جمعیت کی طرف سے بات، یہ مفتی جانان اپنی سپیچ کر رہا تھا تو بیچ میں یہ اٹھ گئے سر، تو میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں سر۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر، یوسف ایوب صاحب، آنریبل منسٹر۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر صاحب! میری گزارش ہے جی، تمام اپوزیشن کے بھائیوں سے کہ سردار صاحب اس پورے ہاؤس میں سب سے زیادہ Senior most Parliamentarian ہیں،

مرکز میں بھی رہے ہیں، صوبے میں بھی رہے ہیں، صوبے کے چیف منسٹر بھی رہے ہیں اور یہ اس ہاؤس کا اعزاز ہے کہ اتناSeasonedآدمی لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ہے تو میرا خیال ہے، اگر سردار صاحب خود ایک Statement دیدیں۔ کوشش ہماری بھی اور آپ کی یہ ہے کہ اس سارے سلسلے کو آج وائنڈ اپ کریں، ایک اچھے طریقے سے ہو جائے تو بہت اچھی بات ہے جی، آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سردار مہتاب احمد خان۔

سردار مہتاب احمد خان (قائد حزب اختلاف): مسٹر سپیکر! میرے خیال میں ہمیں اس بات کا پورا احساس ہے کہ بجٹ کو پاس ہونا ہے اور کافی کٹ موشنز جو ہیں، وہ In process تھیں تو ہم نے خود ان کو تجویز کیا کہ ہم حکومت کیلئے مشکلات نہیں، ہم ان کی امداد کرنا چاہتے ہیں، We want to really support them in this issue کیونکہ بجٹ ہے اور یہ صوبے کا بجٹ جو ہے، وہ لازمی چیز ہے تو تھوڑا، ذرا دل اپنا بڑا کریں تھوڑا سا۔I will suggest you کہ حکومت کا دل بڑا ہوتا ہے، ہم نے اپنی غالباً کوئی Forty nine کے قریب جو ہے کٹ موشنز رہتی تھیں، ہم نے Fifteen کو سلیکٹ کیا ہے اور باقی سب Drop کر رہے ہیں، Drop کر رہے ہیں۔ ہم نے ہر ایک پارٹی کے ایک ایک ممبر کو کہا ہے کہ وہی بولیں گے، Time limit کیلئے I will suggest you کہ آپ Time limit رکھ لیں۔ بے شک four to five minutes will be sufficient لیکن I At the same time Law Minister, know, he is very excited اور نوجوان بھی ہیں اور We have a lot of hopes from him لیکن وہ Kindly ذرا تھوڑا سا Restrain کرلیں تو I think, we will start. Thank you very much.

(Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ مسٹر محمد عصمت اللہ، پلیز۔

جناب محمد عصمت اللہ: زہ Withdraw کوم سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw شو۔ مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں فیصلے کے مطابق۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد شیراز خان، پلیز۔ شیراز خان، موجود نہیں۔ نوابزادہ ولی محمد خان، پلیز۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب، مونږ خو چې په کومه محکمه باندې اعتراض کوؤ هغه خو د وزیراعلیٰ صاحب د ه خو د غه محکمه هم دا پولیس والا د د ه سره د ه۔ زما په علاقه کښې، چلو میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت یاسمین صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میں جی جناب سپیکر صاحب، کیونکہ بات ہو چکی تھی اور میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے اور چونکہ اپوزیشن لیڈر صاحب نے یہ ہدایات دی ہیں کہ ہر پارٹی سے ایک بندہ بولے گا تو جناب سپیکر صاحب، یہ محکمہ تو اتنا زیادہ ہمارے لئے Important محکمہ ہے، میں نے اس پر 20 کروڑ روپے کی کٹوتی کی۔ کٹوتی کا یہ مطالبہ کیا تھا کہ یہ میرا مطلب نہیں تھا کہ پولیس سے یہ پیسے جو ہیں تو وہ واپس، یعنی اس بجٹ سے واپس لینا چاہتی ہوں بلکہ اس پر بات کرنے کی میری وہ تھی تو اسی لئے میں نے اتنی کٹ موشن دی۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری پولیس جو کہ دیہاتوں میں اور شہروں میں ہے، وہ Well equipped نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ان کے پاس کسی قسم کا ٹیلی فون سسٹم جو ہے، وہ ان کے پاس بالکل نہیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب، پولیس ہماری صبح سے لیکر شام تک جو حفاظت کرتی ہے، باہر کھڑی ہوتی ہے، پیاس کے مارے وہ بالکل بے ہوش ہو جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ایلیٹ فورس کیلئے میں یہ ایک تجویز دوں گی کہ جو دو دو سال کیلئے آپ لوگوں نے ان کو کنٹریکٹ پر 10 ہزار تنخواہ پہ بھرتی کیا ہے تو اگر انہی کو Permanent کر دیا جائے اور جو نئی بھرتیاں ہیں انہی پہ ایلیٹ فورس کو بھرتی کر دیا جائے تو ایک تو یہ ہے کہ ان کا تجربہ بھی ہو چکا ہے اور وہ پولیس محکمے کیلئے بہت زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پھر آج ایک اور بات ہوئی کہ آج پھر ہم پولیس پہ بات کر رہے ہیں اور پولیس کا ایک ایس ایچ او شہید ہو گیا لیکن کسی شخص نے ٹریژری بنچز کی طرف سے کسی قسم کی نہ اس کیلئے فاتحہ خوانی کی، نہ اس کا کوئی نام یہاں پہ لیا۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس کیلئے صرف ایک شعر ہے کہ:

ؔ عمر بھر خشت زنی کرتے رہے اہل وطن — یہ الگ بات کہ دفنائیں گے اعزاز کیساتھ

تو جناب سپیکر صاحب، ایک دعا کرنے سے، ایک ان کو یاد کرنے سے، ایک یہاں پہ اگر ہم کوئی بات Mention کر لیتے ہیں کسی شہید کے بارے میں، چاہے وہ صوبے کا ہو، چاہے وہ پاکستان کا ہو تو جناب سپیکر صاحب، ان کے گھروں کے لوگوں کو یہ میسج پہنچ جاتا ہے کہ ہم جس ڈیوٹی پہ لگے ہوئے تھے اور ہم جن لوگوں کی حفاظت پہ لگے ہوئے تھے تو انہوں نے ہمیں اس اسمبلی میں یاد کیا۔ جناب سپیکر صاحب، بہت بے حسی میں دیکھ رہی ہوں یہاں پہ ٹریژری بنچز کی طرف سے کہ کوئی شخص، یعنی مجھے سمجھ نہیں آتی، یا تو مجھے بتا دیا جائے کہ لوگ اتنے زیادہ ڈر گئے ہیں دہشت گردوں کے ہاتھوں کہ یہ کسی دہشت گرد کا نام نہیں لینا چاہتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ پولیس کی وردی کو اگر آپ دیکھیں، یہاں پہ ان کی Equipments دیکھیں، یہاں پہ ان کے پٹرول کی حالت کو دیکھیں، یہاں پہ ان کے ٹیلی فونز کی حالت کو دیکھیں، یہاں پہ ان کی تمام جتنی بھی سہولیات ہیں، ان کو دیکھیں تو ہمیں تو ترس آتا ہے۔ میرا اگر بچہ ہوتا تو میں تو اس کو کبھی نہیں کہونگی کہ وہ پولیس میں جائے حالانکہ یہ شہداء کا محکمہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس کیلئے جتنی زیادہ مراعات کی ضرورت ہے، ان کو ہمیں دینی چاہئیں اور یہاں پہ چونکہ چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان کے نالج میں اور ان کو میں ریکویسٹ کروں گی تمام ہاؤس کی طرف سے کہ یہاں پہ دیکھیں شہداء پیکج ہے جناب سپیکر صاحب، شہداء پیکج میں ان کے بچوں کو کسی بھی تعلیمی ادارے میں نہیں، ان کو کسی بھی انگلش میڈیم میں یا کسی بھی ادارے میں ان کو داخل نہیں کیا جاتا، تو شہداء پیکج بڑھایا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے علاوہ ان کے بچوں کی تعلیم کیلئے، ان کے گھر کیلئے اور تھوڑی سی اگر ان کو سر چھپانے کیلئے، جس کا گھر نہ ہو، اگر ان کو سر چھپانے کیلئے جگہ دیدی جائے تو جناب سپیکر صاحب، لوگ جوق در جوق پولیس کی طرف آئیں گے اور پولیس میں شامل ہو کے ہمارے صوبے کی، ہمارے پاکستان کی اور ہمارے لوگوں کی حفاظت کریں گے۔ تو جناب سپیکر صاحب، یہی میری گزارشات تھیں اور کٹ موشنز پہ ہم لوگ اسلئے بولتے ہیں کہ ہم آپ کے نالج میں لانا چاہتے ہیں کہ ہمارے ذہنوں میں یہ تجاویز ہیں اور میں یہاں پہ یہ درخواست بھی کرونگی کہ آپ لوگوں کے دل بڑے ہونے چاہئیں اور میرا خیال ہے کہ یہاں پہ ہمارے منسٹرز صاحبان جو بیٹھے ہوئے ہیں، لاء منسٹر صاحب، سکندر شیر پاؤ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سراج الحق صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، خود وزیر اعلیٰ صاحب اس ہاؤس کا حصہ رہ چکے ہیں تو یہاں

کے منسٹروں کے دل بڑے ہونے چاہیئں کیونکہ یہ گرین بک جو ہے، یہ اس وقت میرا خیال ہے کہ اتنی زیادہ لاء منسٹر صاحب نہیں نکالتے تھے کیونکہ اس وقت یہ اپوزیشن میں ہمارے ساتھ بیٹھے ہوتے تھے۔ اب جب ٹریژری بنچز کی طرف چلے گئے تو ہر بات پہ Rules and regulations جناب سپیکر صاحب، خودا نہی کے الفاظ جو اگر آپ دیکھ لیں اور سن لیں، تو یہ روایات کی اسمبلی بھی ہے، یہاں پہ تہذیب کی اسمبلی بھی ہے تو اس میں بھی سر، کچھ نہ کچھ گزارا کرنا پڑے گا۔ آپ کا بہت شکریہ اور میں کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ وجیہہ الزمان، پلیز۔

<u>جناب وجیہہ الزمان خان:</u> سپیکر صاحب! میں Withdraw کرتا ہوں سر۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون):</u> سر! میں مشکور ہوں۔ یہاں پہ سر، محکمہ پولیس کے حوالے سے جو باتیں آئی ہیں، ایک تو سر، میرے خیال میں ہمارے میڈیا کے دوست جو ہیں، وہ بھی شاید اس تذبذب کا شکار ہونگے کہ اپوزیشن پولیس کی کارکردگی سے مطمئن ہے یا وہ اس سلسلے میں کوئی اپنی تجاویز رکھتی ہے۔ بعض بنچز نے ان پہ اعتراضات کئے ہیں، بعض یہ کہتے ہیں کہ آپ ان کے دکھوں کا مداوا نہیں کرتے۔ سر، میری گزارش یہ ہوگی کہ یہاں پہ چند ایسے ایشوز ہیں جو کہ کمیونٹی پولیس کے حوالے سے ہیں۔ کل بھی ان پہ سیر حاصل گفتگو ہوئی تھی، اگرچہ وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا ایشو تھا لیکن اس وقت اس پہ بات ہوئی تھی اور میں نے جواب بھی دیا تھا کہ یہ کمیونٹی پولیس جس وقت لی گئی تھی، یہ کنٹریکٹ پہ لیے گئے تھے اور Mostly آرمی سے لیے گئے تھے۔ ان کی Age کے مسائل آرہے ہیں اور جہاں تک ریگولیشنز کی بات ہے تو شاید اس میں کچھ قانونی پیچیدگیاں ہیں۔ ان کی تجاویز کا ہم جائزہ لیں گے اور ان شاءاللہ اگر اس میں جتنا بھی ہو سکتا ہے، میں ان کو یہ تسلی کراتا ہوں کہ حکومت کا جو رویہ ہوگا، وہ Considerate ہوگا۔ اس کے علاوہ سر، ٹریننگ کے حوالے سے ایشوز آئے ہیں کہ ان کی ٹریننگ کیلئے خاطر خواہ پیسے نہیں ہیں، میری سر، اس میں

گزارش یہ ہے کہ جو موجودہ بجٹ ہے، اس میں تقریباً 20 ارب کے قریب ان کی تنخواہیں ہیں اور کچھ جو اخراجات جاریہ ہیں تو وہ تین ارب سے اوپر ہیں۔ ان کی جو ڈیمانڈز ہوتی ہیں، وہ محکمہ فنانس کے پاس آتی ہیں اور اگر اس میں کوئی Increase کرنا پڑے تو وہ محکمہ فنانس During the financial year کرتا ہے اور اگر ٹریننگ کے کوئی ایشوز ہونگے تو یقیناً حکومت کے وہ نوٹس میں ہونگے۔ ایف آئی آر آن لائن کے متعلق سر، بات کی گئی تو اس کے متعلق میں گزارش یہ کروں گا، یہ چونکہ بجٹ سپیچ کا حصہ ہے اور یہ جو نئی تجاویز ہیں، ان کا یقیناً جائزہ لیا جائے گا اور جو بھی بہتری ہوگی تو وہ یقیناً ہم اپوزیشن سے رابطہ کرینگے۔ اس کے علاوہ سر، میری یہ گزارش ہوگی کہ اپوزیشن کے جو ممبرز صاحبان ہیں، اپنے اعتراضات کے جوابات بھی سن لیں۔ جہاں تک یہاں پہ بار بار یہ بات کی جاتی ہے کہ حکومت دہشت گردی کے خلاف کھل کر بات کرے، اگر سر، چیخ چیخ کے بات کرنا کھل کر بات ہے تو شاید ہم ان کے مزاج پر پورا نہ آسکیں۔ جو پارٹی کا مؤقف ہے، وہ وقتاً فوقتاً اخبارات میں بھی آرہا ہے، وہ فلور آف دی ہاؤس بھی آرہا ہے لیکن میں یہ کہونگا کہ جس جنازے کا آج یہ کہہ رہی ہیں، سینیئر منسٹر صاحب سکندر خان شیر پاؤ اس میں گئے تھے اور انہوں نے وہ جنازہ بھی Attend کیا ہے اور اس کے علاوہ سر، یہاں پہ یہ ایشوز آتے ہیں پیکج کے حوالے سے تو اس میں سر جو محترمہ نے بات کی ہے، میری گزارش سر یہ ہوگی کہ جو سابقہ دور حکومت تھا، اس میں یہ کولیشن پارٹنر تھے، ہمیں سر، اگر یہ بتا دیا جائے کہ One percent war on terror کی جو رقم تھی، وہ جب Consolidated fund میں آگئی تو اس کا کتنا فیصد، جو War on terror کی مد میں ملا تھا، وہ شہداء تک گیا، سویلین تک گیا اور کتنا پیسہ گلیوں نالیوں اور دیگر تعمیراتی کاموں میں لگا؟ کیونکہ یہ وہ چیزیں ہیں، اگر فیڈرل گورنمنٹ نے آپ کو War on terror کے Against one percent دیا تھا تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ وہ War on terror پہ لگتا لیکن اس سے سر، گلیاں بھی بنیں، نالیاں بھی بنیں اور وہ دیگر مدات میں بھی خرچ ہوا اور یہ پچھلی گورنمنٹ نے کیا۔ تو میری سر، یہ گزارش ہوگی کہ جہاں تک رولز کا حوالہ ہے سر، کہا جاتا ہے کہ رولز کا حوالہ کیوں دیا جاتا ہے؟ میری سر، Again ان سے یہ گزارش ہوگی کہ سردار صاحب نے جیسے کہا کہ جب ایک Agreed formula ہے سر اور اس پہ ایک Consensus بن گئی تو مہربانی کرکے یہ بھی لیڈر آف دی اپوزیشن کے اس فیصلے کا احترام کریں اور ان شاءاللہ ہم اپنی طرف سے بھرپور

تعاون کرینگے۔ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور ان شاءاللہ ان کی تجاویز کا جائزہ لیں گے اور اس کیساتھ ہی میں گزارش کرونگا کہ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔ تھینک یو سر۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 10, therefore, the question before the House is that Demand No. 10 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Law, to please move his Demand No. 11.

وزیر قانون: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2ارب 85 کروڑ 68 لاکھ 58 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that a sum not exceeding Rs. 2 billion, 85 crore, 68 lac, 58 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2014, in respect of Administration of Justice.

Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 11. Arbab Akbar Hayat Khan.

ارباب اکبر حیات: د گیاره سو روپو کټ موشن پیش کوم۔

وزیر قانون: یہ انہوں نے Withdraw کی ہے سر۔

ارباب اکبر حیات: Withdraw ہے، بس ٹھیک ہے Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

ارباب اکبر حیات: وزیر قانون! مونږ خو ستا منو خو ته زمونږ نه مني۔

Mr. Deputy Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 11, therefore, the question before the House is that Demand No. 11 may be granted?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, Special Assistant for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 12.

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6ارب 5 کروڑ 50لاکھ 93ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات اور کتب خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that a sum not exceeding Rs. 6 billion, 5 crore. 50 lac and 93 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Higher Education, Archives and Libraries.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 12, therefore, the question before the House is-----

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب! په دې باندې به زمونږ د طرف نه عصمت الله مولانا صاحب خبرې کوی، صرف دوه درې منټه، بيا چې څنګه ستاسو خوښه وی هغسې وکړئ خو دوه درې منټه د دوئ خبرې وکړی۔

وزیر قانون: سر! یہ ڈیمانڈز میں ہمارے ساتھ Agree کیا گیا ہے کہ اس پہ Dropped ہیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: گزارش ہے کہ آپ لوگ جو ہیں۔ Thank you ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 12, therefore, the question before the House is that Demand No. 12 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 13.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 22 ارب 80 کروڑ 70 لاکھ 5 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved that a sum not exceeding Rs. 22 billion, 80 crore, 70 lac, 5 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Health.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 13, therefore, the question before the House is that the Demand may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے افسوس ہے کہ آپ، یہ دیکھیں جی، آپ لوگوں کی طرف سے لسٹ آئی ہے، اسی کے مطابق میں کارروائی کر رہا ہوں۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب! ہمیں ٹائم دیدیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Okay، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آپ کو ٹائم دیں گے ان شاءاللہ۔

The honourable Minister for C&W, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 14.

Mr. Yousaf Ayub Khan (Minister for C&W): Janab Speaker, I wish to move a motion that a sum not exceeding Rs. 2 billion, 26 crore, 13 lac, 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Establishment Charges of Communication and Works Department.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that a sum not exceeding Rs. 2 billion, 26 crore, 13 lac, 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Communication and Works. Arbab Akbar Hayat Khan, please.

ارباب اکبر حیات: ما Withdraw کړو۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم آمنہ سردار پلیز۔ میڈم رقیہ حنا۔ میڈم رومانہ جلیل۔ مسٹر زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: خبرې ډیرې دی خو Withdraw کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد رشاد خان۔

جناب محمد رشاد خان: میں Withdraw کرتا ہوں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ سردار ظہور احمد، پلیز۔ سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: میں پانچ لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Sardar Aurangzeb.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب میرا پڑوسی ہے، ان کا اور میرا حلقہ بالکل جڑے ہوئے ہیں تو میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شاہ حسین، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب، د دې اسمبلۍ دا ماحول دومره خراب شوے دے کنه چې زه خپلې ټولې کټ موشنې Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر صالح محمد، پلیز۔

(مغرب کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: نماز کیلئے وقفہ، نماز کا وقفہ ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عسکر پرویز، پلیز۔

جناب عسکر پرویز: کس محکمے پر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 14۔

جناب عسکر پرویز: میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عبدالمنعم، پلیز۔

جناب عبدالمنعم: واپس اخلم۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Ghulam Muhammad, please. Not present, it lapses. Mr. Munawar Khan Advocate, please. Mr. Mehmood Jan, please.

جناب محمود جان: سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Asmatullah, please.

جناب محمد عصمت اللہ: د سات روپو د کھوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees seven only. Mian Zia-ur-Rehman, please. Malik Riaz Khan, please. Mr. Muhammad Sheraz. Maulana Mufti Fazal Ghafoor. Mr. Mehmood Ahmad Khan, please. Mr. Samiullah, please. Nawabzada Wali Muhammad Khan, please. Ms. Nighat Yasmin Orakzai, please.

محترمہ نگہت اورکزئی: میں پچاس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees fifty lac only. Mr. Qaimoos Khan, please. Mr. Wajeeh-uz-Zaman, please, Wajeeh-uz-Zaman Sahib.

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! واپس لیتا ہوں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ مسٹر محمود جان، پلیز۔

جناب محمود جان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ما خو کټ موشن په دغه پیش کړے دے خو خبرې زه په هیلتھ باندې کوم ځکه چې ما له موقع رانکړې شوه۔ (تالیاں) زمونږه هیلتھ منسټر صاحب خو نشته او هیلتھ منسټر صاحب نوے هم دے خو د هیلتھ ډیپارټمنټ چې کومې ناقص کارکردګۍ دی، په هغې خبرې کول غواړمه۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دا د سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ کټ موشن دے او تاسو په هیلتھ باندې خبره کوئ؟

جناب محمود جان: ما نه چا تپوس ونکړو جی، د خبرې موقع پکښې چا رانکړه، خبرې هم داسې ختمې شوې۔ صرف دا بنایم چې دا میډیسن صرف وګورئ جی چې دا زمونږه د هیلتھ ډیپاټمنټ، زمونږه بی ایچ یو ګانو کښې او په دغه ورکړے کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Excuse me، هیلتھ والا خو درته ما اوویل چې هغه شوے دے، دا سی اینډ ډبلیو والا دے۔ تاسو څه۔۔۔۔

جناب محمود جان: بنه جی، بیا په پوائنټ آرډر باندې زه خبرې کول غواړمه جی۔ پوائنټ آف آرډر باندې جی۔ (تالیاں) په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ صاحب، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میرے کچھ تحفظات ہیں اور وہ ہیں کہ ایک تو میں نے کبھی بھی نہیں سنا، نہ دیکھا کہ اس محکمے نے اپنے اہداف مقررہ وقت میں حاصل کئے ہیں، فنانشل بھی اور فزیکل بھی، تو ہمیشہ اس کا فنڈ Lapse ہو جاتا ہے اور لوگوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک یہ ہے کہ اس محکمے میں ایک Monitoring regime ہونی چاہیئے تاکہ اس کی Proper monitoring کرے اور اس کی کوالٹی کنٹرول ہو۔ منسٹر صاحب اگر اس چیز کو نوٹ فرمائیں، سر! میں ایک اہم نکتے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور اس سلسلے میں حکومت کی، کہ پچھلے سیلاب میں ملاکنڈ ڈویژن خاصکر سوات اور میرے حلقے کالام

میں تمام سڑکیں سیلاب میں بہہ گئی ہیں اور اس پہ ابھی تک، کچھ تو این ایچ اے کے پاس ہیں، تو میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے فتح پور تا کالام سڑک کی تعمیر کو جلدی تکمیل تک پہنچائیں، اس پہ کام تو شروع ہے اور اس کیلئے 2.55 billion rupees کی Approval بھی ہو گئی ہے، اس پہ کام بھی جاری ہے لیکن رفتار بہت سست ہے۔ پچھلی گونمنٹ میں ہم نے کالام اور اوپر کے Areas میں کچھ کام شروع کیا تھا لیکن وہ ابھی ادھورا ہے، وہ سکیمیں مکمل نہیں ہوئی ہیں تو جو روڈز انہوں نے بجٹ میں رکھے ہوئے ہیں، ان علاقوں کیلئے خاصکر کالام ٹو اترو ڑ سڑک، ابھی ایک لاکھ سے زیادہ کی آبادی آج بھی اس سہولت سے محروم ہے اور پچھلے دنوں جو سیلاب، طغیانی آئی تھی دریائے سوات میں، اس وجہ سے کافی پل بھی بہہ چکے ہیں اور سڑک بھی بہہ چکی ہے تو اس ریکویسٹ کیساتھ کہ اگر منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں کہ وہ اس چیز کو نوٹ فرمائیں گے، اس پہ ضروری کارروائی کرینگے تو میں اپنی کٹ موشن واپس لونگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت یوسفزئی صاحبہ، اور کزئی صاحبہ، 'سوری' ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر! خدا کیلئے مجھے یوسفزئی نہ بنایئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے Correction کرلی ہے۔ (قہقہہ)

محترمہ نگہت اورکزئی: جس کے دل میں، سر! میں اورکزئی ہوں سر۔ سر،۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، میں شوکت یوسفزئی صاحب کا کہہ رہی تھی کیونکہ مجھے اس کے نام کیساتھ کم از کم نتھی نہ کریں۔ میں اورکزئی ہوں اور اورکزئی ایک بہت بڑا Tribe ہے۔ یوسفزئی بھی Tribe ہے لیکن چلیں، ہاں شوکت۔ سر، میں نے ہیلتھ پہ بات کرنی تھی جو کہ مجھے نہیں پتہ کہ غلطی سے شاید آپ لوگوں نے ان کو ایک ریلیف دیدی ہے تو اس پہ تو میں کیا بات کروں؟ کیونکہ روڈز وغیرہ سارا کچھ جو ہے، وہ تو سارا KPK دیکھ رہا ہے کہ روڈز کی کیا حالت ہے اور روڈز کی تو از سر نو تعمیر کیلئے، آپ دیکھ لیں یہاں پہ، یہ جو رینگ روڈ ہے، اس کے علاوہ کینٹ، بلکہ یہاں سے جو یہ کوہاٹ روڈ ہے اور یہ جو سٹی کے روڈز ہیں جناب سپیکر صاحب، ان کی حالت آپ دیکھ رہے ہیں تو میں اس میں ظاہر ہے ان کو صرف نشاندہی کرسکتی ہوں اور اس کے بعد اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ مسٹر محمد عصمت اللہ، پلیز۔

جناب محمد عصمت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، وقت کی نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ سراج صاحب نے اپنی 'وائنڈ اپ' تقریر میں فرمایا تھا کہ اپوزیشن کو اپنا آئینہ سمجھتا ہوں، آئینہ توڑنے کی بجائے اپنا چہرہ صاف کرینگے اور پھر کہا تھا کہ تعلیم اور صحت میں مسلسل آپ لوگوں سے مشورہ کرینگے اور پھر انہوں نے کہا تھا کہ مرکز سے پیسے ملیں گے یا نہیں، یہ کوئی خیرات نہیں، یہ ہمارا حق ہے، لیکر رہیں گے، تو میری عرض یہ ہے ان کی تقریر کی روشنی میں کہ کیا یہ تعمیرات اور مواصلات میں بھی ہمارے ساتھ مشورہ ہوگا یا نہیں؟ کیا اس میں ہمارے ساتھ مشورہ کرنے کا تقاضا ہے یا نہیں؟ انصاف کا تقاضا ہے یا نہیں؟ اور ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ جو امبریلا سکیمز ہیں، اس سلسلے میں کیا اس میں اپوزیشن کیلئے کچھ دینگے یا نہیں؟ جناب والا، اصل میں یہ بات ہم اسلئے کہتے ہیں کہ جو نئی سکیمیں یہاں رکھی گئی ہیں، اس میں چند مخصوص حلقوں کے علاوہ نہ کوئی روڈ کی سکیم ہے، نہ کوئی یونیورسٹی کی سکیم ہے، نہ محکمہ صحت میں کوئی سکیم ہے تو ہمیں ڈر ہے کہ یہ امبریلا بھی، اگر یہ اس کو انصاف اور اسی راستے پر جائیں گے تو جناب والا، میں تو اس سوچ پر مجبور ہوں کہ اگر ظلم کو، جبر کو، بندر بانٹ کو انصاف کہا جائے تو پھر ہم اس ظلم، جبر اور ناانصافی کا کیا نام رکھیں گے جناب والا؟ جناب والا، اپوزیشن کی طرف سے اتنا احتجاج، مطالبے کے باوجود ایم پی ایز کیلئے ایک معصوم سی سکیم جو اے ڈی پی میں زمانہ قدیم سے چلی آرہا ہے، اے ڈی پی پر اتنا بڑا بوجھ نہیں بن رہی ہے، وہاں پر کسی جگہ اگر 50 ہزار کی کوئی سکیم رکھنا ہوتی ہے، کوئی ایک لاکھ کی، اور جیسا کہ ہمارے ساتھی عبدالستار خان نے کہا کہ میں نے 50 لاکھ میں سات آٹھ کلومیٹر روڈ بنایا ہے، کیا اسی تعمیر وطن پروگرام میں، تعمیر سرحد و تعمیر خیبر پختونخوا میں اس پر ان کو کوئی انعام ملے گا؟ جناب والا، میں آپ کو بتاؤں کہ اسی تعمیر سرحد پروگرام میں ہم تین لاکھ 50 ہزار میں ایک پرائمری سکول بناتے تھے اور محکمے والے سات لاکھ میں سکول بناتے تھے، میں آپ کو پورے وثوق سے کہتا ہوں، لیکن یہ شفافیت کی بات کرتے ہیں، کیا اس اے ڈی پی بنانے میں شفافیت کو اور انصاف کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ اس کیلئے شفافیت ان کو یاد آتی ہے؟ جناب والا، میں آپ کو پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ مجھے اقتدار میں بیٹھے ہوئے سارے لوگوں پر ترس آتا ہے، ان کی حالت قابل رحم ہے، یہ اتنے مجبور ہیں کہ جب تک کوئی باہر سے ان کیلئے

Decision نہ آجائے تو یہ اپوزیشن کے مطالبے پر 'ہاں' کرنے کیلئے اس اے ڈی پی میں کوئی چیز رکھنے کیلئے بیچارے تیار نہیں ہیں۔ اگر یہ معاملہ اس طرح ہے اور ہر ایک مشورہ وہاں لاہور سے لیا جاتا ہے تو جناب والا، یہ اپوزیشن والے بھی کوئی برا نہیں منائیں گے اور میں اس اسمبلی کے فلور سے جناب عمران خان صاحب کو ان میڈیا والوں کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس اے ڈی پی کی کتاب میں انصاف کے نام پر جو ظلم ہوا ہے، جو بندر بانٹ ہوئی ہے، اس کی مثال تاریخ میں بھی نہیں ملتی ہے۔ (تالیاں) جناب والا، اگر عمران خان ان کی پارٹی کا سربراہ ہے تو ہمارا بھی قومی رہنما ہے تو ہم بھی ان کو مراجعت کریں گے، آخر مجبور ہو جائیں گے۔ جب انصاف کے راستے پر نہ آئیں تو یہ بھی کوئی برائی نہیں ہے کیونکہ پنجاب میں اگر ان ایم پی ایز کیلئے پانچ کروڑ رکھا جاتا ہے، بلوچستان کی پوری اے ڈی پی اگر، ممبران اسمبلی پر اعتماد کرتے ہوئے، ان پر مساوی تقسیم کی جاتی ہے تو یہاں پر اگر یہ کسی معصوم سی بات کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ اس ہاؤس کے معزز اراکین پر اگر یہ اتنا اعتماد نہیں کرتے ہیں (تالیاں) تو پھر کس پر اعتماد کیا جائے جناب سپیکر؟

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ۔

<u>جناب محمد عصمت اللہ</u>: اس کا مطلب یہ ہے کہ یہی بھی وہ اپنی بندر بانٹ میں ختم کریں، تو جناب والا، جیسا کہ مرکز سے خیرات نہیں مانگی جاتی ہے تو ہم بھی اپنا حق مانگتے ہیں، (تالیاں) ہم بھی اپنے حلقوں کا حق مانگتے ہیں، ہم بھی کوئی خیرات نہیں مانگتے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر یہ اس قسم کی اے ڈی پی بنائیں اور پھر یہ جا کر مرکز سے کہیں کہ ہمیں فنڈ دیدیں، وہ بتائے کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ اس فنڈ کو وہاں صوبے میں کس انصاف اور کس ترازو کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں؟ (تالیاں) تو پھر ان کا کیا جواب ہوگا؟ جناب والا، خدا کیلئے، خدا کیلئے انصاف کے نام پر آئے ہیں، انصاف کرو، اس میں آپ کی بھی بھلائی ہے، اس قوم کی بھی بھلائی ہے، اس صوبے کی بھی بھلائی ہے، اس ملک کی بھی بھلائی ہے اور انہی معروضات کیساتھ میں اپنا کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔ آخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

<u>Mr. Speaker</u>: The hon`able Minister for C&W, Khyber Pakhtunkhwa, please.

<u>وزیر مواصلات و تعمیرات</u>: سب سے پہلے تو میں تمام معزز اراکین کا جنہوں نے اپنی کٹ موشنز Withdraw کی ہیں، ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جی۔ جو ہمارے ساتھی بولے ہیں، میں کوشش کرتا

ہوں گو کہ یہ ڈیمانڈ جو تھی، ڈیمانڈ نمبر 14، وہ صرف Pay and allowances کی تھی، اس میں کوئی Developmental activity کا اس ڈیمانڈ میں ذکر نہیں تھا لیکن بہر حال جو آپ کے Apprehensions ہیں، میں کوشش کرتا ہوں کہ اس کو دور کرنے کی کوشش کروں۔ ایک نیا سٹارٹ ہے، چند دن ہوئے ہیں، ہم سب جتنے ادھر کابینہ کے لوگ ہیں، ہم نے اپنے اپنے Portfolio سنبھالے ہیں اور اس عزم کیساتھ کہ ڈیپارٹمنٹ میں جو بے قاعدگیاں ہیں، جو Irregularities ہیں یا جس طریقے سے ہم سارے کام چاہتے ہیں میں اور آپ، وہ اس طریقے سے نہیں ہو رہے ہیں، ان کو درست کیا جائے۔ تو مجھے آج بڑی خوشی ہے کہ اسی حوالے سے میں ادھر اناؤنس کروں کہ کافی سارے Policy decisions چیف منسٹر لیول پر ہوئے ہیں جس میں نہ صرف سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ بلکہ جتنے ڈیپارٹمنٹس ہیں اس صوبے کے، جس میں انجینئرنگ منسٹری آتی ہے، لوکل گورنمنٹ کی آتی ہے اور پبلک ہیلتھ کی آتی ہے، ایریگیشن کی آتی ہے، اس میں کافی ساری Changes ہوئی ہیں، To start with, the first change would be in the tendering process، سب سے بڑی شکایت ہوتی تھی کہ جی ٹینڈر فارم بعض اوقات یہ افسر ہر ٹھیکیدار کو نہیں دیتے اور اپنی مرضی کے لوگوں کو دیتے ہیں اور میں بڑی خوشی سے ادھر کہہ سکتا ہوں کہ گو کہ یہ پراسیس جولائی میں شروع ہونا تھا لیکن آج ہی ہمارا ایک ادارہ ہے 'فرنٹیئر ہائی ویز اتھارٹی' انہوں نے ابھی سے کمپیوٹر کے ذریعے جس دن وہ Ad(advertisement) دیں گے کسی روڈ کا، کسی بلڈنگ کا، چاہے وہ ایک لاکھ کا پراجیکٹ ہو یا ایک ارب روپے کا پراجیکٹ ہو، وہ کمپیوٹر میں آیا ہوگا اور کوئی ٹھیکیدار، اگر کوہستان میں کام ہو رہا ہے، ڈیرہ اسماعیل خان کا ٹھیکیدار بھی ٹینڈر فارم Download کر سکتا ہے اور اپنا ٹینڈر Through Courier servise بھیج سکتا ہے اور Bid کر سکتا ہے۔ (تالیاں) یہ Transparency بھی Create ہوگی اور ایک Competition کی فضاء بھی اس میں بنے گی۔ ساتھ ہی ساتھ حکومت نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ تمام پراجیکٹس، ہر پراجیکٹ کیلئے Consultants hire کئے جائیں گے اور ذمہ واری بھی ان Consultants کی ہوگی جیسے جعفر شاہ صاحب نے کہا ہے کہ Quality بھی اور Quantity بھی اور ایک اچھا معیاری کام Ensure کرانے کیلئے محکموں کیساتھ ساتھ Consultants بھی باقاعدہ طور پر کام کریں گے اور ان شاءاللہ ہم سب نے مل جل

کے ان اداروں کو بہتر کرنا ہے اور جو سب سے بڑی شکایت تھی، اخباروں میں بھی آتا تھا، اسمبلی میں بھی آتا تھا کہ جی ہر چیز پر کمیشن لیا جاتا ہے تو ہمارا ٹارگٹ یہ ہوگا کہ ان ڈیپارٹمنٹس کو Corruption free کیا جائے اور ان شاءاللہ وتعالیٰ کر کے رہیں گے۔ (تالیاں) مولانا صاحب! آپ نے امبریلا اے ڈی پی کی بات کی تو آپ محسوس نہ کریں لیکن امبریلا اے ڈی پی کا Concept آپ ہی کی حکومت 2002 میں اس صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ شروع کیا گیا ہے، ہم بالکل یہ بیٹھے ہیں، یہ بھی آپ کے تھے اور آپ اکٹھے تھے۔ (تالیاں) چونکہ آپ ہم سے زیادہ ذہین ہیں، سمجھدار ہیں تو فی الحال ہم آپ کو ہی Follow کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس حکومت کی میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال بھی دیدوں۔ یہ ہمارے چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، یہ اس وقت ڈسٹرکٹ ناظم تھے، ان کے بھائی اسی اسمبلی کے ایک رکن تھے، پورے پانچ سال میں اس کو ایک روپیہ کبھی فنڈ نہیں ملا اس حکومت میں، ٹھیک ہے جی لیکن اس حکومت میں ایسا نہیں ہوگا۔ یہ کل بھی ایک Policy statement چیف منسٹر صاحب نے آن فلور آف دی ہاؤس دی ہے اور آج جو بات ہوئی تھی، آپ کے پارلیمنٹری لیڈرز کیساتھ بیٹھ کے یہ پھر ان شاءاللہ ایشورنس دیں گے کہ ہر ممبر کو برابری کیساتھ سلوک کیا جائے گا اور فنڈز ملیں گے اور امبریلا جو آپ اے ڈی پی کہتے ہیں، اس میں Impression ایسا آتا ہے کہ یہ صوبائی سکیم ہے اور پھر وہ شاید پشاور تک Confined رہے گی، یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہ پورے صوبے میں پھیلائی جائے گی اور ہر ممبر جس کا کوئی Genuine کام ہے، ظاہر ہے اس کو ملیں گے، اس کو روڈز بھی ملیں گے، باقی جو امبریلا سکیمز ہیں، وہ بھی ان شاءاللہ ضرور ملیں گی۔ جعفر شاہ صاحب! آپ نے کالام روڈ کی بات کی ہے، میرے پاس ادھر تو کوئی تفصیل نہیں ہے لیکن ان شاءاللہ میں اس کو ضرور دیکھونگا اور یہ آپ کیساتھ Consult کرونگا۔ میں اسی کیساتھ آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو ہم ریفارمز کر رہے ہیں، آپ بھی ہماری مدد کریں، اس میں کوئی Loopholes ہیں، آپ ضرور مشورہ دیں۔ مولانا صاحب نے کہا ہے کہ جی ہیلتھ میں بھی ہمارے سے مشورہ کریں گے، ایجوکیشن میں بھی مشورہ کریں گے، ان شاءاللہ سی اینڈ ڈبلیو میں بھی آپ سے مشورہ کریں گے بلکہ آج صبح آپ سے مشورہ ہم نے کیا تھا، دونوں کی آپس میں میٹنگ بھی ہوئی تھی اور جو طریقہ ہوتا ہے، کسی ایم پی اے کی کوئی شکایت ہوتی ہے، کوئی فنڈنگ کا مسئلہ ہوتا ہے، کوئی

Irregularities ہو رہی ہوتی ہیں تو ہم نے آپس میں مل کے اس کو کم کرنا ہے۔ (تالیاں) میں آخر میں گزارش کرونگا کہ اپنی کٹ موشنز آپ Withdraw کریں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 14, therefore, the question before the House is that Demand No. 14 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹائم بہت مختصر ہے جی اور ایجنڈے پر بہت کام باقی ہے اور۔۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ میں بات کریں۔ جی پلیز۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! میں نے پچھلے دنوں اپنی سپیچ میں کہا تھا کہ ڈائیلائسز مشینیں جو ہیں ایل آر ایچ میں، وہ مختلف بیماریاں پھیلانے کا باعث بن رہی ہیں اور اخبار میں فیچر بھی آیا تھا کہ اتنی ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ اس کے بارے میں ابھی تک حکومتی سطح پر نہ کوئی انکوائری ہوئی ہے اور میں نے یہ کہا تھا کہ اگر انکوائری ہوئی ہے تو وہ اس ایوان میں لائی جائے۔ U/Cs سطح پر بی ایچ یوز کو بنانے کی درخواست کی تھی اور آج کل جو ایشو چل رہا ہے ایڈہاک ڈاکٹرز کا اور ہمارے جو اضلاع ہیں، جو مطلب ہے میں اپنے شانگلہ کی بات کروں تو میرے ڈی ایچ کیو میں صرف چار ڈاکٹرز ہیں۔ ڈی ایچ کیو کی بات اپنی جگہ پر چھوڑیں، اگر ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ ایڈہاک ڈاکٹرز کو ریگولر کریں تو میرے خیال سے یہ اس لحاظ سے بہت ضروری ہے کہ وہاں پر ہمیں جو پریشانی ہوتی ہے آنے کیلئے، ہمارا قصور کیا ہے کہ ہم علاج کیلئے، چھوٹی سے چھوٹی بیماری کیلئے ہم پشاور آئیں گے، ہم ایبٹ آباد جائیں گے؟ ان کو کیوں ریگولر نہیں کیا جاتا؟ منسٹر صاحب ٹی وی ٹاک شو میں ڈیڑھ کروڑ روپے ایک ہسپتال کیلئے دے سکتے ہیں، شانگلہ ایک منسٹر صاحب کا ضلع ہے، شانگلہ منسٹر صاحب کا گھر ہے، وہاں یہ کیوں ہسپتالوں کیلئے، میں نے بجٹ کی کاپی دیکھی ہے، مجھے نظر نہیں آرہا کہ وہاں کیلئے کچھ دیا گیا ہو اور یہاں پر میں جو بات کر رہا ہوں جناب سپیکر، بہت ہی افسوس کی بات ہے، کرپشن کے

خلاف جہاد کے نام پر آنے والی حکومت، پرسوں میں نے منسٹر صاحب کے نوٹس میں لایا کہ شانگلہ میں ایک کرپٹ ترین ڈی ایچ او کو تعینات کیا جارہا ہے، پچھلی اسمبلی میں ہم نے باتیں کیں، اس کے خلاف جلوس نکالے اور اسے شانگلہ سے ہٹایا گیا، کرپشن کی انکوائریاں ہو رہی ہیں، پولیو کے کیسز کی انکوائریاں ہو رہی ہیں اور اسے شانگلہ بھیج دیا گیا۔ جناب سپیکر، کیا وجہ ہے کہ ہم منسٹر صاحب کو بتاتے ہیں کہ یہ کرپٹ شخص ہے، اس کو شانگلہ نہ بھیجیں اور منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ نہیں؟ ہمیں بتایا گیا ہے، اب عمران خان کہہ رہے ہیں کہ آپ ٹرانسفر نہیں کریں گے تو پھر اس کو بھیجتے کیوں ہو ادھر شانگلہ؟ کیا شانگلہ میں ڈاکٹر انیس کے علاوہ کوئی اور ڈی ایچ او نہیں آسکتا؟ میری یہ استدعا ہے آپ سے، یہ تو ٹھیک ٹھاک کرپشن کیلئے وہ شانگلہ آیا ہے، کل سے مجھے لوگ فون کر رہے ہیں کہ ہم جلوسیں نکالیں گے، لوگ فون کر رہے ہیں کہ پریس کانفرس کریں گے، تو اس اسمبلی کے علاوہ، اس ایوان کے علاوہ ایسی کونسی جگہ ہے جہاں میں جاؤں اور اپنی فریاد سنا سکوں؟ میری بات ہوئی ہے، مجھے بتایا گیا کہ ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں، اسے نہیں بھیجا جائیگا اور آج اسے شانگلہ بھیجا گیا ہے۔ میری یہ درخواست ہے، مجھے اچھا نہیں لگتا، اگر اسے شانگلہ سے نہیں ہٹایا جاتا تو میں نہیں چاہتا، مجھے اس اسمبلی میں رہتے ہوئے گھن آتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو رشاد خان، تھینک یو۔

<u>جناب محمد رشاد خان</u>: جب تک اس کو شانگلہ سے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: The honourable Minister for Health, please. The honourable Minister for Health, please.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت)</u>: جناب سپیکر! یہ میرے خیال سے دیکھیں، یہ تو مناسب وقت نہیں تھا لیکن چونکہ آپ نے یہ اٹھایا ہے تو میں آپ کے نوٹس میں لاؤں کہ میں صرف شانگلہ کی بات نہیں کرونگا لیکن اگر کہیں پر بھی یہ کمی ہے تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غفلت ہوئی ہے، اگر کہیں ڈاکٹر نہیں ہے اور Specially جو دور دراز علاقے ہیں، یہ حق ہے ان لوگوں کا کہ ان کو یہ Facilities ملنی چاہئیں ان کی دہلیز پہ اور یہ میں وعدہ کرتا ہوں ان شاءاللہ تعالیٰ جو ساری عمر آپ لوگ منتخب ہو کے وہاں سے آئے ہیں، اگر آپ نے وہاں پر ڈاکٹرز نہیں دیئے ہیں اور ہسپتالوں میں Facilities نہیں دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں دونگا ان شاءاللہ، (تالیاں) یہ ان لوگوں کا حق ہے۔ جہاں تک یہ ڈی ایچ او کی بات کی ہے، آپ

لوگ میرے پاس آئے ہیں اور ایک اور ایم پی اے صاحب بھی وہاں کے آئے ہیں، آپ نے مجھے کہا ہے کہ یہ ڈی ایچ او پہلے بھی رہا ہے، کرپٹ تھا، ابھی پھر آیا ہے۔ میں نے آپ سے کہا کہ میں اس کو واپس کرتا ہوں، اسلئے کہ مجھے نہیں پتہ، میرے علم میں لائے بغیر اگر ہوا ہے اور یہ ہوا ہے میرے علم میں لائے بغیر اور اس کی Reputation ٹھیک نہیں ہے تو یہ وہاں پر نہیں رہے گا ان شاءاللہ (تالیاں) اور یہ بھی میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ نہیں کہ ماضی کی طرح ایک جگہ سے اٹھا کے دوسرے ہسپتال میں ڈال دیں، ان شاءاللہ تعالیٰ اگر یہ کرپٹ ہے تو کبھی بھی ڈی ایچ او نہیں بنے گا میرے دور میں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Demand No. 15. The honourable Minister for C & W, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 15.

Minister for Communication & Works: Janab Speaker, I wish to move a motion that a sum not exceeding Rs. 2 billion, 66 crore, 47 lac, 2 thousand and 160 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of maintenance and repairs of buildings, roads, highways and bridges.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that a sum not exceeding Rs. 2 billion, 66 crore, 47 lac, 2 thousand and 160 only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of maintenance and repairs of buildings, roads, highways and bridges.

Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 15.

ارباب اکبر حیات: جناب سپیکر صاحب! Withdraw کروں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Madam Amna Sardar, please. Not present, it lapses. Mr. Abdul Sattar Khan, please.

جناب عبدالستار خان: سر! میں Withdraw کرتا ہوں_ لیکن ساتھ ایک گزارش بھی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب عبدالستار خان: اور ساتھ یہ گزارش مختصر سی ہے، ہم سب کیلئے، باقی پھر اس پر بات ہو گئی تو یوسف بھائی نے کہا کہ یہ چونکہ اس سے متعلق ہے، اس سی اینڈ ڈبلیو سے متعلق دوسرا وہ ہے۔ سر، یہاں پر ذکر بھی ہوا، ایک چیز جو شیڈول آف ریٹس ہے، اس پر میں نے پچھلی بار بھی اسمبلی میں بات کی تھی، میرے سخت Reservations ہیں اس پر اور دوسرا روڈز میں جو Cost estimate وہ بناتے ہیں، ایک کلو میٹر روڈ کا، اس پر بھی جو میں نے تجربہ کیا ہے تو سر، منسٹر صاحب کو نوٹ کراتا ہوں کہ جب میں نے اپنے حلقے میں، میرے کوہستان میں پریس کلب نہیں تھا، بار روم نہیں بنا تھا، ان سے Estimates بنایا، انہوں نے مجھے 35،35 لاکھ کا Estimate دیا، 70 لاکھ میں بنانا تھا، اسی تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام سے پانچ پانچ لاکھ روپے میں میری وہ دونوں بلڈنگز بن کر تیار ہو گئیں، یہ ایک بڑی مثال ہے۔ اسی طرح مولانا صاحب نے جو بات کی، 50 لاکھ روپے میں، یہ ریکارڈ کی بات ہے، میں سب کو چیلنج کرتا ہوں، چیک کریں جا کر سی اینڈ ڈبلیو والوں کو کہ 50 لاکھ روپے میں میں نے ناران سے سوپٹ روڈ بنایا ہے، سات کلو میٹر روڈ تو یہ آپ کیلئے بڑی Precedent ہے۔ ان چیزوں کو آپ Revise کریں، بے شک ہم اس کو کوئی وہ نہیں کرتے۔ میرا جو اندازہ ہے، میں نے جو پانچ سال اس میں کام کرائے ہیں، پل بنائے ہیں، ساتھ مائیکرو ہائیڈل مطلب ہے تعمیر کرائے ہیں مختلف اس پر، یہ جو بلڈنگز بنائی ہیں، پریس کلب وغیرہ، روڈز وغیرہ، اس میں Actual expenditure اس سے 10% کم ہے۔ یہ میرا دعویٰ بھی ہے اور اس کو بنیاد بنا کر آپ اپنی اصلاح کی کوشش کریں گے تو میرے خیال میں ہمارے صوبے کیلئے بہت بڑی مفید بات ہو گی۔ یہ گزارش تھی میری اور Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Madam Ruqia Hina, please. Not present, it lapses. Mr. Muhammad Reshad Khan, please. Not present, it lapses. Sardar Zahoor Ahmad, please.

سردار ظہور احمد: Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

Mr. Jaffar Shah: Withdrawn.

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب، پلیز۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! دا خو ډیر بنه سړے دے منسټر صاحب، (قہقہے/ تالیاں) زه خپل تحریک واپس اخلم جی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سلیم خان، پلیز۔

جناب سلیم خان: واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر صالح محمد، پلیز۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر صاحب! میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر! میں واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور، پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: میں دوسو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mian Zia-ur-Rehman, please.

میاں ضیاءالرحمان: جناب سپیکر صاحب! میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد شیراز، پلیز۔

جناب محمد شیراز: واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی؟

جناب محمد شیراز: واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: د ایک هزار روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Samiullah, please.

Mr. Samiullah: Withdrawn.

جناب ڈپٹی سپیکر: نوابزادہ ولی محمد خان، پلیز۔

Nawabzada Wali Muhammad Khan: Withdrawn.

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

Ms.Nighat Orakzai: Withdrawn.

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر وجیہہ الزمان، پلیز۔

Mr. Wajeeh-uz-Zaman Khan: Withdrawn.

جناب ڈپٹی سپیکر: قیموس خان، پلیز۔

جناب قیموس خان: زه دا خپل موشن واپس اخلم خو وزير صاحب ته مې دا گزارش دے چې کال په کال د مرمت په نوم باندې کومې پيسې سړکونو ته راځی، کومو آبادو ته، هغه سړک په هفته کښې بيا ختم وی۔ پکار ده چې د دې د پاره داسې يو پروگرام جوړ کړی چې کم از کم د دې انکوائری کیږی چې آيا دې ټهيکيدار دا سړک مرمت کړو چې دا به مياشت چليږی او که نه به چليږی؟ صرف دا گزارش زما دے، زه خپل دغه واپس اخلم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عسکر پرویز، پلیز۔

جناب عسکر پرویز: سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر غلام محمد، پلیز۔

جناب غلام محمد: میں واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان، پلیز۔

مفتی سید جانان: زه جی د تيس لاکھ روپئ کټوتئ تحريک پيش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees thirty lac only. Mr. Muhammad Asmatullah, please.

جناب محمد عصمت اللہ: میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه، جناب سپیکر۔ د روډونو، د پلونو او د غټو شاهراهو د تعميراتو د Repair، د مرمت په دغه محکمه کښې زما د خپل آنريبل منسټر

صاحب نه دا درخواست دے چې بونیر کښې کوم روډونه جوړیږی، دا د عام استعمال د پاره، په هغې باندې ډیر درانه د ګټو ماربلو والا ټرکونه خپل چال چلن کوی چې د هغې د وجې نه هغه روډونه ټول تباه و برباد شوی دی۔ زما ریکویسټ به دا وی چې د ډګر نه واخله تر کړاکړ پورې چې کوم روډ دے، د دې Repair د هم د انصاف په دې کتاب کښې وردننه کړی او زه د دې تجویز سره سره خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! چې کله زما وخت پوره کیږی، ته به ما ته اووائې چې ستا وخت پوره دے، زه به جی کښینم، زه به د ستا د حکم پابند یم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره شکریه۔

مفتی سید جانان: او که دلته نه ملګری وائی کله کله د سړی هغه جذبه مجروحه شی، تاسو به مونږ ته وایئ چې کښینه، مونږ به خامخا کښینو، تاسو زمونږه مشر یئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی صاحب! دوه منټو کښې کوشش وکړئ چې وائنډ اپ کړئ۔

(قہقہہ)

مفتی سید جانان: دوه منټه کښې به جی، بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زه جی دا ګزارش کوم چې دا محکمه خاصکر دغې محکمې چې د ټنل هغې اړخ خلقو سره کوم ظلم کړے دے کنه، زه خو دا وایم چې زه که نورې خبرې نه کوم، صرف دا یوه خبره به اوکړم چې دا کټ موشن زه د ووټنګ د پاره پیش کوم چې راتلونکی وخت کښې بیا خلق دا جنوبی اضلاع لږ یادوی، هغه ځکه چې که چرته هم روډ دے، که چرته هم سکول دے، که چرته هم څه شے دے، زمونږ هغه خلق محرومه دی او بله خبره به جناب سپیکر صاحب، ما نه خبره اوږدیږی خو زه به صرف تاسو ته د اخبار د دغې محکمې یو وړه غوندې حواله درکوم۔ دا 'مشرق' اخبار دے جمعة المبارک 27 رجب 07 جون جی چې "اڑھائی ارب روپے کی خطیر رقم سے 122 کی بجائے صرف 27 سکول تعمیر۔ دہشت گردی سے متاثرہ 122 سکولوں میں سوات کے 84، بونیر کے 13، دیر لوئر

کے 20 اور اپر دیر کے 5 سکولوں کی تعمیر معاہدے میں شامل تھی۔ ایک ہی سکول کی تین مختلف انداز سے تصاویر بنا کر تین سکولوں کی تعمیر دکھائی گئی"۔ دے محکمې ته چې د بهر دنیا نه کومې پیسې راځی، کوم خلق چې په مونږ باندې اعتماد کوی، کوم خلق مونږ ته د غربت په نظر باندې ګوری، مونږ سره تعاون کوی، بیا داسې وخت راشی چې هغه خلق بیا دا وائی چې د صدر نه اونیسه د معاشرې د لاندې فرد پورې دا ټول خلق بدعنوانه خلق دی، دا ټول خلق صحیح خلق نه دی۔ زه دغه خبرو سره سی اینډ ډبلیو محکمه باندې د قوم ډیرې لوئې پیسې لګیږی، دا زمونږ نه دی، دا د دې ملک، د دغې صوبې د هر بچی، د هر نر او د ښځې حصه ده ورکښې، زما به دا ګزارش وی چې دغې محکمې ته د په یو خاص نظر باندې اوکتلے شی او زه دا خپل کټ موشن د ووټنګ د پاره پیش کوم۔ مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ سی اینډ ډبلیو حقیقت هم دا دے چې دا زمونږ د دې صوبې د ټولو نه لویه Executing agency ده او د روډز په مد کښې، د بلډنګز په مد کښې، د ټول انفراسټرکچر په مد کښې او د کنسټرکشن په مد کښې دا ډیره لویه اداره ده۔ یو څو تجویزونه ورکول غواړم۔ دا پختونخوا هائی ویز اتهارټی ده، بیا ډسټرکټس روډز دی، Bridges دی او حقیقت هم دا دے سپیکر صاحب، دا محکمه چې ده، دا ډیره Overloaded ده۔ څنګه چې منسټر صاحب هم خبره وکړه چې Initial days دی، زمونږ وزیرانو صاحبانو اوس اوس خپل منصب سنبهال کړے دے، زمونږ به دا تجویز وی او دا ډیره زیاته خوش آئنده خبره ده چې هسې خو په یو ضلع کښې یا په صوبه کښې چې کوم Contracts دی، هغه په درېNational dailies کښې چې څومره هغه Vast circulated اخبارات دی، په هغې کښې راځی او دوئ د نیټ خبره هم اوکړه نو دا ډیره زیاته ښه خبره ده، Appreciable ده۔ زمونږ به دوئ ته دا درخواست وی چې په سی اینډ ډبلیو کښې د ټهیکیدارانو کوم چې License holders دی یا Contractors دی، که مونږه هغه لائسنس فائل اوګورو او د هغه Contractors فائل مونږه اوګورو نو په هغې فائل کښې خو مشینرئ موجودې وی چې د

فلانکی ټهیکیدار سره پینځه Rollers دی، پینځه ورسره Excavator دی، دومره ورسره ډمپرې دی، دومره ورسره ټریکټرې دی، دومره ورسره Manpower دے خو په حقیقت کښې هغه څیز موجود نه وی۔ زما به منسټر صاحب ته دا خواست وی چې د یو ښه معیاری کار Ensure کولو د پاره دا خبره ډیره زیاته ضروری ده چې ټهیکیداران صاحبان چې دی، چې هغوی خپل Equipments, logistics چې د هغوی کوم وی، که هغه هغوی برابر کړی او Skilled labour د هغوی سره وی نو زما یقین دا دے چې منسټر صاحب دا خبره یقینی کړی، دا به ډیره زیاته اسانه شی۔ سپیکرصاحب، زمونږ دې صوبه کښې د ډیر وخت نه روډونه چې به جوړ شو، د هغې د پاره به هغه روډ قلی به ئے ورته وئیل، هغه قلیان به وو۔ ډیر وخت شوے دے چې هغه پوسټونه چې دی، هغه Dying cadre دی چې کله هغه خلق ریټائر شی، هغه پوسټونه Abolish شی، هغه Dying cadre دے، د هغې به فائده دا وه چې په دې روډونو کښې به Minor, minor، لږ لږ Repair به راتلو او هغوی به لګیا وو د ورځې به ئے اته ګهنټې کار کولو په هغه ټرالو باندې، په هغه سائډونو باندې نو که هغه سسټم بیا Revive شو، هغه بیا شروع شو نو زما یقین دا دے چې Maintenance به د هغې سره هم ډیر زیات اسان شی۔ سټاف هم په سی اینډ ډبلیو کښې ډیر زیات کم وی، هر وخت کم وی ځکه چې دلته هر وخت کار ډیر زیات وی، د سټاف کمی طرف ته که توجه اوشوه۔ منسټر صاحب ته به زمونږ دا هم تجویز وی چې زمونږ د سکولونو کومې نقشې چې دی او خاصکر دا د جائزې چې کومې نقشې دی، پکار دا ده چې هغه Revisit شی او تر ډیر حده پورې بلډنګونه، اوس زمکې ډیرې کمې ملاویږی، که دا بلډنګونه Vertical شروع شی، په هغې باندې Focus شی، زما یقین دا دے چې مونږ ته به میدان چې دے، هغه به مونږ ته ډیر پاتې کیږی او Vertical بلډنګونه چې دی، Space به هغې کښې مونږ ته ډیر زیاتیږی۔ د M&R په حواله باندې به سپیکر صاحب، زه دا اووایم چې په هره ضلع کښې د روډونو د M&R د پاره یا د بلډنګونو د M&R د پاره چې کوم فنډ وی، زما به دا تجویز وی منسټرصاحب ته چې هغه Constituency wise، د Maintenance او د Repair د پاره کوم فنډ وی، که هغه تقسیموی نو دا به ډیره زیاته اسانه وی۔ یوه اهمه خبره سپیکر صاحب چې

ضلعو کښې زمونږ چې کوم روډونه جوړیږی، کوم Rollers په هغې باندې Patching کوی، اوس ډیره لویه بد قسمتی دا ده چې Overloaded ډیرې غټې غټې ټریلې راوتې دی او روډ د هغوی د معیار برابر نه وی ځکه چې روډ د کوم وزن د پاره جوړ شوے دے، د هغې وزن یو په شل باندې سیوا وزن چې کوم دے دا په هغه روډونو باندې ځی، هغه روډونه زر ناکاره کیږی، که د هغې د پاره انتظام اوشو او یا پرې Fine لګی یا بل داسې انتظام اوشی چې هغه Overloaded ګاډی چې د کومو د پاره هغه Road feasible نه دے، په هغې باندې ځی، د هغې سره هم د روډ عمر کمیږی نو زما یقین دا دے چې د هغې سره به هم ډیره زیاته اسانتیا راشی۔ سپیکر صاحب، یو خبره بله په نوټس کښې راولم د وزیر صاحب چې مرکزی Pak PWD زمونږ چیف منسټر صاحب هم ناست دے او هغوی هم د دې نه ډیر زیات ښه خبر دی چې کوم دا ایم این ایز فنډ دے یا کوم د سینیټرز فنډ دے، تاسو یقین وکړئ سپیکر صاحب چې هغه دومره په بې دردئ سره زمونږ په دې صوبه کښې په دې سکیمونو باندې (تالیاں) او زما یقین دا دے چې دا زما یقین دے چې ما د ټولو ممبرانو د زړه خبره وکړه، که منسټر صاحب، یو داسې لائحه عمل زمونږه حکومت وکړی چې هغه Pak PWD چې دے، هغه په دې صوبه کښې بالکل پابندی پرې اولګوی ځکه چې مونږ سره دلته ټی ایم ایز شته، مونږ سره خپله سی اینډ ډبلیوشته، Even مونږ سره دا پبلک هیلته شته، مونږ سره نورې Executing agencies شته، که د هغوی په ذریعه باندې دا فنډ استعمالیدل ممکن شو نو زما یقین دا دے چې یو د فنډ هغه ضیاع چې ده، هغه به هم دغه شی، د دې څو تجاویزو سره زه د منسټر صاحب نه بخښنه هم غواړم چې ما وخت واغستو، زه خپل کټ موشن واپس اخلم جی۔ مهربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The hon`able Minister C&W, for reply please.

<u>جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات وتعمیرات)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب، سارے معزز اراکین نے بڑی اچھی تجویزیں دی ہیں جی، میں نے نوٹ بھی کی ہیں، کچھ چیزوں پہ تو ہم Already کام کر رہے ہیں جس کا میں آپ کو بتانا چاہونگا۔ عبدالستار صاحب نے شیڈول ریٹس کی بات کی، یہ واقعی بہت Alarming ہے اور میں خود جب یہ ریٹس سنتا ہوں تو میں حیران ہو جاتا ہوں کہ یہ جتنا ہمارا بجٹ ہے، یہ

شیڈول ریٹس میں ہی چلا جاتا ہے، لہذا یہ فیصلہ ہم نے کر دیا ہے کہ مارکیٹ ریٹ کو Assess کر کے PC-I realistically بنایا جائے گا (تالیاں) اور PC-I کوئی ایکسیئن خود نہیں بنائے گا دفتر میں بیٹھ کے، جو Consultants hire کئے جائیں گے، وہ Site کو دیکھ کے نقشے کو مد نظر رکھ کے Site پہ بنائیں گے، اس سے ان شاءاللہ واضح تبدیلی آئیگی۔ (تالیاں) جناب بابک صاحب نے بڑی اچھی تجویزیں دیں اور میں اس کیساتھ بالکل Agree کرتا ہوں، Contractors enlistment واقعی بڑے غلط طریقے سے ہوئی ہے اور ہم نے ان سے جو Latest directives issue کئے ہیں، آپ کو سن کے یہ خوشی ہوگی کہ ہر Contractor مشینری بھی Show کرتا ہے، ہر Contractor show کرتا ہے کہ اس کے پانچ سات انجینئرز بھی کام کرتے ہیں، سب انجینئرز بھی کام کرتے ہیں، ٹیکنکل سٹاف جو ہوتا ہے Surveyors، یہ بھی کام کرتے ہیں، لہذا اس کی Statement کو ہم Judge کریں گے کہ جتنی اس کا لوگوں نے انکم ٹیکس Pay کیا ہے جب تک اس کی رپورٹ نہیں ہوگی، ہم اس کو Accept نہیں کریں گے اور میں آپ کو In advance بتادوں کہ تقریباً چھ ہزار کنٹریکٹرز کیٹگری 'A' کے Enlisted ہیں، جب یہ اقدام کیا جائے گا تو میرا خیال ہے کہ چار یا پانچ سو سے زیادہ Genuine ٹھیکیدار نہیں رہیں گے، ایک Healthy competition ہوئے گا، غیر ضروری ٹینڈرز دیکر کوئی وصولیوں کیلئے مختلف جانے والے کنٹریکٹرز، یہ Scene سے نکل جائیں گے، تو میں بالکل 100 فیصد Endorse کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ چیز آپ نے Raise کی، 'قلی' واقعی ایک Dying cadre ہے اور یہ فیصلہ 1998 میں ہوا تھا، اس وقت کے حالات ایسے تھے کہ اس کو ایک Dying cadre declare کیا گیا لیکن ابھی ہم سب یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے بغیر حکومت کو کروڑوں روپے کا M&R لگانا پڑتا ہے تو اس کو ہم Reconsider ضرور کریں گے، دیکھتے ہیں حالات یا Financial position کیسی ہے لیکن چھوٹے روڈز پہ قلیوں کے Gangs ہونے چاہئیں کہ Petty repairs بغیر کسی پیسے کے کر سکیں۔
Double storey buildings, vertical, it's a very good (تالیاں) idea, it should be done اور M&R (Maintenance & repair) ابھی بھی پرانے قانون کے مطابق 2001 کا جو آرڈیننس تھا لوکل گورنمنٹ کا، ابھی تک وہ 30th تک شاید ابھی تک Intact

ہے۔اس میں حلقہ وائز پورے صوبے میں غالباً کیونکہ ہری پور کا مجھے پتہ ہے کہ ہم چار ایم پی ایز ہیں اور چار مختلف ٹینڈرز کرکے اپنے اپنے حلقے کے برابری کیساتھ Maintenance & repairs کے Contracts دیئے جارہے ہیں تاکہ ایم پی ایز اپنی مرضی کے مطابق اپنے حلقوں کے روڈز Repair کرسکیں۔Axle load کی آپ نے بات کی، یہ واقعی ایک بڑاAlarming مسئلہ ہے اور Single Axle trucks زیادہ ادھر چلتے ہیں، ٹائر پریشر بھی ڈبل ہوتا ہے، Weight بھی ڈبل ہوتا ہے، اربوں روپے کے روڈز بنتے ہیں،Axle weight جو اس کی Specification ہوتی ہے یا ٹائر پریشر کو مد نظر نہ رکھتے ہوئے وہ روڈز جو دس دس اور پندرہ پندرہ سال چلنے چاہئیں، وہ دو اور تین سال میں بالکل تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ایف ایچ اے نے سپیشل مشینری 'امپورٹ' کی ہوئی ہے، جو موبائل بھی ہے اورPlus اس اے ڈی پی میں آپ دیکھیں گے کہ تقریباً پانچ مختلف ایف ایچ اے کے روڈز پہ Way bridges کیلئے ہم نے پیسے ڈالے ہوئے ہیں تاکہ مختلف سٹیشنز پہ Way bridges لگائے جائیں اور ہر بڑی Vehicle کا Axle weight، ٹائر پریشر اور Weight چیک کیا جائے جس سے روڈوں میں بہتری آئے گی۔ Pak PWD کی آپ نے بات کی ہے، یہ میرا خیال ہے ایک Discretion ہوتی ہے، خاص طور پہ ہمارے نیشنل اسمبلی کے ایم این ایز اور سینیٹرز حضرات ہی اپنے فنڈز Pak PWD کو دیتے ہیں، کبھی ایم پی ایز کا میں نے سنا نہیں ہے اور یہ واقعی آپ کی بات صحیح ہے کہ ان کو Discourage کرنا چاہیئے۔جب اب ہمارے اپنے صوبے میں انجینئرنگ کے چار پانچ ڈیپارٹمنٹس موجود ہیں لیکن ایک Ban لگانا میرا خیال ہے کہ قانون کے خلاف ہوگا لیکن ان کو Discourage ضرور کرنا چاہیئے۔ میں جی اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہماری بدقسمتی رہی ہے جی کہ یہ Communication and Works کا محکمہ پچھلے دس سال میں چیف منسٹرز کے پاس رہا ہے، 2001 سے لیکر 2005 تک، پھر 2005 سے لیکر 2013 تک اور ہم سب سمجھتے تھے، چونکہ یہ صوبے کے چیف ایگزیکٹیو کے پاس رہا ہے اور ظاہر ہے جس کام پر ایک منسٹر کو پندرہ دن لگتے ہیں Summaries approvals, Chief Minister, Chief Secretary ایک لمبا پراسیس ہے تو چیف ایگزیکٹیو تو وہی سارے ڈائریکٹیوز پانچ منٹ میں دے سکتا تھا، پتہ نہیں انہوں نے کس چیز کو اپنے ذہن میں رکھ کر محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اپنے پاس رکھا لیکن بدقسمتی سے کوئی واضح Improvement

صوبے میں نہیں آسکی، یہ ہم سب کو ماننا پڑے گا اور میں کوئی سیاسی طریقے سے نہیں کہہ رہا، یہ حقیقت ہے۔ الٹا یہ ہوا کہ چیف منسٹر کے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا تھا کہ Day to day monitoring اسی ڈیپارٹمنٹ کی کرسکے کیونکہ چیف منسٹر کی پوسٹ ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ بہت زیادہ Busy ہوتے ہیں جس کی وجہ سے یہ محکمہ کافی Neglect رہا ہے جی، تو ان شاءاللہ اس عزم کیساتھ آئے ہیں کہ اس کو Full time دیکر بہتری کی طرف ہم لے کے جائیں گے اور جس طرح مولانا صاحب نے سکولوں کا ذکر کیا، تو یہ اخبار میں نے دیکھی نہیں تھی اور یہ غالباً ہمارے اوتھ لینے سے پہلے تھا، میں گزارش کرونگا کہ اپنے اپنے حلقے میں آپ جدھر بھی سمجھیں کہ کوئی ٹھیکیدار Specification کے مطابق کام نہیں کر رہا، کوئی افسر رولز کو Violate کر رہا ہے تو میں خود گزارش کرونگا کہ جی یہ آپ In writing مجھے دیں، اگر ہم نے اس کے خلاف ایکشن نہ لیا تو ہم ذمہ وار ہیں۔ (تالیاں) کافی ساری چیزیں میرے پاس پڑی ہوئی ہیں لیکن ٹائم کا Constraint ہے، میں اسی کیساتھ آپ کا شکریہ ادا کرونگا اور درخواست کرونگا کہ اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔ شکریہ جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! زه دې خپل ملګری ته خواست کوم چې دوئ دا خپل، د ووټنګ د پاره کوم کټ موشن دے ، هغه د واپس واخلی او ان شاء الله واپس به ئے واخلی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب، پلیز۔

مفتی سید جانان: زه خو جی منسټر صاحب ما ته نه دی وئیلی، دا خپل ملګری را ته وائی۔ (قہقہہ) حیرانتیا خو دا ده، هغه خو د سره اونه وئیل۔ زه جی یو ګزارش کوم منسټر صاحب ته چې تاسو به لیدلی وی جی، دا تقریباً ډیر وخت مخکښې دا څو ورځې مخکښې اخبارونو کښې راغلی دی چې چترال کښې د سی اینډ ډبلیو ډیره لویه مشینری پرته ده او هغه ضائع کیږی، د ډیرو کالونو نه پرته ده نو دا د قومی خزانې روپئ دی۔ منسټر صاحب ته به زه دغې اسمبلئ په وساطت باندې دا ګزارش اوکړم چې که هغه ځائې کښې داسې مشینری وی یا نورو اضلاع کښې وی، بلکه زه به د رته خپله ضلع یاده کړم، زما ضلع کښې سی اینډ ډبلیو محکمې یو Roller machine وړے دے او تقریباً پینځه کاله ئے اوشول د روډ په

غاړه باندې د يو کور خوا کښې ولاړ دے، د هغې نه ئے چې څومره سامانونه دی، هغه ورنه ئے يوړل نو زما به دا گزارش وی چې منسټر صاحب د په دغه خبرو باندې غور اوکړی او دې خپلو ملگرو ما ته گزارش اوکړو، زه په دې وجه دغه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Deputy Speaker: Since all the Members, honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 15, therefore, the question before the House is that Demand No. 15 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم چیف منسٹر صاحب۔

(تالیاں)

ذاتی وضاحت

وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر، میں ایک Personal explanation پہ کچھ بات کرنا چاہتا ہوں کیونکہ پچھلے ایک دو، تین دنوں سے اخبارات میں، ٹی وی میں یہ خبر چل رہی ہے کہ پرویز خٹک ایک ذاتی دوست کی شادی میں ہری پور ہیلی کاپٹر لے کر گیا۔ چونکہ حالات ایسے تھے کہ ہفتے کے دن میرا پروگرام تھا کہ میں صبح گاڑی پر وہاں ہری پور جاؤنگا، شادی Attend کرونگا، چونکہ اسی وقت مجھے اطلاع آئی کہ ورلڈ فوڈ پروگرام کے جو ایگزیکٹیو ڈائریکٹر ہیں، وہ پاکستان آئے ہوئے ہیں اور شام کو واپس جا رہے ہیں اور 2 بجے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے سوچا نہیں اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں نہیں پہنچ سکتا تو میں صبح ہیلی کاپٹر سے چلا جاتا ہوں اور 2 بجے Meeting attend کرلونگا، پھر مجھے خیال آیا کہ مجھے یہ نہیں کرنا چاہیئے تھا، تو پیر کے دن میں نے پھر، یہاں ہماری عسکری ایوی ایشن کمپنی ہے جو اس ہیلی کاپٹر کو دیکھتی ہے، میں نے اپنے سیکرٹری سے کہا کہ ان کو کہیں کہ وہ بل بھیجیں تاکہ وہ پیسے میں اپنی جیب سے دیدوں کیونکہ (تالیاں) تو انہوں نے آج جو بل بھیجا ہے، میں نے وہ آج Pay کر دیا ہے کیونکہ میرے اپنے ایک چند دوست اسمبلی میں بیٹھے مجھے بدنام کرنا چاہتے تھے۔ میں نے تو 30 سال سیاست کی، حرام ہو کہ ایک پیسہ پرویز خٹک پر حکومت کا خرچ ہوا ہو۔

(تالیاں)   تو مجھے بہت افسوس ہے کیونکہ یہاں پر تو یہ ہیلی کاپٹر میرے خیال میں سب چیزوں کیلئے استعمال ہوتا رہا ہے اور اگر میں ایک غلط فہمی سے یا مجبوراً حکومت کے کام کی وجہ سے مجھے جلدی آنا پڑا تو یہ نہیں ہے کہ میں، مجھے خود جہاز میں جانے میں زیادہ ڈر لگتا ہے، میں زیادہ By road پھرتا ہوں لیکن مجبوراً اسی دن مجھے جانا پڑا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پرویز خٹک کبھی بھی حکومت کا ایک پیسہ اپنی ذات پر خرچ نہیں کریگا۔ (تالیاں) تو جو انہوں نے مجھے بل بھیجا ہے، وہ پٹرول کا تھا، وہ میں نے Pay کر دیا لیکن چونکہ مجھے تسلی نہیں ہے، میں نے جو کمرشل ایئر لائنز ہیں، ان کو Message بھیجا ہے کہ مجھے آپ پورا اس کا بل بھیجیں تو وہ ان سے میں بل مانگ رہا ہوں، جتنے پیسے بھی لگے ہونگے، جتنا بل بھی ہوگا، میں سارا کا سارا Pay کرونگا لیکن مجھے افسوس ہے کہ 30 سال میں میرے ساتھ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا، ٹی وی میں کارٹون چل رہے ہیں، اخبارات میں باتیں ہو رہی ہیں، کبھی کسی نے پوچھا کہ 60 سال میں یہ جہاز کہاں کہاں استعمال ہوتے رہے، کیا وہ ہر جگہ سرکاری کام کیلئے جاتے رہے ہیں۔۔۔۔۔

(شیم شیم کی آوازیں)

وزیراعلیٰ: اور یہ نظر صرف تحریک انصاف اور پرویز خٹک پر ہو گی؟ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں، صرف جہاز کی بات نہیں ہے، ہم ایسی حکومت چلا کر دینگے کہ وہ Corruption free ہو گی۔ اگر آج یوسف ایوب آپ کو جو ڈیٹیلز بتا رہا ہے، جو Changes ہم نے کنسٹرکشن ڈیپارٹمنٹ میں کی ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ چوری کا راستہ سب بند ہو گا۔ اس بارے میں چونکہ میں نے پہلے تقریر کی تھی، 30 تاریخ کو جب میں یہاں پر تقریر کرونگا تو میں آپ کو ایک ایک محکمے کا بتاؤنگا کہ ہم کونسے محکمے میں کیا کر رہے ہیں؟ اور جو میں نے تقریر کی تھی، اس کے ایک ایک لفظ پر عمل ہم نے شروع کر دیا ہے اور Ninety days کے اندر (تالیاں) اور 90 دن کے اندر پھر میں آپ کو کہونگا کہ جا کے دیکھیں، ہمارے ہسپتال کی کیا پوزیشن ہے، جا کے دیکھیں ہمارا پٹواری رشوت لیتا ہے کہ نہیں؟ آپ کو میں کہونگا کہ جا کے سکولوں کے حالات دیکھیں، آپ کو میں سارے محکموں کی اجازت دونگا، جا کر پھر دیکھو کہ اس میں رشوت ہے کہ نہیں؟ یہ نظام ٹھیک چل پڑا ہے کہ نہیں؟ ہمیں افسوس ہے کہ آج تک کسی نے سوچا بھی نہیں، کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ یہ ملک ہمارا ہے، یہ غریب ملک ہے، اس کے پیسے اور اس کا سب کچھ لوٹا جا رہا ہے، کسی کو فکر نہیں تھی لیکن آج ہم پر اعتراض

کیا جاتا ہے۔ کم از کم اپنے گریبان میں تو دیکھو کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟(تالیاں) ہم حکومت کریں گے، ہم اپنے گریبان میں دیکھیں گے، ہم آپ کو جوابدہ ہیں، ہم عوام کو جوابدہ ہیں، ان شاءاللہ تعالیٰ یہ حکومت ایسی حکومت ہوگی کہ تاریخ یاد کریگی کہ ایسی بھی ایک حکومت آئی تھی جس نے ثابت کیا، جو وعدہ عوام سے کیا، جس وعدے پر ووٹ ملا، اس کو ہم پورا کرکے دکھائیں گے، یہ میرا عزم ہے۔

(تالیاں)

سالانہ مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Deputy Speaker: Demand No. 16. The honourable Minister for Public Health Engineering, Khyber Pakhtunkhaw, to please move his Demand No. 16.

(Applause)

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4ارب 24 کروڑ 67لاکھ 62ہزار سے متجاوز نہ ہوں، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that a sum not exceeding Rs. 4 billion, 24 crore, 67 lac, 62 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Public Health Engineering.

'Cut motions on Demand No. 16': Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 16. Arbab Akbar Hayat Khan.

ارباب اکبر حیات: شاہ فرمان صاحب! Withdraw کومہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم رقیہ حنا، پلیز۔

محترمہ رقیہ حنا: سر! میں واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر زرین گل، پلیز۔

جناب زرین گل: جناب سپیکر صاحب! زه ئے هم Withdraw کومه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان، پلیز۔

مفتی سید جانان: زه جی Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد رشاد خان، پلیز۔

Mr. Muhammad Rashad Khan: Withdrawn, Sir.

(Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار ظہور احمد، پلیز۔

سردار ظہور احمد: Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں Withdraw کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سلیم خان، پلیز۔

جناب سلیم خان: Withdraw کرتا ہوں سر۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: د ایک هزار روپو کٹ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Shah Hussain.

جناب شاہ حسین خان: Withdraw کومه سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر صالح محمد خان، پلیز۔

جناب صالح محمد: Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Madam Uzma Khan, please. Not present, it lapses. Mr. Askar Parvez, please.

جناب عسکر پرویز: Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر غلام محمد، پلیز۔

جناب غلام محمد: واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر منور خان ایڈوکیٹ، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! منسټر خو چې کوم دے، شاه فرمان چې کوم نام دے سر، هغسې د ده ډیمانډ هم پوره اربونو باندې دے بهرحال زما دا یقین دے چې ان شاء الله تعالیٰ دا پیسې به دے په صحیح ځائې باندې خرچ کوی او زه خپل کټ موشن واپس اخلم سر۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ خان، پلیز۔

Mr. Muhammad Asmatullah: Withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ریاض خان، پلیز۔

Malik Riaz Khan: Withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: د دو سو بیس روپو کټ پیش کوم جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees two hundred and twenty only. Mian Zia-ur-Rehman, please.

میاں ضیاء الرحمان: جناب سپیکر! میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد شیراز خان، پلیز۔

جناب محمد شیراز: Withdraw کرتاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمود احمد خان، پلیز۔

جناب محمود احمد خان: د ایک سو روپئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Samiullah Khan, please.

Mr. Samiullah: Withdraw Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب واپس۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر قیموس خان، پلیز۔

جناب قیموس خان: زہ Withdraw کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ مونږ ټول واپس اخلو خو ما مناسب ګڼله چې منسټر صاحب خو ظاهره خبره ده ډیر تکړه سړے دے ، زمونږ سیاسی ملګرے دے ، سیاسی ورکر دے۔ سپیکر صاحب، دا د خښنکلو اوبه چې دی، د پبلک هیلتھ چې څومره سکیمونه دی، لویه بد قسمتی ده چې په ټوله صوبه کښې د بد قسمتئ نه زیات تر سکیمونه داسې دی چې هغه د لږو لږو پیسو په وجه باندې بند دی او زما به دا تجویز وی منسټر صاحب ته چې د دې ټولو Data راغونډه کړی او د څومره حده پورې چې ممکنه وی چې د لږو لږو پیسو په وجه باندې دا سکیونه بند دی او هغه کهلاؤ شی نو زما یقین دا دے چې ډیر زیات سهولت به شی۔ سپیکر صاحب، دویمه خبره دا ده، زمونږ په صوبه کښې اکثر د پبلک هیلتھ سکیمونه چې دی، ډیر وخت د هغې شوے دے ، بورونه شوی دی، پائپونه چې دی هغه ډیر زیات بوسیده شوی دی، اګرچه په اے ډی پی کښې دا سکیم شته چې زاړه پائپونه چې دی هغه به نوی کیږی خو که دې ته لږه توجه اوشوه او دې مد ته دا پیسې، ایلوکیشن چې دے ، دا لږ سیوا شو نو زما دا خیال دے چې هغه زاړه

چې کالونه ئے اوشو، هغه پائپونه زاړه دی نو امید دے ان شاء الله چې د هغې سره به لړه بهتری راشی او د دې سره سره بورونه هم ډیر زیات وخت اوشو چې کوم بورونه شوی دی، د هغې پمپونه ډیر خسته حالت کښې دی او وخت ئے هم په کالونو ډیر زیات اوشو، زمونږ حکومت پوره پوره کوشش کړے وو چې دې ټولو مداتو ته مونږه پیسې ورکړې هم وې، زما به دا تجویز وی منسټر صاحب ته که د هغې Continuity اوساتلې شوه او هغې ته ورکړې شوې نو زما یقین دا دے دا به ډیره زیاته اسانتیا شی۔ سپیکر صاحب، زمونږ چې په یو کلی کښې چې کوم د پبلک هیلتھ سکیم وی، اوس دا ده چې د هغې د پاره والمین به مخکښې جدا وو، چوکیدار به جدا وو او اوس د هغې د پاره صرف یو نوکر وی، هغه والمین هم وی، هغه چوکیدار هم وی، نو منسټر صاحب که دې ته هم زیاته توجه اوکړه نو اسانه به شی او بخښنه غواړم مونږ ټولو ملګرو فیصله کړې ده چې مونږه ئے واپس اخلو، ما به هم واپس اغستو، څلور پینځه تجویزونه مې ورکول۔ زه خپل کټ موشن چې دے دا واپس اخلم سپیکر صاحب۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مولانا مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه، جناب سپیکر۔ زه به د دغه خپل دوست منسټر صاحب په عزت افزایئ کښې خپل کټ موشن واپس اخلم خو د هغې سره سره به یو دوه درې تجاویز هم ورکوم د ادارې د بهترئ د پاره۔ د ټولو نه وړومبنئ خبره دا ده چې کله کله مختلف پراجیکټس راشی او هغه په واټر سپلائی سکیم باندې کار اوکړی، په لکھونو نه په کروړونو روپئ هغه خرچ کړی خو چونکه د مخکښې نه د پبلک هیلتھ انجینئرنګ ډیپارټمنټ سره د هغوی مشاورت نه وی شوے نو بیا دغه ډیپارټمنټ هغه شوی کارونه د کروړونو روپو هغه بیا Accept کوی نه، او هغه بیا مخې ته چې کوم دے نو Motivate کوی نه۔ نو زما به درخواست دا وی چې څومره، چې دوئ هدایات ورکړی چې څومره فارن پراجیکټس په دغه حواله باندې کار کول غواړی نو هغوی د د ډسټرکټ هیډ د مشاورت پابند کړلی شی چې په Need basis باندې په کوم ځائے کښې ضرورت وی، هغوی د هلته کار کوی او دویم په هغه ځائے کښې د کار کوی چې په کوم ځائے کښې بیا د سبا د

پاره پبلک هیلتھ انجینئرنگ ډیپارټمنټ هغه کارونه Accept کولے شی او هغه بیا قبلولے شی او Motivate کولے ئے شی۔ زما په خپله حلقه کښې درې کارونه داسې دی چې دا ICRC والا کړی دی او په یو یو کار باندې هغوی دو ډهائی کروړ روپئ دا لګولی دی۔ پائپونه هم برابر دی، هغې ته ټینکئ هم لګیدلې دی، ټیوب ویل هم برابر دے، د بجلئ سکیمونه هم ورته شوی دی او بالکل 'کمپلیټ' دی، صرف خبره د دې نه پاتې ده چې پبلک هیلتھ انجینئرنګ ډیپارټمنټ هغه Accept کوی نه، نو لکه څنګه چې زما په حلقه کښې داسې دی نو په ډیرو حلقو کښې به داسې غیر فعال سکیمونه پراته وی۔ لهذا زما به دا تجویز وی چې ډیپارټمنټ د هغه قبول کړی او د دغې مثبت تجویز سره زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مسٹر محمود احمد خان، پلیز۔ مسٹر محمود احمد خان، پلیز۔

<u>جناب محمود احمد خان</u>: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، زه منسټر صاحب ته دا یو تجویز ورکوم چې زمونږ په ضلعې کښې د چهاړ اوبو ډیره زیاته مسئله ده۔ ما په اول تقریر کښې هم دا وئیلی وو چې زمونږ یو شے هم نه دے پکار، د چهاړ اوبه مو پکار دی۔ زمونږ ټانک ضلعې کښې که اوبه دی، هغه د چهاړ قابلې نه دی او چې کوم ځائے دی، څناور او انسانان ئے په یو ځائے څښکی، نو لهذا چې کوم ځائے دی، پائپونه نشته پکښې، چې کوم ځائی بورونه دی، هغه بورونه خراب دی او چې پبلک هیلتھ ته ورشو، هغه وائی چې مونږ سره یو شے هم نشته خو دا دومره غټ اماؤنټ کښې زه واحد د ضلع ایم پی اے یم، په نامه پبلک هیلتھ کښې سات یونین کونسلز زمونږ داسې دی چې هغې کښې د چهاړ اوبه نشته، په 16 یونین کونسلز کښې، لهذا د دې د پاره د سپیشل یو توجه ورکړی، پیکج د ورکړی، که مونږ ته منسټر دا یقین دهانی نه راکوی، زه دا کټ موشن د ووټ د پاره بوځم۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The honourable Minister for Public Health Engineering, for reply please.

جناب شاہ فرمان (وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ میں اپنے دوستوں کیساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ ایک تو پبلک ہیلتھ Comparatively ایک نیا ڈیپارٹمنٹ ہے، جو انجینئرنگ سے Related department ہے، یوسف صاحب نے Explain کیا کہ کونسے Steps ہم لے رہے ہیں؟ PHE اس ہفتے کے اندر ایک 'Complaint Cell' announce کرے گا جس کا ہیڈ ڈپٹی سیکرٹری ہوگا اور جس کے اندر Email۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز۔

وزیر برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: Tendering، Consultancy اور اس کیساتھ ساتھ 'Complaint Cell' سے Transparency ہوگی۔ جہاں Water table اونچا ہے اور Contaminated water ہے، وہاں پر Filterization، Hilly area میں مسائل کچھ Different ہیں لیکن میں اتفاق کرتا ہوں کہ بہت سارے Disorganized کام ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر جس کے اوپر میں کام کر رہا ہوں۔ آپ سب دیکھیں گے اس کام کو اور ہر ممبر اپنے حلقے کا PHE کے اندر چیف منسٹر ہوگا۔ (تالیاں) آپ Complaint email کے اوپر، Written complaint آئیگی اور ریکارڈ اپنے پاس رکھیں کہ اس کا جواب آپ کو ملا کہ نہیں؟ یہ Recorded complaints ہونگی۔ (تالیاں) صاف پانی، صاف پانی مہیا کرنا، پلانا، لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو، آپ Provide کر سکتے ہیں اور آپ نہ کریں تو یہ یزید کا کام ہے، ان شاءاللہ حسینی جذبے سے کام کریں گے۔

(تالیاں)

جناب محمود احمد خان: د منسټر دا خوږې خبرې، د منسټر دا خوږې خبرې، مونږ د منسټر خبرو ته هر کلے وايو او زه دا کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Since all the hon`able Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 16, therefore, the question before the House is that Demand No. 16 may be granted? Those who are in favour it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 17: The honourable Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 17.

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): تھینک یو سر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 60 کروڑ 17 لاکھ 34 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The motion moved that a sum not exceeding Rs. one billion, 60 crore, 17 lac, 34 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Local Government, Elections and Rural Development.

Madam Amna Sardar, to please move her cut motion on Demand No. 17. Not present, it lapses. Madam Ruqia Hina, please. Not present, it lapses. Madam Romana Jalil, please. Not present, it lapses. Abdul Sattar Khan, please.

جناب عبدالستار خان: میں Withdraw کرتاہوں سر۔

Mr. Deputy Speaker: Frederic Azeem, please. Not present, it lapses. Mr. Muhammad Reshad Khan, please.

جناب محمد رشاد خان: Withdraw کرتاہوں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ مائیک لگتا ہے خراب ہے، آواز نہیں آرہی، Withdraw شو ؟

The motion moved, Mr. Muhammad Reshad Khan, please. Mr. Zareen Gul, please. Not present, it lapses. Sardar Zahoor Ahmad, please.

سردار ظہور احمد خان: Withdraw کرتاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

Mr. Jafar Shah: Withdrawn.

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان، پلیز۔

مفتی سید جانان: Withdraw کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید محمد علی شاہ، پلیز۔

Syed Muhammad Ali Shah: Withdrawn.

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سلیم خان، پلیز۔

Mr. Salim Khan: Withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Shah Hussain, please. Not present, it lapses. Mr. Munawar Khan Advocate, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بس منسٹر صاحب صرف خندا اوکړله، بس دغه باندې دے دغه دے، Withdraw شولو۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Madam Uzma Khan, please. Not present, it lapses. Mr. Askar Parvez, please. Not present, it lapses. Mr. Abdul Munim, please.

جناب عبدالمنعم: سر! میں چونتیس ہزار کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees thirty four thousand only. Mr. Ghulam Muhammad, please.

جناب غلام محمد: واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عصمت اللہ، پلیز۔

جناب محمد عصمت اللہ: سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Mehmood Ahmad Khan, please. Not present, it lapses. Maulana Mufti Fazl e Ghafoor, please.

Maulana Mufti Fazal Ghafoor: Move and withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Sheraz, please. Not present, it lapses. Nawabzada Wali Muhammad Khan, please. Madam Nighat Yasmin Orakzai, please. Mr. Wajeeh-uz-Zaman, please. Not present, it lapses. Mr. Frederic Azeem, please.

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر! پشاور میں جو گھروں کیلئے پائپ تبدیلی پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کے دعوے تو کئے جاتے ہیں لیکن Output کچھ نہیں۔ پائپ نہایت بوسیدہ ہیں جن کے ذریعے گندہ پانی آتا ہے جس کی وجہ سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اکثر ٹیوب ویلز بجلی بلوں کی عدم ادائیگی کی وجہ سے بند پڑے ہوئے ہیں، جگہ جگہ گندہ پانی کھڑا ہوا ہے اور سپرے نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے بیماریاں بہت پھیلتی

ہیں، لہذا خصوصی طور پر گرمیوں میں سپرے کروایا جائے۔ انتظامیہ عملہ کو افسروں کے گھروں میں بھجوا دیتے ہیں اور تنخواہ گورنمنٹ سے لیتے ہیں۔ کلاس فور عملہ کی پنشن کو یکمشت ادا نہیں کیا جاتا، اس کو Installment میں ادا کیا جاتا ہے جو کہ ان کو پوری پنشن یکمشت ادا کی جائی اور ان کی تنخواہ Through Bank ادا کی جائے۔ بھینسوں کے باڑے شہر سے باہر ہونے چاہئیں۔ گلبرگ، نوتھیہ، مسکین آباد اور مختلف، میں ادھر کا رہائشی ہوں گلبرگ کا، تو میرے گھر کے پاس، یہ عارف صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، تو جتنی بھینسیں ہیں کہ جس کی وجہ سے گندگی ہے، بیماری ہے تو لہذا یہ جو باڑے ہیں، ان کو یہاں سے ہٹایا جائے۔ "اقلیتوں کو برابر کے حقوق دیئے جائیں گے" قائداعظم کا فرمان ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ کسی فورم پر اس پر عمل نہیں ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگ احساس کمتری اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ مجھے وزیر صاحب اگر ایشورنس دیتے ہیں تو میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عبدالمنعم،، پلیز۔

جناب عبدالمنعم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زه خو د شانګلې اوسيدنکے يم جى او د دې تير حکومت تقريباً اته نهه مياشتې اوشوې، زمونږه تې ايم او وو هلته او هغه راغلے دے بالکل په الپورئ هيډکوارټر باندې هسې دندر شوے دے، څه کار هم نه کوی، څه کار ئے نشته چې يره هغوی څه کار کولے نو مونږ به وئيل چې ضلع هم زمونږه ده، خير دے خو زه منسټر صاحب ته ريکويسټ کوم چې يره دوئ د دې ځائے نه اعلان اوکړى او زمونږ دا تې ايم او واپس لاړ شى او هغه خلق هسې هلته ناست دے، په ضلع باندې هم بوجھ دے، په ضلع کښې Already بل تې ايم او شته نو که دے زمونږ سب ډويژن ته واپس شى نو ډيره ګندګى به کمه شى او زه خپل کټ موشن واپس خامخا اخلم ځکه چې زه خو د دوئ سرے يم د دې بنچ خو بهرحال زه به تاسو ته يو قصه اوکړم (تالیاں) پخوا د کلی کسان تلى وو جى ښکار له، څلور شپږ کسان وو نو څه ورته نه دى ملاؤ شوى نو بيا په لاره کښې چرته يو ګيدړ ئے ويشتے دے نو بيا د کلى په مولا پسې راغلى دى، هلکان وو، په لاره کښې يو وئيل چې دا مردار دے، بل وئيل حلال دے خو بهرحال هغوى مولوى صاحب له تلى دى، چې هغوى مولوى صاحب له تلى دى نو چې هغوى ورته آواز کړے دے چې يره دا ګيدړ حلال وى که مردار؟

نو هغه وئيل چې يره ګيدړ خو چا وئيل چې دا حلال وی نو هغوی وئيل چې دا خو ستا ځوی نور جمال ويشتے دے نو هغه ورته وئيل چې اودريږه زه كتاب ګورم، چې دننه كورته لاړ او واپس راغے نو وئيل ئے جدھر نور جمال وہاں گیدڑ سب کچھ حلال خو بهرحال زه خپلې تولې كټ موشنې تاسو ته Written كښې واپس كوم، دا 14 نورې دی۔

Mr. Deputy Speaker: The hon`able Minister for Local Government of Khyber Pakhtunkhwa, please.

وزیر بلدیات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، میں تمام معزز ممبران کا مشکور ہوں جنہوں نے اپنی کٹ موشنز واپس لی ہیں اور جن دو معزز ممبران نے اس کے اوپر گفتگو کی ہے، جو ڈیپارٹمنٹ کے اندر مشکلات اور مسائل ہیں اور انہوں نے اپنے حلقے کے حوالے سے بات کی ہے، میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ میں ان کیساتھ بیٹھ کر ان سارے مسئلوں کا حل نکالونگا۔ فریڈرک عظیم صاحب نے جن باتوں کی طرف نشاندہی کی ہے، ان میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ اس پر Already ہم کام کر رہے ہیں اور پشاور کے اندر تو پہلے MSDP کے نام سے اور پھر بعد میں نام تبدیل ہو کر MSP کے نام سے US funded ایک بہت بڑا Huge programme ہے جس میں واٹر سپلائی اور سیوریج اور پورا ایک سسٹم ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ پراجیکٹ Mature ہو جائیگا، یہ پراجیکٹ Complete ہو جائیگا تو بہت بڑی تبدیلی آئیگی۔ میں ان کو ایشورنس دیتا ہوں اور ان کیساتھ بیٹھنے کیلئے بھی تیار ہوں کہ اجلاس کے بعد کل یا پرسوں کسی وقت میرے آفس میں میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور جتنی بھی ان کی Proposals، تجاویز ہیں، میں ان شاءاللہ ان کو Accomodate کرونگا۔ بعض چیزوں پر Already میں انسٹرکشنز دے چکا ہوں اور شانگلہ سے ہمارے جو معزز ممبر ہیں مسٹر منعم خان، میں چونکہ اس حوالے سر دست کوئی Statement اسلئے نہیں دے سکتا کہ یہ جو 2012 کا نیا ایکٹ آیا ہے، یہ جو Changes ہوئی ہیں، یہ اس ایکٹ کے تحت ہوئی ہیں اور اسلئے میں ایسی کوئی Statement تو نہیں دے سکتا کہ اس کی کوئی Legal Implications ہوں لیکن میں ان کیساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہوں۔ ویسے بھی میں معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب نے ایک کیمٹی Constitute کی اور جو 2012 کا لوکل گورنمنٹ ایکٹ ہے، اس کو ہم Review کر رہے ہیں، Revisit کر رہے ہیں اور ان شاءاللہ جو Document تیار ہوگا، وہ اس ایوان میں ہم پیش کریں گے، اس پر

بھی اس میں شامل ہوگا ان شاءاللہ اور پھر ہم لوکل Input ہوگی، آپ کا Threadbare discussion
گورنمنٹ الیکشن کی طرف جائیں گے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Deputy Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 17, therefore, the question before the House is that Demand No. 17 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was caried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

Attention, please۔ میں اپوزیشن کے آج کے اس جذبے کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے تمام
ڈیمانڈز سوائے ڈیمانڈ نمبر 17، 21 اینڈ 46 پر کٹ موشنز واپس لے لیں، ہماری کوشش ہوگی کہ آج کا
ایجنڈا ہم آج ہی ختم کریں اور ان تین کٹ موشنز پر بات کریں۔ Thank you very much۔ میں
اپوزیشن کے اس جذبے کو سلام پیش کرتا ہوں۔

The hon`able Minister for Agriculture & Information Technology, Khybar Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 18.

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر
صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 2 ارب 91 کروڑ 38 لاکھ
69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم
ہونے والے سال کے دوران ایگریکلچر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 2 billion, 91 crore, 38 lac, 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Agriculture?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted; thank you. Mr. Shahram Khan, to please move Demand No. 19.

وزیر زراعت وانفارمیشن ٹیکنالوجی: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک ارب 46 کروڑ 62 لاکھ 2 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران لائیوسٹاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. One billion, 46 crore, 62 lac, 2 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Livestock?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Shahram Khan hon`able Minister, to please move his Demand No. 20.

وزیر زراعت وانفارمیشن ٹیکنالوجی: شکریہ جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 14 کروڑ 20 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کوآپریٹیوز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 14 crore, 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Cooperatives?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 21. The honourable Minister for Environment and Forests, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 21.

جناب بخت بیدار (صنعت وحرفت): چونکه وزیر صاحب بیمار دے، په هسپتال کښې دے، د هغه په ځائے به زه پیش کوم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 27 کروڑ 51 لاکھ 22 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے

دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات اور جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. one billion, 27 crore, 51 lac, 22 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Environment and Forests.

'Cut motion on Demand No. 21': Arbab Akbar Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 21.

ارباب اکبر حیات: ما جی Withdraw کړے دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم آمنہ سردار، پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: Withdraw کرتی ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر زرین گل۔

جناب زرین گل: زما کټ موشن د سلو روپو دے جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Muhammad Reshad Khan, please.

Mr. Muhammad Reshad Khan: Withdraw, Sir.

Mr. Deputy Speaker: Syed Jafar Shah, please.

جناب جعفر شاہ: پانچ لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Sardar Aurangzeb Khan, please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Mr. Salim Khan, please.

جناب سلیم خان: سر! میں دس لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten lac only. Mr Saleh Muhammad Khan, please.

جناب صالح محمد: ایک لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Askar Parvez, please. Abdul Munim, please. Abdul Munim, please. Mr Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: سر! میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn?
Mr. Abdul Sattar Khan: Ji, withdrawn.
Mr. Deputy Speaker: Thank you. Mr Muhammad Asmatullah, please.

جناب محمد عصمت اللہ: میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Malik Riaz Khan. Maulana Mufti Fazl e Ghafoor Sahib.

مولانا مفتی فضل غفور: ایک سواسی روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one hundred & eighty only. Mian Zia-ur-Rehman, please.

جناب ضیاء الرحمان: میں نے چھ لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کی تھی لیکن بجٹ بحث کے دوران جناب وجیہہ الزمان خان صاحب نے کوئی نشاندہی کی تھی جس پر متعلقہ منسٹر صاحب نے فوری ایکشن لیتے ہوئے اس اہلکار کو ہٹادیا، ٹرانسفر کردیا ہے تو اسلئے میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد شیراز، پلیز۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: مزید توقع بھی رکھتے ہیں ہم اسی تعاون کی۔ (قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: نوابزادہ ولی محمد خان، پلیز۔ میڈم نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی واپس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یاسمین پیر محمد خان، پلیز۔ مسٹر وجیہہ الزمان خان، پلیز۔ مسٹر قیموس خان، پلیز۔ مسٹر زرین گل۔

جناب زرین گل: ډیره مننه سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب، متعلقه وزیر چې دے زما کلی وال دے او چې چا پیش کړو دا مې دوست دے خو زه صرف یو عرض کوم چې پهٔ فارسټ ډیپارټمنټ باندې خو که گهنټه هم تقریر اوکړم نو هم کم دے، د دې لاسه تربیلا ډیم هم Silt up کیږی لگیا دے او که دا فارسټ ډیپارټمنټ نه وے نو زما خیال دے دا ځنگل به دې پیښور ته رارسیدلے وو (قہقہے) خو چې (قہقہہ) کله دا دے نو هغه ونې په اخری په بره سر کښې پاتې شوې، نورې کښته شوې محترم سپیکر صاحب، خو زه به لږ غوندې اووایم چې کله تور غر کښې دا محکمه نه وه، کالا ډهاکه کښې نو که د چا په غولی کښې به برے ښکاره شو نو هغه به جرمانه کیدو او سوال نه پیدا کیدو، چې شل کاله به د ځنگل ونه نه کټ کوئ نو د چا همت نه وو چې چا لیکن اوس خطرات پیدا شو چې د کله نه دا علاقه Settled شوې ده، د 27 جنوری 2011 نه نو خطرات داسې دی چې خدانخواسته داسې نه چې تربیلا ډیم Silt up شی او قصه ورانه شی۔ نو زه خالی دا عرض کوم چې یو مهربانی د اوکړی چې ایف ایف آر، فارسټ فورس رولز مرتب شوی وو، هغه دې نگران سیټ اپ چې کوم دے، هغه معطل کړی دی، زه دا عرض کوم ستاسو په وساطت چې مهربانی د وکړی چې دا د Implement کړی چې دا ځنگل بچ شی۔ ډیره شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سلیم خان، پلیز۔

جناب سلیم خان: تھینک یو سر۔ سر، فارسٹ اینڈ انوائرنمنٹ جو ہے ہمارے ملک میں اس کی بہت بڑی اہمیت ہے اور یہ بہت اہم ڈیپارٹمنٹ ہے مگر بدقسمتی سے یہ ڈیپارٹمنٹ ابھی تک کوئی خاص Deliver نہیں کر سکا خاصکر میں Environmental protection کی بات کر رہا ہوں۔ انوائرنمنٹ کو تحفظ دینے کیلئے، جنگلی حیات کو تحفظ دینے کیلئے اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر بڑے Foreign funded projects بھی ہیں مگر ہمیں ان کے تحفظ کی کوئی خاص وہ نظر نہیں آئی۔ اس کے ساتھ ساتھ فارسٹ کی Afforestation کیلئے سالانہ کروڑوں روپے ڈیپارٹمنٹ کو ملتے ہیں جنگل لگانے کیلئے اور اس کے تحفظ کیلئے مگر یہ چیزیں کتابوں میں ہیں، کاغذوں میں ہیں۔ کتنے لاکھ پودے لگائے گئے مگر جب گراؤنڈ میں جاتے ہیں تو آپ کو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ سر، میرا تعلق بھی ایک جنگلاتی ایریا سے ہے، چترال سے ہے، کسی زمانے

میں یہاں پہ تقریباً کوئی 25 فیصد جو ایریا ہے، وہاں پہ جنگلات ہوتے تھے مگر اب بد قسمتی سے وہ کٹتے کٹتے دو فیصد رہ گئے ہیں اور سر، آپ دیکھ لیں جتنے بھی جنگلاتی ایریاز ہیں، چاہے سوات ہو، چاہے کوہستان ہو، چاہے دیر ہو، وہاں پہ جب بھی بارش ہوتی ہے تو ان دنوں فوراً فلڈ آتا ہے، سیلاب آتا ہے۔ اس سے نہ صرف وہ لوکل ڈسٹرکٹس تباہ ہوتے ہیں بلکہ آپ دیکھیں چارسدہ کو بھی وہ Hit کرتا ہے، نوشہرہ کو بھی کرتا ہے، پورا ایک ریجن جو ہے، یہ تباہ و برباد ہوتا ہے۔ تو سر، اس میں میری گزارش یہی ہو گی ڈیپارٹمنٹ سے کہ Windfall اور Snowfall کے نام سے جنگلات کی جو بے دریغ کٹائی جاری ہے، میں گزارش یہی کرونگا کہ ایف ڈی سی سے، فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن سے کہ یہ فارسٹ کو ڈیویلپ کرنے کیلئے ادارہ بنایا گیا ہے Destroy کرنے کیلئے نہیں، اس ادارے کے زیر Under cutting جنگلات کی ہو رہی ہے اور اس کا جو Windfall اور Snowfall کے نام سے، آپ اگر Really جنگلوں میں جائیں تو وہاں پہ Green trees کاٹے جا رہے ہیں، جو ہرے درخت ہیں، ان کو بے دریغ Automatic machines ہوتی ہیں، یہ جو مافیا ہے ان کے پاس اور وہ بے دریغ انہیں دھڑا دھڑ کٹائی کرتے جا رہے ہیں تو پچھلے چھ سات سالوں میں میرے ضلع کے اندر اتنے جنگلات کی بے دریغ کٹائی ہو چکی ہے کہ اب جب بھی بارش ہوتی ہے تو ہر نالے میں بڑے سیلاب آتے ہیں، لوگوں کے گھر ڈوب جاتے ہیں اور میں گزارش یہی کرونگا محترم منسٹر صاحب سے کہ مہربانی کر کے یہ جو Windfall اور Snowfall پر ابھی ان کو جو اجازت ملتی ہے، ان کو جو پرمٹ ملتا ہے جنگلات کی کٹائی کیلئے، مہربانی کر کے اس چیز کو اگر بند کیا جائے کچھ سالوں کیلئے تاکہ جنگلات کی حفاظت ہو سکے۔ اسی کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں چند تجاویز دینا چاہتا ہوں۔ پچھلی گورنمنٹ میں ہم نے ایک پراجیکٹ جناب سپیکر، Initiate کیا تھا پشاور یونیورسٹی کے ساتھ، تو میری منسٹر صاحب سے گزارش ہو گی کہ اس کی Followup کریں۔ اس میں یہ تھا کہ Alpine Botanical Garden جو کالام میں Plain forests ہیں اور وہاں پہ میرے خیال میں دنیا کا سب سے خوبصورت ترین اور اپنی نوعیت کا پہلا ایک Alpine Botanical Garden بن سکتا ہے اور پشاور یونیورسٹی اس کیلئے تیار ہے لیکن فارسٹ

ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر اس چیز پہ اگر ہم، اس کیلئے عملی اقدام اٹھائیں تو اس سے بہت جنگل بھی بچ جائے گا اور ٹورسٹس کیلئے بھی اور Preservation بھی ہو گی۔ دوسری بات سر، یہ ہے کہ جو پلانٹیشن کی مد میں پچھلے، 57 سال میری عمر ہے، ابھی جوان ہوں، تو 57 سال سے میں یہ سن رہا ہوں کہ ہر سال لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں میں پلانٹیشن ہو رہی ہے تو ابھی تک میرے خیال میں کراچی تک پورے جنگل ہونا چاہیئے تھے، اس کیلئے ایک ایسا Mechanism ہو کہ اس میں کمیونٹی کو Involve کر کے اس کی Maintenance کو Ensure کرایا جائے کیونکہ بیچارے شاید وہ لگاتے ہونگے لیکن وہ پلانٹس پھر ضائع ہو جاتے ہیں۔ دوسری بات سر، میری یہ ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں، اور میں نہیں سمجھتا شاید ہزارہ اور دوسرے علاقوں میں بھی Local disputes فارسٹ اور چھوٹے زمینداروں کے درمیان Demarcation کی وجہ سے، صرف میرے حلقہ PK-85 کالام اور بحرین میں 1200 لوگوں کے کیسز چل رہے ہیں گورنمنٹ کے ساتھ، تو اس کیلئے ایک آزاد کمیشن بنایا جائے تاکہ وہ Dispute once for all وہ Solve ہو جائے اور پھر اگر وہ فارسٹ کی زمین ہے تو فارسٹ کی ہو اور گورنمنٹ کی ہے تو گورنمنٹ کی ہو اور لوگوں کی ہے تو لوگوں کی ہو، تاکہ اس کا پتہ لگ جائے۔ دوسری بات میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کی تھی کہ 42% of the area in Malakand Division, it is comprising range land اور بجٹ میں اس کیلئے کچھ نہیں رکھا گیا ہے تو اس میں اگر کچھ اس طرح کا ہو کہ اس کو ہم قابل استعمال لا سکیں۔ ٹمبر مارکیٹ کے حوالے سے سر، سمگلنگ کی روک تھام کیلئے ایک اچھی میری تجویز ہو گی کہ اب یہ پورے ملاکنڈ ڈویژن میں صرف چکدرہ میں ٹمبر مارکیٹ ہے تو لوکل کوٹہ اتنا ہے نہیں کہ وہاں پہ لوگوں کی ضروریات مقامی سطح پر پوری ہوں تو اسلئے اگر لوکل ٹمبر مارکیٹ کو ہم Decentralize کر کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز پہ بنائیں تو اس سے لوگوں کو آسانی بھی ہو گی اور سمگلنگ کی روک تھام میں کمی آجائے گی۔ شکریہ، اس کی اگر منسٹر صاحب یقین دہانی کرائیں، ان چیزوں کی تو میں اپنی کٹ موشن واپس لونگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر صالح محمد خان، پلیز۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر، جنگلات ہمارا وہ قومی قدرتی خزانہ ہے جو بد قسمتی سے بہت بے دردی سے تقریباً ختم ہونے کو جارہا ہے۔ جنگلات Environmental protection میں بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ جنگلات کی کٹائی قوانین کے ہونے کے باوجود بڑی بے دردی سے جاری ہے جس کی وجہ سے ہمارا قدرتی وسیلہ، جنگلات ختم ہورہے ہیں۔ جناب سپیکر، جنگلات کی کٹائی کی وجہ سے بہت مسائل جنم لے چکے ہیں، مثلاً زمینی کٹاؤ، سیلاب کا آنا، بارشوں کا کم ہونا یا بارشوں کا حساب سے زیادہ ہونا، زرعی زمین کا کٹاؤ وغیرہ وغیرہ۔ جنگلات کے تحفظ کیلئے موجودہ قوانین پر ایمرجنسی بنیادوں پر عمل کیا جائے اور جناب سپیکر، چار دن پہلے ہمارے ایم پی اے وجیہہ الزمان خان صاحب نے انوائرنمنٹ منسٹر صاحب سے اس جنگلات کے حوالے سے کچھ نشاندہی کی تھی تو منسٹر انوائرنمنٹ نے اس پہ فوراً ایکشن لیتے ہوئے جو وہاں پہ متعلقہ افسران تھے، ان کے خلاف کارروائی بھی کی ہے اور ان کو ٹرانسفر بھی کیا ہے اور ان کے خلاف انکوائری بٹھائی ہے جس پہ ہمیں بڑی خوشی ہوئی اور میں منسٹر صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ساتھ یہ امید رکھتا ہوں کہ اسی طرح فوراً ایکشن لیتے ہوئے اگر ہمارے سارے منسٹرز صاحبان اس تبدیلی کی طرف جائیں تو ہمیں بڑی خوشی ہو گی اور جناب سپیکر، ہم حکومت کے ہر اس اچھے اقدام کو سپورٹ کریں گے اور Appreciate کریں گے اور جہاں پہ کوئی کمی پائیں گے، اس کی نشاندہی بھی کریں گے اور رکاوٹ بھی بنیں گے تو اس کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں۔ بہت شکریہ، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد عصمت اللہ خان۔

جناب محمد عصمت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ شاید میری رائے جو میرے پیش رو ہیں، ان سے تھوڑی سی مختلف ہو اور جناب والا، یہاں پہ بنیادی بات یہ ہے کہ اس جنگل کے بارے میں زیادہ تر وہ لوگ بولتے ہیں جن کا ان جنگلات کے علاقے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور اس میں شاید ہماری بات اسلئے وزنی ہو کہ ہمارے علاقے کے لوگوں کا روزگار اس کے ساتھ وابستہ ہے لیکن جناب والا، میں اس ہاؤس کو آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 1992ء میں جب سیلاب آیا معین قریشی کے دور میں، تو جنگلات کی سائنسی طور پر کٹائی کا جو طریقہ کار تھا، اس پر پابندی لگائی اور اس پابندی کے بعد جنگلات تباہ ہوگئے اور اس سے پہلے جنگلات کی کٹائی کی صورتحال یہ نہیں تھی، اسلئے کہ جب کسی چیز سے انسان وابستہ ہو، انسان کی

ملکیت ہو اور اس ملکیت سے انسان کو کوئی فائدہ ملے، کوئی روزگار ملے تو اس چیز کی اہمیت اور افادیت انسان کے دل میں ہوتی ہے اور جب اس چیز سے انسان کو کوئی فائدہ نہ ہو، اس سے کوئی روزگار نہ ملے تو اس کا فائدہ اور وقعت اس انسان کے دل میں سے اتر جاتی ہے، اسی لئے تو علامہ نے فرمایا ہے کہ:

ے جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی　　　اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب والا، یہ جو قانونی طریقے کی کٹائی تھی، اس پر پابندی لگنے کی وجہ سے یہ ناجائز کٹائی شروع ہوئی ہے تو اس حوالے سے ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ یہ اب صوبائی محکمہ ہے تو اس پر جو قانونی کٹائی ہے محکمہ جنگلات کے قانون کے مطابق، اس سے جنگلات پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے، وہ دیکھتے ہیں کہ جو درخت عمر رسیدہ ہے، خشک ہے اور وہ چھوٹے درختوں کے اوپر سایہ ڈال کر ان کی نشو و نما پر اثر انداز ہوتا ہے، وہ اس کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس کی نکاسی ہوتی ہے۔ جب اس پر پابندی لگ گئی، لوگ بھوک سے تو نہیں مر سکتے حالانکہ جناب والا، میں آپ کے نالج میں یہ بات بھی لاؤں کہ ان لوگوں کی ان جنگلات کے ساتھ، یہ مقامی جو مالکان ہیں، ان کی بڑی والہانہ عقیدت ہے، ان کے ساتھ ان کی روزی وابستہ ہے، لہذا اگر اس قسم کی مستقل پابندی لگ جائے تو میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ جنگلات کی مزید تباہی ہو گی۔ لہذا اگر جنگلات کو بچانا چاہتے ہیں تو محکمے کے قاعدے اور ضابطے اور اصول کے مطابق اس کی اجازت دی جائے اور غیر قانونی کٹائی پر سخت سے سخت پابندی لگائی جائے، ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ بین الاقوامی اصول کے مطابق۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مولانا صاحب! کوشش کریں کہ ذرا مختصر کریں، ٹائم بہت۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد عصمت اللہ:</u> بین الاقوامی اصول کے مطابق جنگلات کی حفاظت کیلئے پانچ سو ایکڑ رقبے پر ایک فارسٹ گارڈ ہوتا ہے اور ہمارے ہاں تین ہزار ایکڑ رقبے پر ایک فارسٹ گارڈ ہے تو لازمی بات ہے کہ اس حوالے سے اس کی جو حفاظت کرنی چاہیئے، وہ بیچارہ اس کی حفاظت اس طریقے سے نہیں کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ میرے بھائی زرین گل صاحب نے بھی بات کی، تربیلا ڈیم کے حوالے سے، تو اس تربیلا ڈیم کے بچاؤ کیلئے ایک محکمہ بنا تھا 'واٹر شیڈ' کے نام سے، اس محکمے نے کچھ حد تک تو کام کیا لیکن اس کے آگے پھر وہ محکمہ مکمل طور پر غیر فعال ہو کر رہ گیا ہے اور اس کا فنڈ ضائع ہو رہا ہے تو اس طرف بھی توجہ کی ضرورت

ہے کہ اس محکمے کو فعال کیا جائے تاکہ تربیلا ڈیم کی عمر میں مزید اضافہ ہو۔ جہاں تک صالح محمد صاحب نے بات کی تو اس سلسلے میں عرض یہ ہے جناب والا، کہ یہ کوہستان کیلئے ڈی ایف او، کوئی سرکاری آفیسر کوہستان جانا پسند نہیں کرتا لیکن صرف واحد فارسٹ محکمے کا آدمی جو ہے، وہ کوہستان جانا پسند کرتا ہے، کیوں؟

(تالیاں) لہذا اس حوالے سے میری یہ درخواست ہو گی جناب منسٹر صاحب سے کہ آپ اس طرح کی تبدیلیاں نہ کریں کہ یہ آدمی دور کا ہے، چارسدے کا ہے، اس کو ہٹا کر نوازنے کیلئے آپ مانسہرہ کا آدمی وہاں بھیجیں، یہ تو اس کی حوصلہ افزائی ہے، یہ تو کرپشن کے خلاف جنگ نہیں ہے۔ لہذا اس قسم کی حرکات سے جناب والا، جو تحریک انصاف کا مشن ہے کرپشن کے خاتمے کا، جہاد کا، یہ ہماری اس حکومت کا مشن ہے، اس پر پھر ہمارے خدشات پیدا ہونگے، لہذا آپ پابندیاں لگائیں لیکن ایسی پابندی نہ لگائیں کہ قانونی چیز پر بھی آپ پابندی لگائیں اور ایسا نہ ہو کہ کل حالات مزید بگڑ جائیں، ان حالات سے بھی کیونکہ ان جنگلات کے ساتھ کوہستان میں بسنے والے لوگوں کی روزی وابستہ ہے، ان کی زندگی وابستہ ہے۔ لہذا میری انتہائی ادب سے یہ درخواست ہے اس ہاؤس سے، حکومت سے کہ جنگلات کی قانونی کٹائی کی اجازت دی جائے اور اپنی شفافیت کو اس میں دکھائیں اور غیر قانونی کٹائی کو بند کیا جائے اور اس غیر قانونی کٹائی کا مکمل طور پر سدباب کیا جائے اور 'واٹر شیڈ' کو فعال کیا جائے اور اس طرح شفافیت کی بات۔ اس کے علاوہ اور چیزوں میں جناب والا، اگر میرے محترم منسٹر صاحب نے شفافیت کی بات کی تو فارسی زبان میں کہتے ہیں "جامہ ندارم دامن از کجا آرم" ہمارے لئے کچھ ہے نہیں تو شفافیت ہم کس چیز کی دیکھیں گے؟

(قہقہے) جس کیلئے ہے تو وہ اس شفافیت سے مستفید ہو گا۔ جناب والا، پھر ادھر یہ بتایا گیا کہ امبریلا سکیمز آپ کی حکومت کا کارنامہ ہے، تو اگر ہمارے کارناموں کی تقلید کرنی ہے تو پھر یہ ٹی ایس پی فنڈ میں کیوں تقلید نہیں کی گئی؟ (قہقہے) اس پر بھی ہماری تقلید کرنا چاہیئے تھی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عصمت اللہ خان صاحب! ٹائم، ٹائم کا ذرا لحاظ رکھیں۔

<u>جناب محمد عصمت اللہ:</u> آرہا ہوں، آخری بات، آخری بات۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> بہت شکریہ جی، بہت شکریہ۔

جناب محمد عصمت اللہ: اور آخری بات کہ یہاں پر یہ بتایا گیا کہ چیف منسٹر صاحب کے بھائی ممبر تھے، فنڈ نہیں ملا تو یہ سوال مجھ سے کرنے کی بجائے ان کے پاس جو بیٹھا ہے، جو ذمہ دار تھا، اس وقت بھی، ان سے کرنا چاہیئے اور ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ (تالیاں) پشتو میں کہتے ہیں کہ:

ے باران په دوه سرو اوشو اوخره ئے د ډکریوړل

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره شکریه، ډیره شکریه۔ دا کټ موشن تاسو اونه وئیلو جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: واپس اخلم واپس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مولانا مفتی فضل غفور صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ مختصر وقت میں اپنا مدعا پیش کریں۔

مولانا مفتی فضل غفور: آپ کی گزارش منظور ہے، میں واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The honourable Minister Bakht Baidar Sahib, on behalf of Forest Minister.

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت و حرفت): ډیره مهربانی۔ ما د معزز ممبرانو تجاویز او خبرې واوریدې۔ زما هم تعلق د ملاکنډ ډویژن سره دے، د ځنګلاتو د علاقې سره دے او دغه شان د هزاره ډویژن زمونږه سردار صاحب هم ناست دے، زیات ځنګلات صوبه پختونخوا کښې، او د زرین ګل خبرې مې هم واوریدې، د مولانا صاحب خبرې مې هم واوریدې، زه یو درخواست به کوم د اپوزیشن ورونړو ته چې ستاسو کوم تجاویز دی، په هغې باندې به ان شاء الله مونږ پوره پوره حکومتی ارکان عمل کوؤ خو بشرطیکه چې تاسو په دیکښې پخپله سفارشونه شروع نکړئ۔ زه تاسو ته یقین درکوم چې زمونږه ځنګلات چترال کښې چې خنګه سلیم خان اووئیل، سوات کښې سید جعفر شاه سره ما خبره کړې ده چې هلته کوم حالات شوی دی یا نور هزاره کښې چې کوم حالات شوی دی، د هغې ټولو مونږه خبره شروع کړې ده ان شاء الله۔ د تحریک انصاف او زمونږ کولیشن حکومت دے، اپوزیشن ته او ټولو ممبرانو ته یقین ورکوؤ چې څه شوی دی، د هغې به مکمل ان شاء الله سدباب کوؤ چې آئنده مونږ یا بل راتلونکے حکومت

بیا داسې اونکړی (تالیاں) او دا به هم ان شاء الله زه یقین دهانی ورکوم چې بوټے کټ شوے دے خو لګیدلے نه دے ، ان شاء الله مونږ به د مولانا صاحب نه مشوره اخلو خو کوشش به دا کوؤ چې بوټی اولګوؤ او کټ له دومره اجازت ورنکړو مزید او د شته به انکوائری کوؤ چې تاسو ته په ډاګه شی چې حکومت څه کار کوی؟ مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 21, therefore, the question before the House is that Demand No. 21 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Industries, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 22.

وزیر صنعت و حرفت: شکریہ جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 28 کروڑ 97 لاکھ 86 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلات و جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 28 crore, 97 lac, 86 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Forests and Wildlife?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The hon`able Minister Shahram Khan, to please move his Demand No. 23.

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و ماہی پروری): شکریہ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 16 کروڑ 88 لاکھ 83 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے

دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فشریز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 16 crore, 88 lac, 83 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Fishries?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Senior Minister for Irrigation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 24.

جناب سکندر حیات خان {سینئر وزیر (آبپاشی و توانائی)}: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 12 کروڑ 21 لاکھ 58 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 3 billion, 12 crore, 21 lac, 58 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Irrigation?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Industries, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 25.

وزیر صنعت و حرفت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 18 کروڑ 43 لاکھ 72 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون

2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت اور تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 18 crore, 43 lac, 72 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Indutries?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Ziaullah Afridi honourable Special Assistant for Mineral Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand. 26.

جناب ضیاءاللہ آفریدی (معاون خصوصی برائے معدنی ترقی): شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 36 کروڑ 44 لاکھ 79 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی وانسپکٹوریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 36 crore, 44 lac, 79 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Mineral Development and Inspectorate of Mines?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Thank you. The honourable Minister for Industries Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 27.

وزیر صنعت و حرفت: جناب سپیکر، شکریہ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 8 کروڑ 81 لاکھ 4 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 8 crore, 81 lac, 4 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Stationary and Printing?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Mr. Shakeel Ahmad, hon`able Special Assistant for Population Welfare, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 28.

جناب شکیل احمد (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 7 کروڑ 29 لاکھ 20 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. one billion, 7 crore, 29 lac, 20 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Population Welfare?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of hon`able Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 29. The honourable Minister for Law.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 97 کروڑ 24 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات

کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کی تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. one billion, 97 crore, 24 lac, 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Technical Education, Manpower and Training?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The hon`able Minister for Industries and Labour, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 30.

جناب بخت بیدار (وزیر محنت، صنعت و حرفت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 کروڑ 58 لاکھ 23 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران لیبر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 17 crore, 58 lac, 23 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Labour?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 31.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 27 کروڑ 41 لاکھ 65 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات، تعلقات عامہ و ثقافت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 27 crore, 41 lac, 65 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Information and Public Relations?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Dr. Meher Taj Roghani, hon`able Special Assistant for Social Welfare, Khyber Pakhtunkhwa, to please move her Demand No. 32.

محترمہ مہر تاج روغانی (معاون خصوصی برائے سماجی بہبود): Thank you Mr. Speaker۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 92 کروڑ 83 لاکھ 24 ہزار روپے سے متجاوز سے نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اینڈ ویمن ایمپاورمنٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 92 crore, 83 lac, 24 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Social Welfare, Special Education and Women Empowerment?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The hon`able Minister for Zakat, Ushr, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 33.

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ): شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو یک ایسی رقم جو مبلغ 13 کروڑ 41 لاکھ 25 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The Demand moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 13 crore, 41 lac, 25 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Zakat and Ushr?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The Senior Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 34.

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 ارب 75 کروڑ 23 لاکھ 84 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 23 billion, 75 crore, 23 lac, 84 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Pension?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Haji Qalandar Khan Lohdi, honourble Advisor for Food, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 35.

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 ارب 50 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امدادی رقم برائے گندم کی سبسڈی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 2 billion, 50 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Subsidies?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Senior Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 36.

سینیئر وزیر (خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری اور طے شدہ حصہ داری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion is moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 10 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Government Investemnt & Committed Contribution?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Auqaf & Religious Affairs, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 37.

وزیر زکواۃ و عشر، اوقاف: شکریہ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 11 کروڑ 28 لاکھ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 11 crore, 28 lac, 12 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Auqaf, Religious & Minority Affairs and Hajj?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Honourable Minister for Sports and Culture, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 38.

جناب محمود خان (وزیر کھیل و سیاحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو 30 کروڑ 32 لاکھ 24 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ے کھیل، سیاحت اور عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 30 crore, 32 lac, 24 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Sports, Tourism and Museum?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! مخکښې دور حکومت کښې بنوں کښې د والی بال ټورمنټ وو، په هغې کښې دهماکه شوې وه او په هغې کښې تقریباً 108 کسان شهیدان شوی وو او مخکښې حکومت هلته مونږ سره وعده کړې وه چې په دې ځائے باندې چې په کوم ځائے باندې دهماکه شوې وه، هغه والی بال ټورنمنټ وو نو هلته به مونږه سټیډیم جوړوؤ، زه د منسټر په نالج کښې دا خبره راولم چې کم از کم په هغه ځائے باندې چې د سټیډیم کوم مخکښې وعده شوې وه، هغه د مونږ سره پوره کړی۔ تهینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: The hon`able Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 39.

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک لاکھ روپے روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی حکومتوں کا غیر تنخواہی حصہ، کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. one lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of District Non-Salary?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Minister for Local Government, Elections and Rural Development Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 40.

وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم کو جو مبلغ 3ارب 74 کروڑ 7لاکھ 18 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران چونگی اور ضلع ٹیکس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion is moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 3 billion 74 crore 7 lac 18 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Grant in lieu of Octroi & Zilaa Tax?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Malik Amjad Khan Afridi, honourable Special Assistant for Housing, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 41.

(Applause)

جناب امجد خان آفریدی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): تھینک یو جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 2 کروڑ 63لاکھ 70 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 2 crore, 63 lac, 70 thousand only, may be

granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Housing?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Honourable Minister for Local Government & Rural Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 42.

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کے تنخواہی حصہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. one lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of District Salary?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. The hon`able Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 43.

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 کروڑ 4 لاکھ 69 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 3 crore, 4 lac, 69 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Interprovincial Coordination?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Senior Minister for Irrigation, Energy & Power, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 44.

جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی و توانائی)}: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 کروڑ 89 لاکھ 65 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انرجی اینڈ پاور کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 5 crore, 89 lac, 65 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Energy & Power?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 45.

وزیر قانون: Sir! on behalf of Chief Minister میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 کروڑ 99 لاکھ 21 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 10 crore, 99 lac, 21 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Transport?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Minister for Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 46.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60ارب 55 کروڑ 29لاکھ 37ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 60 billion, 55 crore, 29 lac, 37 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Elementary and Secondary Education?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 47.

وزیر قانون: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5ارب 15 کروڑ 25 لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد بحالی و آبادکاری اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 5 billion, 15 crore, 25 lac, 78 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of relief for rehabilitation, settlement and civil defence?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The honourable Senior Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 48.

سینئیر وزیر (خزانہ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6ارب 29 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 6 billion, 29 crore only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of loans & advance payments?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Haji Qaladar Khan Lohdi, Advisor for Food, Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 49.

مشیر برائے خوراک: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 85ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اسٹیٹ ٹریڈنگ ان فوڈ گرین اینڈ شوگر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 85 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of State Trading in Food Grains & Sugar?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. The honourable Minister for Law, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 50.

وزیر قانون: سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 ارب 86 کروڑ 8 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 17 billion, 86 crore, 8 lac, 41 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Development.

'Cut motions': Ji Sardar Aurangzeb Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mufti Said Janan Sahib.

مفتی سید جانان: زہ خپل کٹ موشن Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ 50 نمبر ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 50۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ صبح جب اجلاس شروع ہوا تھا تو اس کے اوپر اپوزیشن کے تمام ممبران نے احتجاج بھی کیا تھا اور حکومت کو یاد دلایا تھا کہ جس طرح اس سے پہلے ہر ایک ممبر اسمبلی کو اپنے حلقے کیلئے، ممبران اسمبلی کیلئے نہیں، بلکہ ان کے حلقوں میں گورنمنٹ چھوٹی چھوٹی ترقیاتی سکیموں کیلئے دو دو کروڑ روپے کا فنڈ دیتی تھی اور وہ اپنے اپنے حلقوں میں لوگوں کے مسائل حل کرتے تھے، یہ میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب، اگر اس کے اوپر میں ووٹنگ کیلئے آؤنگا تو ان شاءاللہ میں یہ توقع رکھونگا کہ یہ جو لوگ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں حکومت والے، ان کی بھی یہی خواہش ہے کہ دو دو کروڑ نہیں بلکہ چار چار کروڑ روپیہ ہونا چاہیئے (تالیاں) اور اگر خفیہ ووٹنگ کرائی گئی جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے استدعا کرونگا کہ اس کے اوپر خفیہ ووٹنگ کرائی جائے تو ان شاءاللہ 90 فیصد ووٹ اس ڈیمانڈ کے حق میں پڑیں گے۔ تو میں یہ گزارش کرونگا آپ سے بھی اور وزیر خزانہ صاحب بھی بیٹھے ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب بھی بیٹھے

ہیں، Change لانے کیلئے جناب سپیکر صاحب! اور چیزیں بہت ہیں، برائے مہربانی یہ غریب لوگوں کیساتھ بڑی سخت زیادتی ہوگی کہ ان کے جو چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں جن کیلئے وہ بار بار ایم پی ایز کے پاس آتے ہیں، محکموں کے پاس جاتے ہیں اوران کے مسائل حل نہیں ہوتے ہیں تو انہیں دو کروڑ روپے یا تین کروڑ روپے جو ایک ایم پی اے کے حلقے کو ملتے ہیں،اس سے وہ اپنے غریب لوگوں کے جو فوری حل طلب مسائل ہوتے ہیں، وہ حل کر لیتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب! ذرا آپ میری طرف متوجہ ہوں، جناب سپیکر صاحب، کان کو اس طرح اگر حکومت پکڑے گی تو میرا خیال ہے بہتر رہے گا، بجائے اس کے کہ اس طرف سے پکڑے، تو یہ واضح اعلان کردے حکومت، چیف منسٹر صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ جی دو دو کروڑ روپیہ،اس سے پہلی حکومتیں ہر ایم پی اے کے حلقے کیلئے، ایم پی اے کیلئے نہیں، صبح ایک دو بندوں نے کہا ہے کہ ایم پی ایز کیلئے یہ فنڈ ہے، یہ ایم پی اے کے حلقے کے لوگوں کیلئے یہ ڈیویلپمنٹ کا فنڈ ہے تو حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس دفعہ یہ تبدیلی لائے۔ جناب لاء منسٹر صاحب! میری یہ گزارش ہے کہ حکومت یہ تبدیلی لائے کہ پنجاب گورنمنٹ نے جس طرح پانچ پانچ کروڑ روپے کا اعلان کیا ہے،اس سے بھی تھوڑا آگے نکلے، چھ چھ کروڑ روپیہ ہر ایم پی اے کے حلقے کیلئے اعلان کرے۔

(تالیاں) ہم یہ سمجھیں گے جناب سپیکر صاحب، ہم یہ سمجھیں گے کہ ان شاء اللہ تحریک انصاف کی گورنمنٹ بہت اچھی تبدیلی لائی ہے تو ابھی چیف منسٹر صاحب بھی شاید آجائیں تو میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ اعلان کردیں تو بہتر ہے، ورنہ اس کے اوپر میں ووٹنگ کرانا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Law, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! اگر دیکھا جائے تو پی اینڈ ڈی کے محکمے کے وقت میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ ڈیویلپمنٹ جو ہے، وہ 50 نمبر ڈیمانڈ میں ہے تو آپ اس پر آجائیں، ابھی سردار صاحب وہی بات کر رہے ہیں۔ میری سر، گزارش یہ ہے کہ ووٹنگ کس سلسلے میں؟ اگر آپ ووٹ کرائیں گے یعنی مطلب آپ پیسے جب دینگے نہیں، تو ہم آپ کو پیسے کہاں سے دینگے؟ پہلے تو آپ Sanction کریں، ہمارے ہاتھ مظبوط کریں اور پھر ہم سے بھی خیر کی توقع رکھیں۔ (قہقہے/تالیاں) میری تو گزارش یہ ہے کہ آپ مہربانی کریں بلاک ایلوکیشن کی اے ڈی پی میں مختلف جگہوں پہ گنجائش موجود ہے، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے بارہا اس کے متعلق کہا ہے کہ Mechanism change ہوسکتا ہے لیکن ان شاءاللہ جو

ایم پی اے کا فنڈ ہے، ان شاء اللہ اس کا لحاظ رکھیں گے اور میری یہ گزارش ہوگی کہ یہ ڈیمانڈ آپ منظور کریں کیونکہ انہی پیسوں میں سے ہی آپ کو پھر دینگے۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میں نے پہلے بھی گزارش کی کہ ہمیں پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، یہ فنڈ ہم اپنے حلقے کے لوگوں کی ترقیاتی سکیموں کیلئے کہہ رہے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب واضح طور پر اعلان کیوں نہیں کرتے؟ میرے خیال کے مطابق اس صوبے کے 100 فیصد عوام اس کے اوپر خوش ہونگے، کوئی آدمی اس کے اوپر خفا نہیں ہوگا اور ویسے بھی جمہوریت میں اکثریتی رائے سے فیصلے کئے جاتے ہیں، آپ نے اگر لوگوں کی، عوام کی نمائندگی کرنی ہے تو پھر Kindly ان کی نمائندگی کا آپ حق ادا کریں اور لاء منسٹر صاحب یہ وعدہ کر لیں کہ ابھی چیف منسٹر صاحب آئیں گے اور اپنی سپیچ میں یا وزیر خزانہ صاحب اپنی سپیچ میں یہ واضح اعلان کر دیں، بالکل میں نے پہلے کہا ہے کہ کان کو اس طرح پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے، سیدھے ہاتھ سے آپ پکڑ کے لوگوں کا یہ وعدہ جو ابھی اس ساری حکومت کے لوگ دیکھ رہے ہیں، خدا کی قسم سرگوشی میں سب نے مجھے کہا ہے کہ آپ بات کریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں (تالیاں) اور وہ ان شاء اللہ ہمارے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ، پرویز خٹک ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور جناب چیف منسٹر صاحب! ویسے بھی لوگ آپ کو، ایوان کے سارے ممبرز آپ سے بڑی محبت کرتے ہیں جونہی آپ آئے تو آپ کیلئے سب نے استقبال کیا، ڈسک آپ کیلئے بجائی ہیں تو میرے خیال کے مطابق زیادہ اسلئے بجائی ہیں کہ جو میں بات کر رہا ہوں، یہ اسمبلی کے تمام ممبران کی میں ترجمانی کر رہا ہوں، اسلئے آپ کا سب نے استقبال کیا ہے کہ آپ پہلی فرصت میں یہ اعلان کریں کہ ممبران کا ٹی ایس پی، تعمیر خیبر پختونخوا فنڈ میں دو کروڑ سے بڑھا کر چار کروڑ روپے کا اعلان کرتا ہوں۔ (تالیاں) پانچ کرینگے تو آپ کی مہربانی ہوگی، ورنہ چار ضرور کریں۔

Mr. Deputy Speaker: The honourable Chief Minister Sahib.

(Applause)

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر! میرے خیال میں ہماری جو بجٹ بک ہے، اس میں تعمیر خیبر پختونخوا کا تو ذکر ہے ہی نہیں لیکن پھر بھی میں نے پہلے بھی آپ کو یقین دہانی کرائی ہے، سب کو کہ آپ کو حصہ بالکل صحیح ملے گا، چاہے وہ سکولز ہیں، چاہے وہ روڈز ہیں، چاہے وہ اور ڈیویلپمنٹ کے فنڈز ہیں، وہ ہمارا طریقہ یہ ہو گا کہ ہم ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ کمیٹیز جو ہیں، وہاں پر ہم سکیمز بھیجیں گے اور وہاں سے وہ سکیمز بنا کر بھیجیں گے اور وہ سکیمز ہم Approve کرینگے تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو ملے گا، آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں؟ ابھی میں نے یقین دہانی کرائی ہے، میں جھوٹ تو بولتا نہیں ہوں (تالیاں) تو میں نے جب ایک دفعہ آپ کو کہہ دیا ہے تو آپ ادھر میرے اوپر اعتبار کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی مسئلہ نہیں آئے گا، آپ خوش ہونگے۔ مہربانی جی۔

(تالیاں)

جناب عسکر پرویز: جناب سپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ صاحب بتا دیں، ہمارا کوئی حلقہ تو ہے نہیں، ہمیں اپنی ترجیحات On need basis پر کرنا ہوتی ہیں۔ ابھی میرے پاس آج صبح ہی میرے علاقے کے کچھ لوگ آئے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ جب بھی بارش ہوتی ہے تو نالے سے سارا پانی پوری آبادی کے اندر چلا جاتا ہے اور وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ بھئی اس کو ٹھیک کروائیں تو مطلب ہمارا تو کوئی حلقہ ہے نہیں، تو یہ Reserved seats کے بارے میں یہ لوگ، اس کا بھی ذرا Explain کر دیں کہ یہ لوگ کیسے، ان لوگوں کی یہ سکیم میں کیسے Accommodate کرینگے؟

وزیر اعلیٰ: اگر ہماری بجٹ بک دیکھیں گے تو اس میں Minorities کیلئے ہم نے فنڈز رکھے ہیں۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: یہ تو سارا فنڈ جو ہے۔۔۔۔

وزیر اعلیٰ: کتنا ہے؟

جناب عسکر پرویز: یہ سارا فنڈ 3 کروڑ 40 لاکھ ہے اور ہم تین ایم پی ایز ہیں تو ایک کروڑ 20 لاکھ روپیہ اگر ایک ایک ایم پی اے کو ملے گا، ہم نے سرپورا صوبہ Cover کرنا ہے، مردان بھی ہے، بنوں بھی ہے، پشاور بھی ہے، بونیر بھی ہے۔۔۔۔

وزیراعلیٰ: میں Minority Members کو یقین دلاتا ہوں کہ جو ان ایم پی ایز کو ملیں گے، ان سے آپ کو ڈبل ملیں گے۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Okay. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 50, therefore, the question before the House is that Demand No. 50 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The hon`able Minister for Local Government Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 51.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! میں چیف منسٹر صاحب کی یقین دہانی کے اوپر میں 100 فیصد اعتماد کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The Minister Local Government.

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 23 ارب 33 کروڑ 80 لاکھ 6 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی اور شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 23 billion, 33 crore, 80 lac, 6 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Rural and Urban Development?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Hon`able Minister for Public Health Engineering, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 52.

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ تحریک پیش کرنے سے پہلے میں ایک Clarification دیدوں کہ میں نے کہا کہ آپ پبلک ہیلتھ کے چیف منسٹرز ہونگے، چیف منسٹر صاحب ناراض ہیں تو آپ منسٹرز ہونگے پبلک ہیلتھ کے، اپنے حلقوں میں۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 ارب 26 کروڑ 17 لاکھ 56 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 3 billion, 26 crore, 17 lac, 56 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Public Health Engineering?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Elementary and Secondary Education Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 53.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 13 ارب 82 کروڑ 96 لاکھ 86 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 13 billion, 82 crore, 96 lac, 86 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Education and Training?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Health Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 54.
Minister for Elementary and secondary Education): Sir! I, on behalf of-----
Mr. Deputy Speaker: Ji honourable Minister for Education on behalf of Health Minister.
وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 8 ارب 22 کروڑ 28 لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ جی۔
Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 8 billion, 22 crore, 28 lac, 78 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Health Services?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Irrigation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 55.
جناب سکندر حیات خان {سینیئر وزیر (آبپاشی وتوانائی)}: شکریہ جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 ارب 55 کروڑ 61 لاکھ 74 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ جی۔
Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 4 billion, 55 crore, 61 lac, 74 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Construction of Irrigation?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for C & W Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 56.

Mr. Yousaf Ayub Khan (Minister for C & W): Janab Speaker! I wish to move a motion that a sum not exceeding rupees 10 billion, 25 crore, 83 lac, 29 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014 in respect of construction of roads, highways and bridges.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 10 billion, 25 crore, 83 lac, 29 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of construction of roads, highways and bridges?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those gainst it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 58.

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 67 کروڑ 23 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. one billion, 67 crore, 23 lac, 30 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of District Programme?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those gainst it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move Demand No. 59.

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور (وزیر قانون): تھینک یو سر۔ سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 35 ارب روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2014ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and the question is that a sum not exceeding Rs. 35 billion only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2014, in respect of Foreign Aided Projects?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those gainst it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

فنانس بل 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Finance Bill, 2013, may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Finance, please.

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے حکومت خیبر پختونخوا فنانس بل 2013ء کو فوری طور پر اس معزز ایوان میں زیر غور لانے اور اسے پاس کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں۔

سردار مہتاب احمد خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار مہتاب احمد خان عباسی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میرے خیال میں کافی وقت سے اس میں امنڈ منٹس کی ہیں تو میں اس کی، یہ جو فنانس بل ہے، اس کی Generality پر گفتگو کرتا ہوں۔ ہم نے کچھ امنڈ منٹس دی تھیں تو میرے

خیال میں اس پر جانے کی بجائے میں اس کی جو General spirit ہے، اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب کا جو فنانس بل ہے، میرے خیال میں It is not in accordance with the Constitution کیونکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ Constitution authorize کرتا ہے حکومت کو کہ وہ اپنے بجٹ کیساتھ اپنا فنانس بل پیش کرے لیکن Interestingly اس بار حکومت نے فنانس بل اور Money Bill کو یکساں طور پر ایک ہی بل کے اندر پیش کیا ہے Which is against the spirit of the Constitution، پہلی بات ہوئی اور دوسری بات یہ ہے کہ جو نئی Taxation Authority، Revenue Authority یہ قائم کرنا چاہتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ After the 18th amendment, the Provincial Government has been authorized to collect the taxes, to the extent it has been authorized by the Constitution, and it is also correct that the government has an authority and prerogative to bring an Act of Parliament, an Act of Assembly but a Finance Bill and a Money Bill put together can not authorize the government to provide for a Tax Collection Authority and thirdly, I would also suggest that, it is also in my opinion that it is the prerogative of this Legislature to impose or to withdraw or make amendments in taxation from time to time, by providing an Act, by providing a Finance Bill. This Bill introduced today or placed before the House is not in accordance with the Constitution. I would just refer to the Article 77 of the Constitution, wherein it has been provided that "No tax shall be levied for the purposes of the Federation except by or under the authority of Act of [Majlis-e-Shoora (Parliament)] and similarly Article 127 also qualifies for the similar authorization of the Provincial Governments, which enables a Provincial Government to levy tax by the Constitution as in Article 77. This is also provided that Article 115 sub article (2), a Finance Bill is distinguished from the Money Bill and for the purposes of imposition, abolition, remission or alteration or regulation of any tax under Article 115, a Money Bill has to be introduced. So, my only objection is that the Bill before this House is not a Money Bill, is not a Finance Bill in accordance with the Constitution and creating an authority for revenue collection, under the Constitution will be irregular, it is unconstitutional and it can be questioned before the Court of Law. Today the Government has majority with them, they can, no doubt,

bulldoze the opinion of the opposition today but I am informing to this honourable House that merely passing, merely with the majority in the House passage of the Bill which is unconstitutional, which is not in accordance with the Constitution and law and an irregular Bill is always questionable before the Court of Law. So, I would suggest to the Finance Minister, it is appropriate, it would be more appropriate to bring a separate piece of legislation for creation of a Revenue Authority. It is going to be a new experience, it needs a lot of examination and on top of that, it is always a very, it's a good law which is before taking into consideration and before passage at the floor of the House, a piece of law must go to the Committees, to the Standing Committees, to the Select Committees and that is a proper forum, where a detailed examination and discussion takes place on any law, on any Act or legislation and that is the best way of passing a Bill. I understand that the Rules of Procedure do allow this House to immediately consider a Bill and immediately pass it, but it will be a bad precedent and I am really concerned about all those legislations which have done either in this House or in any other House. It will not be an appropriate legislation. So, my suggestion would be that you withdraw today`s Finance Bill and you come out with a new proposed Bill for the creation of the Tax Collection Authority and this House will definitely consider it and I request, it is necessary and it is in the interest of the Province but I would advise you and I would insist that it should be in accordance with the Constitution and I am sure that the Law Minister also be allowed, if he can convince this House or the Finance Minister can convince the House that this proposed Finance Bill is in accordance with the Constitution, we can also withdraw our objections, thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر۔

جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں سردار مہتاب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ایکٹ کے حوالے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، میں معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ مسئلہ ہے کیا؟ یہ ایکٹ کیا ہے؟ یہ تجویز کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، اصل میں حکومت چاہتی ہے کہ یہاں بھی ایک خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی بن جائے،

کیوں؟اسلئے کہ FBR جو Collection پہلے کرتا تھا،اس میں پہلے سندھ بھی شامل تھا، پنجاب بھی شامل تھا اور خیبر پختونخوااور بلوچستان بھی، لیکن ایک عرصے سے صوبہ سندھ کی حکومت کا یہ مطالبہ رہاہے اور نیشنل فنانس کمیشن کے ہر اجلاس میں ان کا یہی مؤقف ہوتا تھا کہ ریونیو کی اتھارٹی صوبوں کو دی جائے اور بالآخر انہوں نے سبقت لے کر ایک اتھارٹی قائم کی ہے جس کے نتیجے میں ان کے ریونیو میں اضافہ ہوا ہے اور معاشی لحاظ سے صوبہ سندھ مستحکم ہوااس ریونیو کی وجہ سے۔ اس کے بعد پنجاب نے Exercise کی اور انہوں نے اپنی ایک پنجاب ریونیو اتھارٹی بنائی ہے۔ خیبر پختونخوانے بھی ایک خیبر پختونخوار یونیو اتھارٹی کا فیصلہ کیاہے اور اسی حوالے سے یہ تجویز ہم نے اسمبلی میں لائی ہے۔ محترم سپیکر صاحب،اس میں امنڈمنٹ کیلئے سردار مہتاب صاحب نے اور محترم سردار حسین بابک صاحب نے تجاویز دی تھیں اور ہمارے لاء منسٹر اور فنانس سیکرٹری نے ان کیساتھ مشاورت کی اور اس میں کئی ترامیم، تجاویز،امنڈمنٹس بابک صاحب نے لائی ہیں اور ہمارے لاء منسٹر اور محکمہ خزانہ نے اس کیساتھ Agree کیااور ہم نے کوشش کی کہ اس مسئلے میں ہم سردار مہتاب صاحب کو بھی اعتماد میں لے لیں اور بالآخر ہم نے ان کیساتھ ایک نشست کی اور اس کو یہی Convey کیا کہ یہ حکومت کے مفادات کا صرف مسئلہ نہیں ہے، صوبے کے مفادات کا مسئلہ ہے اور یکم جولائی کواگر یہ نہیں بنتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ٹائم ضائع کرینگے اور ظاہر ہے ریونیو کیلئے ہر دن بہت ہی اہم ہوتا ہے، اسلئے کہ اس Decision کے بعد یہ ادارہ بنانا پڑیگا اور اس کیلئے انفراسٹرکچر اور پوری آرگنائزیشن بنانا پڑے گی۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ جس طرح محترم سردار صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ فنانس بل ہے کہ نہیں ہے؟ ہمارا مؤقف یہی ہے کہ یہ دراصل Money Bill ہے،اسلئے کہ آئین میں صوبوں کے حوالے سے فنانس بل کا ذکر ہے ہی نہیں اور میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رسمًا بجٹ میں یہی فنانس بل کا لفظ اگر استعمال ہوتا بھی ہے تو اس کا مطلب Mini budget ہوتا ہے۔ محترم سپیکر صاحب، میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جو مالی سال ہے، رواں مالی سال، اس میں FBR نے اس Region کیلئے 10 بلین کا ٹارگٹ رکھا تھا لیکن اس پر نظرثانی انہوں نے کی اور 10 بلین کی بجائے انہوں نے 4.5 بلین پھر یہ ہدف بنایا لیکن عملی طور پر ہمیں صرف 2.50 بلین مل رہے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ اگر ہماری اپنی پختونخوار یونیو اتھارٹی نہ ہو تو ہدف تو 10 بلین رکھا جاتا ہے لیکن ملتا ہے 2.50 بلین۔ یہ میں اسلئے آسان الفاظ

میں رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی قانونی مسئلہ نہیں ہے، یہ اس صوبے کی ایک حقیقی ضرورت ہے اور جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ FBR کی دلچسپی اب کیا ہے کہ خیبر پختونخوا کیلئے وہ ریونیو اکٹھا کرے، ٹیکس اکٹھا کرے؟ یہ دلچسپی ان لوگوں کی ہوگی جو یہاں ہی سے متعلق ہوں، یہاں ہی ان کا احتساب ہو، یہاں ہی ان کے کام کا جائزہ ہو اور اس اسمبلی میں، معزز ایوان میں ان کی تمام تفصیلات پیش ہوں۔ FBR اب مرکزی ادارہ ہے، بالکل آزاد ہے، اسلئے جناب سپیکر صاحب، میں بڑے خلوص کیساتھ، میں نے اپنی انفرادی بات میں بھی سردار صاحب سے کہا ہے کہ گو کہ آپ کا تعلق مسلم لیگ (ن) کیساتھ ہے لیکن آپ کے تجربے، آپ کی صلاحیت، اس صوبے میں آپ کی خدمات کے حوالے سے آپ ہماری قومی پراپرٹی ہیں اور ہم آپ کی صلاحیت سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں اور پھر ہمارے لاء منسٹر نے بھی ان کیساتھ وعدہ کیا کہ اگر اس کے بعد بھی آپ کے ذہن میں کوئی ایسی امنڈمنٹ ہو جو اس تجویز کو خوب سے خوب تر بنا سکتی ہے تو یہ معزز ایوان پھر بھی ہم سب آپ کا ساتھ دیں گے لیکن بہر حال 30 جون سے پہلے اس کو منظور کرنے کی ضرورت ہے اور اس ادارے کو عمل میں لانے کی ضرورت ہے۔ تو ہمیں قانونی پیچیدگیوں کے نتیجے میں اپنے اس صوبے کو اس بہت بڑے مالی فائدے اور خیر سے محروم نہیں رکھنا چاہیئے، اسلئے میں اپیل کرتا ہوں سردار صاحب سے بھی، سردار مہتاب صاحب سے بھی کہ گو کہ ان کی باتوں میں بہت وزن ہے، ہم اس کی نفی نہیں کرتے ہیں لیکن ایک Good faith میں صوبے کے مفادات میں 30 جون سے قبل اس ادارے کے بنانے، اس اتھارٹی کے بنانے کی ضرورت ہے اور جس طرح سردار صاحب، سردار بابک صاحب نے کئی امنڈمنٹس لائی ہیں، تقریباً پانچ ہیں، ہم سب نے اس کیساتھ Agree کیا ہے، اسلئے کہ جب صوبے کے مفادات کی بات آتی ہے تو وہاں پھر ہم ہر طرح کے سیاسی تعصبات سے بالاتر ہوتے ہیں، پھر علاقائی مفادات سے بالاتر ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج 12 بجے کوئی ایک گھنٹہ سے زیادہ اس پر ڈسکشن ہوئی اور اس کے نتیجے میں ہم ایک نتیجے تک پہنچے تھے۔ ہماری بدقسمتی تھی کہ اس مجلس میں ہمارے ساتھ سردار مہتاب صاحب شریک نہیں تھے، بعد میں ہم نے ان کو تفصیلات سے تو آگاہ کیا لیکن بہر حال انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے، اپنے احساسات ایوان میں رکھے ہیں، یہ ان کا فرض تھا اور

اس کے بعد بھی ہم اپیل کرتے ہیں کہ اس ایکٹ کو منظور کیا جائے تاکہ ہماری گاڑی، معاشی گاڑی صوبے کی وہ چل پڑے اور صوبہ ترقی کی طرف گامزن ہو جائے۔ بہت شکریہ جی۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریه سپیکر صاحب. سپیکر صاحب، لیډر آف دی اپوزیشن هم په دې بل باندې او په پختونخوا ریونیو اتهارټۍ باندې خبره اوکړه او زما یقین دا دے چې دا هاؤس چې دے، سردار مهتاب صاحب خبره وکړه غرض هم دا وو، مقصد هم دا وو چې قانون سازي چې ده، دا ډيره زياته اهمه وی او بيا چې سراج صاحب کومه خبره اوکړه، په دیکښې شک نشته او بيا دا ریونیو اتهارټۍ چې ده، زه خو دا ګڼم چې دا د خپلې خاورې خپل اختيار طرف ته هغه قدم دے (تالیاں) چې په FBR باندې مونږه Rely کوله او پنجاب هم دا اتهارټۍ جوړه کړې ده، سندھ هم دا اتهارټۍ جوړه کړې ده، بلوچستان پاتې دے او مونږه پاتې يو۔ دا وضاحت کول ځکه غواړم چې مونږ د دې اتهارټۍ د جوړولو مخالف نه يو، دا خو ډيره زياته مهمه خبره ده او زياته اهمه خبره ده او د ریونیو جنریشن چې کوم Prediction کيږی یا چې کومه اندازه لګيدلې ده، بيا دا خو د هغې نه ډيره زياته د خوشحالئ خبره ده۔ نو چونکه يکم جولائی نه که د ریونیو Collection د پاره د لته يو مشکل راځی نو اعتراض په دې خبره باندې دے چې فنانس بل سره د دې اتهارټئ یا د ریونیو اتهارټئ راوړل چې وو، مونږ وئيل چې دا مناسب نه دی، د هغې د پاره ګوره زما تجویز دا دے چې د يوې مياشتې د پاره، د دوه مياشتو د پاره یا د درې مياشتو د پاره دا چې کوم د ډائريکټر پوسټ دے یا دا چې کوم نور Nineteen او د Twenty grade پوستونه دی، پکار دا ده چې به امر ضرورت، به امر مجبوری هغه دوه درې کسان په ډيپوټيشن باندې راشی او دا ډيره زياته لازمه خبره ده۔ دا که مونږه اوګورو، زه نن په دې ریونیو اتهارټۍ باندې خبره ځکه کوم چې زه ورته يو نيمه ګهنټه مخکښې کښيناستم، ما پرې خبره اوکړه۔ په دې هاؤس کښې زما نه شی يقين چې زمونږ ملګری، زه دا نه وايم چې هغوی به په دې خبره باندې نه پوهيږی، هغوی په دې خبره باندې پوهيږی خو لازمه خبره دا

ده چې د دې صوبې د پاره یو دومره لوئے مهم کار کیږی، پکار دا ده چې د دې هاؤس هر ملګرے په هغې باندې خبره اوکړی۔ د کومه پورې چې د دې تجویزونو، بالکل دا بل چې دے، دا حکومت دې سره راوړے وو، دا دې سره تړلے وو، مونږ مناسب اوګڼل چې دا دوه درې ښلور امنډمنټس داسې دی چې څنګه چې سردار مهتاب صاحب خبره اوکړه چې دا خو تاسو سره اختیار دے، نن خو تاسو سره میجارټی ده، که تاسو خامخا کول غواړئ چې دا شیز مونږه پاس کړو نو مونږ ځکه مناسب اوګڼل چې دغه دوه درې ښلور تجویزونه مونږه دلته او هلته دا امنډمنټس چې دی، هغه مونږ دغلته راوړو خو زما به هغه تجویز دا وی، اسرار خان دلته ناست دے، لاء منسټر ناست دے، که په هغې باندې مونږ د هغه Guidance واورو نو زما یقین دا دے چې دا معامله چې ده، دا به لږه اسانه شی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو سر۔ سر! سردار صاحب نے جس طریقے سے نشاندہی کی ہے سر، یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں تک Procedural flaws کا تعلق ہے تو کچھ ایسے خدشات اور ابہام پائے جاتے ہیں اور میرے خیال میں جس طرف نشاندہی کی گئی ہے، وہ صحیح ہے لیکن سر، دوسری طرف یہ آجاتا ہے کہ ایک تو قانون واضح ہو یا آئین واضح ہو پھر تو ہم اس کے Against نہیں جا سکتے لیکن جہاں پہ آئین اگر خاموش ہے یا Silent ہے تو اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم اس کے خلاف جا رہے ہیں۔ جن Relevant Articles، آرٹیکل 77 کی انہوں نے بات کی یا اگر آرٹیکل 73 دیکھیں تو اس میں فنانس بل اور Money Bill میں Distinction میں خاصکر موجود ہے لیکن سر، اس کی جو Applicability ہے، وہ پراونس پہ نہیں ہے، مطلب ہے آرٹیکل 127 کے نیچے آرٹیکل 73 Protected نہیں ہے لیکن اس کا سر، مقصد یہ ہوا کہ اگر ہم یہ کہیں کہ Finance Bill and Money Bill, it's the same thing، اس حد تک میں سردار صاحب کی بات سے سر اتفاق کرتا ہوں، These are two different things, now اور یہ چونکہ بجٹ کا ہے، اس میں we are dealing with the Finance Ordinary legislation as matter of precedent نہیں رہی ہے لیکن جہاں تک محکمے کے مسائل رہے

ہیں سر، وہ یہ رہے ہیں کہ پہلے نگران سیٹ اپ تھا اور اس کے بعد مسئلہ یہ بنا کہ گورنمنٹ کی Formation کے وقت ابھی چونکہ ہم In session ہیں تو آرڈی نینس بھی نہیں آسکتا، نہیں تو بہتر کورس یہ ہوتا کہ پہلے اس کو Through ordinance ہم Establish کر لیتے اور پھر اس میں جو امنڈ منٹس ہوتی ہیں یا مطلب جن چیزوں پہ Taxation کرنے جاتے ہیں تو وہ اس کو Incorporate کرتے لیکن سر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے ہمارے آنریبل سردار حسین بابک صاحب نے بات کی کہ آج جو Sitting ہوئی، اس میں یہ تمام چیزیں ہم نے ڈسکس کیں لیکن چونکہ سر، یہ فلور ہے اور اس پہ ہم جو حقیقت ہے، اس سے پہلو تہی نہیں کر سکتے۔ میری یہ اپوزیشن کے ممبران سے گزارش ہوگی کہ آپ اس کو Good faith میں دیکھیں کہ یہ جو قدم اٹھایا جا رہا ہے، وہ اس حوالے سے ہے کہ اس میں صوبے کے جو محاصل ہیں، وہ بڑھ سکیں، جس طریقے سے فنانس منسٹر صاحب نے بات کی کہ وہ جو Actual collection ہے اگرچہ بجٹ میں Reflection جو ہے، وہ تقریباً ساڑھے چار ارب کی ہے لیکن اس کے باوجود جو Actual ہے، وہ اس سے بھی کم ہے، تو جو یہاں Projected اس اتھارٹی کے نتیجے میں ہے، وہ گورنمنٹ کا یہ خیال ہے کہ تقریباً Six billion تک ہم اس کو لے کر جا سکتے ہیں، تو اگر اگلے سال ہم وہ ٹارگٹ Achieve نہ کر سکے تو پھر بھی یہ اتھارٹی آپ کے سامنے ہوگی اور ہماری یہ گزارش ہوگی کہ چونکہ آپ بھی اس ہاؤس کا حصہ ہیں، آپ خود صوبے کے چیف ایگزیکٹیو رہے ہیں، میری یہ گزارش ہوگی کہ آپ مہربانی کر کے، اس بل کے جو Principles of the bill تھے، وہ یقیناً آپ نے Highlight کر لیے لیکن چونکہ ابھی ہم Consideration کے سٹیج میں ہیں تو میری یہ گزارش ہوگی کہ Consideration کے سٹیج میں جو امنڈ منٹس ہیں، اگر وہ ہم لے آئیں تاکہ بل کا Passage ممکن ہو سکے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار مہتاب خان عباسی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ کہ ہم نے امنڈ منٹس جو ہیں، ان کو In principle ہم Withdraw کر رہے ہیں، ہم ان کو اصولی طور پر نہیں لینا چاہتے۔ دوسری بات یہ کہ غالباً یہ تصور نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم، یہ جو اتھارٹی کی تجویز ہے ہم اس کے خلاف نہیں ہیں، نہ اس کے خلاف ہونا چاہیئے، یہ

آئین نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ صوبہ اپنی Tax collection کی ایک اتھارٹی قائم کر سکتی ہے۔ میں ذرا ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اس اتھارٹی، جو تجویز کردہ اتھارٹی ہے، ریونیو اتھارٹی، اس کے تحت آپ کوئی، اس میں دو تین Provisions ہیں، ایک تو آپ کی سروسز کے اندر آپ کا سیلز ٹیکس ہے، اس کی Collection، یہ کوئی نئی چیز آپ نہیں کرنے جا رہے، It is already provided in the 18th amendment اور اس اتھارٹی سے پہلے It was the Federal Board of Revenue in Islamabad, which was given this responsibility of collecting the taxes on the services, sales tax on the services اور وہ سروسز کا بھی سیکٹر جو ہے، وہ ایک Limited ہے، یہ Defined ہے۔ آپ کی اس تجویز میں ایک Addition بھی ہے، پہلے کا جو سیلز ٹیکس آرڈی نینس ہے، وہ اس میں، وہ بھی اس کے اندر شامل ہو جائے گا، وہ ختم ہو جائے گا اس کا۔ اس میں آپ کی غالباً جو ہے، جو میں نے دیکھا ہے، ابھی جو Moveable, Immovable property ہے، اس کی Taxation کا بھی اس کے اندر Consolidation، So this proposed Bill is a consolidation as well, at the same time it is an authority for collecting the sales tax on the services rendered in this Province، تو آپ اس کو ضرور ذہن میں رکھیں کہ ہم آپ کے اس حق کو نہ لینا چاہتے ہیں، یہ ہمارے Interest میں ہے۔ میں نے آپ سے یہ کہا تھا کہ جو کام بھی آپ کریں گے، آپ کو اختیار آئین کے اندر رہ کے کرنے کا ہے کہ اس سے باہر نکل کے آپ کو اختیار نہیں ہے اور میں سمجھ رہا تھا کہ لاء منسٹر صاحب اس پہ بہت صاف گوئی سے کام لیں گے، انہوں نے کچھ گول مول باتیں کی ہیں لیکن ان کو صاف کہنا چاہیئے تھا (تالیاں) کہ This is an irregular bill، انہوں نے کافی کوشش کی اپنی طرف سے اس کو کوٹنگ شوٹنگ کرنے کی لیکن I was expecting a very straightforward statement from him کہ This bill is not a regular bill, this is an irregular bill, it is an irregularity تو Constitution کی Irregularity جو ہے It is not Lawful، آپ Kindly یہ پچھلے ایک سال سے فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے Tax collection کی ہے، مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح نبھایا نہیں ہے اور پورے ملک میں Provinces کو غالباً کم Tax

collection ہوئی ہے۔اس دفعہ جو آپ کرنے جارہے ہیں، ضرور کریں اور یہ July 1st کو یہ آپ نے بھی بل پاس کرنا ہے تو اسی دن تو یہ ٹیکس اتھارٹی کھڑی نہیں ہو جائے گی، It will take some more time، اس نے اپنا سٹرکچر کھڑا کرنا ہے، اپنی Staffing کرنی ہے، اپنے نئے Officials لے کے آنے ہیں، اپنی کونسل بنانی ہے، کونسل کی Policy making ہوگی، It's a long process، اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ اس بل کے پاس ہونے کے بعد یکم جولائی کو You will start collecting the taxes, this is not proper، یہ غلط بات ہے، آپ کم از کم یہ Statement تو نہیں دے سکتے اس ہاؤس میں، This will take many months, in fact after the passage کافی وقت لگے گا۔ My suggestion is کہ آپ اس کو Withdraw یہاں سے کرائیں، 1st July کے بعد آپ Choose any day، اگر آپ بل لے کر آنا چاہتے ہیں اور اس کیلئے سپیشل میٹنگ یا سیشن Call کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں، You will have a provision of coming with an ordinance also تو اسلئے آپ وہ کریں، ہم آپ کو Guide کر سکتے ہیں، آپ کو ہم بتا سکتے ہیں، We will point out the deficiencies, we will not be a party with you for anything which you are determine to do wrongfully، یہ آپ ذہن میں رکھ لیں کہ ہم آپ کے کسی غلط فیصلے کیساتھ نہیں ہیں۔Thank you very much۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی آنر یبل فنانس منسٹر۔

<u>جناب سراج الحق {(سینیئر وزیر (خزانہ)}:</u> جناب سپیکر صاحب! ہم نے سردار صاحب کی بات سنی ہے، اس نے اپنے نالج کے مطابق بات رکھ دی ہے اور میں پھر عرض کرونگا کہ اس اتھارٹی کو بنانے کیلئے ہم نے جو صوبہ سندھ کی ریونیو اتھارٹی ہے اور پنجاب، دونوں کو ہمارے محکمے کے لوگوں نے دیکھا ہے اور ان میں سے جہاں جہاں یعنی ایسی چیزیں تھیں جو ہمارے صوبے کیلئے مناسب تھیں اور اس کے علاوہ جو ہمارے ریجنل اور اس علاقے کے کلچر، مزاج اور مالی ضروریات کے مطابق تھیں۔ میں پھر عرض کرونگا کہ اس کا جو ڈائریکٹر جنرل ہے، اس کیلئے اور صلاحیتوں کے علاوہ تجویز آئی کہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بھی ہونا چاہیئے، ہم نے اس کیساتھ Agree کیا۔ اس کی جو پالیسی ساز کونسل ہے، اس میں تجویز آئی کہ اس میں لاء منسٹر کو بھی ہونا چاہیئے، ہم نے Agree کیا۔ اس میں ایک تجویز آئی کہ وزیر اعلیٰ اگر خود نہ ہو تو اس کا کوئی نمائندہ بھی اجلاس بلا سکتا

ہے، ہم نے Agree کیا۔ اس میں یہی ہے کہ جتنے بھی مسئلے ہو جاتے ہیں، اس کو بالآخر پالیسی ساز کونسل سے پاس کروانا، اس میں لانا، ہم نے Agree کیا اور اب بھی میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس بل کے پاس ہونے کے بعد بھی کسی بھی ممبر اسمبلی کے ذہن میں کوئی بھی ایسی تجویز آجائے، اسلئے ہم خود خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہیں اور یہ کوئی آخری چیز نہیں ہے۔ لاء منسٹر نے بھی کہا کہ قانونی سقم ہمیشہ قانون بنانے میں موجود رہتا ہے اور اس کی ہر طرح کی تشریح ہو سکتی ہے لیکن اس وقت چونکہ ایک مالی معاملہ ہے اور خود اس بار صوبے نے اپنے لئے جناب سپیکر صاحب، کوئی چھ بلین کا ہدف رکھا ہے تو اگر ہم اس کو ابھی التواء میں ڈالتے ہیں اور آئندہ کیلئے کسی نشست میں، اسمبلی اجلاس میں لاتے ہیں تو چلتے چلتے اس میں بھی کئی مہینے لگ جائیں گے اور ہمارا معاشی یعنی جو مالی سال ہے، اس کا خاصہ عرصہ گزر جائے گا۔ اسلئے میری درخواست یہ ہے کہ سردار صاحب نے اپنی بات رکھی ہے، ہم اس کا احترام کرتے ہیں، اس کے باوجود بھی اگر اس کو یکسوئی نہیں ہے تو پھر وہ میجارٹی تو خود بھی ایک یکسوئی ہے، پھر اس پر ووٹنگ کی جائے تاکہ اس مسئلے کے حل کی طرف ہم جائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! میری گزارش یہ ہے سردار صاحب سے بطور اپوزیشن لیڈر کے کہ جس طریقے سے انہوں نے نشاندہی کی ہے تو ان شاءاللہ آگے بھی وہ ہماری رہنمائی کریں گے کیونکہ اب تک جتنے بھی ہمارے Demands for grant ہیں، وہ باوجود اس کے کہ اس پر کافی Reasoning بھی ہوئی لیکن Ultimately اپوزیشن نے Withdraw کیں اس امید کیساتھ اور اس یقین دہانی کیساتھ کہ اگر اس میں کوئی ایسے Flaws موجود ہونگے تو ان شاءاللہ میں خود ان کیساتھ بیٹھونگا اور یہ بھی یقین دہانی کراتا ہوں کہ وہ اگر ہونگے تو اس کیلئے علیحدہ اس بل میں دوبارہ بھی ہم ترامیم لا سکتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہوگی کہ اگر آپ مہربانی کرکے اس بل کے Passage میں ہمارے ساتھ رہیں، بجائے اس کے کہ ہم اس پر ووٹنگ کریں۔ تھینک یو سر۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، داسې ده، زما یقین دا دے چې سراج الحق صاحب خو خبره ختمه کړه او بیا هم د منسټر صاحب ډیره زیاته شکریه۔ زمونږه

عرض او مقصد صرف دا دے چې دلته تاسو اووینئ چې د سحر نه ممبران صاحبان کله واک آؤټ کوی او کله احتجاج کوی او دا تحفظ ظاهروی چې د فنډونو والا معامله خو د ممبرانو صاحبانو ختمه شوه، په حکومتی امورو کښې خو د هغوی خبره ختمه شوه، پاتې د قانون سازئ خبره وه او قانون سازئ کښې هم دا حال دے نو مونږ خو وختی دا خبره اوکړه چې د هغوی سره اختیار دے، د هغوی سره میجارټی د ه مونږه څه کولې شو؟ خو زمونږ دلته د دې نکتې رااوچتلو مقصد صرف دا دے چې نن که د دې ټول هاؤس په قانون سازئ کښې هم دا حصه وی، دا حصه داری وی نو زما یقین دا دے چې بیا د دوئ مرضی او د دوئ میجارټی ده چې څه کوی، هغه مالکان دی کولې شی۔ مهربانی۔

سینیئر وزیر (خزانہ): سپیکر صاحب! یعنی اگر یہ ہماری نیت ہوتی تو ہم صبح آپ کو کیوں اجلاس میں بلاتے اور ہمارے سارے ڈیپارٹمنٹس آپ کیساتھ بیٹھ کر پھر سردار صاحب کی خدمت میں عرض کرتے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں؟ سچی بات یہ ہے کہ قانون سازی بہت ہی اہم ایشو ہے اور اسلئے اس میں ہم آپ کو یعنی Agree بھی کرانا چاہتے تھے اور اب بھی Consensus پیدا کرنا چاہتے تھے اور اب بھی میں سمجھتا ہوں کہ آدھی رات اب ہونے والی ہے اور اب تو یہی ایک راستہ ہے کہ آپ Agree کر لیں اور ہماری طرف سے یہی Commitment ہے کہ اگر اس کے بعد کوئی امنڈمنٹ آپ لانا چاہیں اور ہاؤس اس کو قبول کرے تو ہم آپ کیساتھ ہونگے۔ پھر ہم نے یہ بھی صبح وعدہ کیا کہ جو پنجاب ریونیو اتھارٹی ہے، جو سندھ ریونیو اتھارٹی ہے، وہ ساری فائل ہم سردار صاحب کو، آپ کو ہم سب دیں گے، اس سے آپ موازنہ کریں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کے مفاد میں یہی ہے کہ اس پر ہم اختلاف کی بجائے اس کو پاس کر لیں اور ہم اپنے عوام کیلئے اچھائی کا کوئی راستہ تلاش کر لیں ورنہ کسی بھی بہانے، کسی بھی ذریعے سے اس کو اگر ہم Defer کریں گے اور ملتوی کریں گے، معطل کریں گے، اگلی نشست میں پھر بات آئے گی، صوبے کو نقصان ہوگا، ہماری بحثیں تو جاری رہیں گی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل سردار مہتاب احمد خان عباسی۔

قائد حزب اختلاف: دیکھیں میرے خیال میں جو میں نے بات کی تھی، وہ بڑی اس Spirit میں کی تھی کہ ہم اس ہاؤس کے اندر جو لیجسلیشن بھی کریں وہ In accordance with the Constitution ہو اور Secondly وہ Rules of Procedure کے مطابق ہو اور Thirdly اس میں Democratic spirit کو بھی قائم رکھا جائے۔ میں صرف آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور I am sure کہ ہمارے سارے (اراکین) حکومت میں، فنانس منسٹر صاحب سمیت، اس میں 118 غالباً جو ہیں شیڈول کو چھوڑ کر اس میں 118 کے قریب اس کے آرٹیکلز ہیں، تو آپ مجھے بتادیں کہ جو لیجسلیشن جس کے کم از کم 118 Alongwith the schedule اس کے آرٹیکلز ہیں، That is a very important piece of legislation، تو آپ مجھے بتادیں کہ آپ نے، چیف منسٹر صاحب نے اور باقی تمام ممبرز نے کتنا غور کیا ہے اس پر؟ دوسری بات یہ ہے کہ جو دوسری ریونیو اتھارٹیز، پنجاب میں بنی ہے، جو سندھ میں ریونیو اتھارٹی بنی ہے، ان کی کوئی Comparative Authority بننے کی جو لیجسلیشن ہے، کیا وہ ہمارے سامنے موجود ہے کہ ہم ان کو Compare کر سکیں، ان کا موازنہ کر سکتے ہیں، Examine کر سکتے ہیں؟ اور تیسری اہم بات یہ ہے کہ آپ ایک فنانس بل کے ذریعے Money Bill کو پاس کرنے کا اختیار جو ہے، وہ نہیں رکھتے۔ تو یہ ہم آپ کی فائدے کیلئے بات کرتے ہیں، ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کو بالکل لانا چاہیئے But we are suggesting you to please bring a new Act of the Assembly، اس کے ذریعے پاس کرلیں اور یہ اتھارٹی جو ہے، یکم جولائی سے اس کے اندر کوئی ایسا Automation نہیں ہے کہ یہ کام شروع کردے گی؟ پھر بھی اس کو کئی مہینے لگیں گے یہ اپنے آپ کو Install کرنے میں، اپنے آپ کو کھڑا کرنے میں، اپنے Functioning کرنے میں تو We will suggest you کہ آپ اتنی جلد بازی نہ کریں، اپنے تمام ممبرز کیساتھ بھی اس کو ڈسکس کریں گے۔ I just want to point out another deficiency، ایک جیسے میری نظر سے گزرا کہ آپ نے Upper age limit رکھی ہے Sixty five years of age for the Director General of the Authority، آپ مجھے بتائیں کہ پھر اس عمر کا آدمی کیا کر سکے گا؟ اس کیلئے کافی مشکل ہوگا، آپ مہربانی کرکے اس میں یہ تبدیلی لے کے آئیں، اب 65 سال کا آدمی جو ہے، وہ اس اتھارٹی

کا جو چیئرمین ہو گا تو What good he would have to deliver؟ اس کے اندر کیا خوبی ہو گی کہ وہ لائے گا جبکہ اس ملک میں، صوبے میں پڑھے لکھے لوگ ہونگے، The must have been educated in the more better universities, they must have more bigger opportunities and wider opportunities of the experiences in the private sector، وہ تو آپ لائے نہیں ہیں تو میں اب Just ایک مثال کے طور پر بات کر رہا ہوں، پھر بھی آپ سے کہیں گے کہ ہم نے اپنے اس مؤقف کو اصولی طور پر اس کے اوپر رکھا ہے، آپ یہ غلط کرنے جارہے ہیں، آئین کے مطابق نہیں ہے، It is challengeable اور پھر ایک کمپنی بھی جا کر اس کو Challenge کرلے گی اور آپ کا یہ سارا کام لٹک جائے گا، تو آپ Kindly اس کو Go through the order, go through the Constitutional provisions، اس کے مطابق کریں اور جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک ہفتے میں، ایک مہینے میں تو بہت بڑی تبدیلی لائی جا سکتی ہے، یہ پراسیس ہے، چلتا رہے گا And this is we are attempting کہ ہم ایک ایک دن کی اپنے Challenges کو دیکھیں لیکن اس جلد بازی میں آپ کا نقصان ہو گا، یہ میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آنریبل لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون</u>: تھینک یو سر۔ سر! چونکہ اس پر کافی سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے اور فی الحال یہ Principles of the Bill ہے، میرے خیال میں جہاں تک اس کی Upper age limit ہے سر، وہ Maximum ہے Sixty five کے متعلق کیونکہ ایک آرڈی نینس موجود ہے کہ اس سے اوپر نہیں جا سکتے، ہم نے وہ Fix نہیں کی ہے اور جو اشتہار اخبار میں آیا تھا، اس کی جب نشاندہی ہو گئی تو وہ بھی کل فلور آف دی ہاؤس سے یقین دہانی ہو گئی کہ وہ Null and void ہے، تو اگر ہم نیا اشتہار جاری کرتے ہیں تو وہ بھی ہم سردار صاحب کو یہ ایشورنس دے سکتے ہیں کہ وہ Age limit پہ بھی ہم ان کیساتھ بیٹھ سکتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں جو ہیں، جب ایکٹ بنے گا تو اس کے نیچے ہی ہم یہ چیزیں کرینگے اور دوسری سر، میری یہ گزارش ہو گی کہ 2008 میں نیشنل اسمبلی میں بھی اس وقت غالباً اسحاق ڈار صاحب تھے، انہوں نے فنانس بل کے ذریعے Judges کی تعداد بڑھائی تھی تو سر، مرکز میں بھی ہمارے پاس Precedent موجود ہے۔

میری سر، یہ گزارش ہو گی کہ وہ بل بھی Carry ہو گیا تھا، پاس بھی ہو گیا تھا، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ چیز Quote کر کے لیکن سر، میں یہ کہتا ہوں کہ اس Spirit کیساتھ کہ ہماری جو نیت ہے، وہ اچھی ہے اور کوئی Procedural flaws آئے ہیں تو اس پر ہم مل بیٹھ کر اس پر بات ہو سکتی ہے تو میری سردار صاحب سے سر، یہ گزارش ہے کہ وہ ہمارے بڑے ہیں اور آگے ہم نے ان سے کافی کچھ سیکھنا ہے تو یہ مہربانی کر کے اس پر اپنی امنڈ منٹس جو ہیں، وہ Propose کر لیں، بابک صاحب اور سردار صاحب اس بل میں ہمارا ساتھ دیں۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 and 2 stand part of the Bill. Amendment in sub clause (4) of Clause 3 of the Bill: Sardar Hussain Babak, to please move his amendment in sub clause (4) of Clause 3 of the Bill. Sardar Hussain Babak, please.

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! ہم نے تو، میں Withdraw کرتا ہوں۔ چونکہ اس پر بات بھی ہوئی، میں اپنی دونوں جو امنڈ منٹس ہیں، ان کو Withdraw کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Amendments have been withdrawn; therefore, original sub clause (4) of Clause 3 stands part of the Bill. Sub clause (1), (2), (3), (5), (6), (7) of Clause 3 and paragraph (b), (c), (d) of sub clause (4) of Clause 3 also stand part of the Bill. The Honourable Minister for Law Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 2 of the Bill, sorry, 11 of the Bill.

Minster for Law: Sir, I beg to move that in Clause 11, in sub clause (1), after the existing entry (ii), the following new entry (iia) may be inserted, namely:

‘(iia) Minister for Law, Parliamentary Affairs and Human Rights, Khyber Pakhtunkhwa as a Member’.

And for sub clause (5), the following may be substituted, namely:

‘(5) The Chief Minister and, in his absence, any of his nominee from the Ministers shall be the Convener of the Policy Making Council’.

Third بھی اس کیساتھ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وہ علیحدہ ہے۔ The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. (Applause) Original entries (iii) of sub clause (1), of Clause 11 stand part of the Bill. Entries (i) to (ix) of sub clause (1) and sub clause (2) to (4), (6) and (7) of Clause 11 stand part of the Bill. Honourable Minister for Law Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in sub clause (5) of Clause 11 of the Bill.

Minister for Law: Sir, for the existing Clause, I beg to move that the following may be substituted namely;

‘(5) The Chief Minister and, in his absence, any of his nominee from the Ministers shall be the Convener of the Policy Making Council’.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. (Applause) Clauses 12 to 65 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 12 to 65 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 12 to 65 may stand part

of the Bill? Those who are in fovour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 12 to 65 stand part of the Bill. (Applause) Honourable Minister for Law, to please move his amendment in Clause 66 of the Bill.

Minister for Law: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that the existing provision of Clause 66 may be renumbered as sub clause (1), and thereafter the following new sub clause (2) may be inserted, namely:

'(2) The Government at the end of each financial year shall lay before the Council all the notifications made under sub section (1)'.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. (Applause) Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 67 to 118 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 67 to 118 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against is may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 67 to 118 stand parts of the Bill. (Applause) Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

فنانس بل 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2013 may be passed.

جناب سراج الحق {سینئر وزیر (خزانہ)}: میں یہ بل پیش کرتا ہوں اور پاس ہو۔ شکریہ جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2013 may be passed with

amendments? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The Bill is passed without amendments. (Applause) The Bill is passed with amendments.

منظور شدہ اخراجات کے توثیق شدہ جدول سال 14-2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the Authenticated Schedule of Authorized Expenditures for the year 2013-14, under Article 123 of the Constitution.

سینئر وزیر (خزانہ): مذکورہ دفعہ کے مطابق اس بل کو On the table کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: It stands laid. The Sitting is adjourned till 04:00 p.m. of tomorrow. Thank you.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 27 جون 2013ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)